الحمد للہ کہ اُردو زبان میں حالات صحابہ کی سب سے پہلی کتاب یعنی

ترجمہ اُسد الغابہ

جلد ششم

جسمیں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ([illegible]) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا

تذکرہ ہے یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۰ھ کی تالیف ہے

علامہ ذہبی نے تجرید اسماء الصحابہ میں لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں

ساڑھے سات ہزار تذکرے لکھے ہیں اور انکو [illegible]

[illegible] پورا کیا اور انکے اغلاط

بھی بیان کیے ہیں اللہ تعالے

مقبول و نافع

فرمائے

مترجم یعنی بندہ [illegible] محمد عبد الشکور غفر لہ کے اہتمام سے ۱۳۳۶ھ میں

مطبع عمدۃ المطابع لکھنؤ سے شائع ہوئی

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد ششم

رضی اللہ عنہم اجمعین

و رضوا عنہ

ترجمہ اسد الغابہ جلد ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب العین والباء

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ کنیت انکی ابو نبقہ۔ زبیر اور جنادہ کے والد ہیں طبری نے ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے انھیں پچاس وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے کنیت کے باب میں لکھا ہے یہاں انکا تذکرہ کسی نے نہیں لکھا

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار المعون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے مگر انکی حدیث محدثین کے نزدیک مرسل ہے۔ آپ سے عبد اللہ بن ... نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حرمی۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں انسے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک ظرف لے گئے تھے جس میں پانی تھا حضرت نے اسمیں اپنا منھ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے اور حضرت نے انھیں حکم دیا تھا کہ راستے میں جہاں کہیں پانی لے تو اس ظرف کو بھر لیا کرنا اور جسقدر پانی اسمیں موجود ہو اسکو بدستور باقی رہنے دینا پھر جسوقت اپنے شہر میں پہنچنا تو اس پانی کو اس مقام پر چھڑک دینا اور وہاں مسجد بنا لینا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن (امیر المومنین) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

قریشی عدوی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالی آئیگا انکی والدہ اور انکی بہن ام المومنین حفصہ کی والدہ زینب

بنت مظعون بن حبیب جمحیہ ہیں۔ یہ اپنے والد کے ساتھ بچپن ہی میں مسلمان ہوگئے تھے سن بلوغ کو نہ پہونچے تھے۔ اور بعض لوگوں نے
بیان کیا ہے کہ انکا اسلام انکے والد کے اسلام سے بھی پہلے تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے سب لوگوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک
نہ تھے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سنی کے سبب سے واپس کردیا تھا اور انکی شرکت احد میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے
کہ احد میں شریک تھے اور بعض کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت بھی انکو نابالغوں کے ساتھ واپس کردیا تھا
ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے
کہا مجھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت عمر بن خطاب اسلام لائے
تو انھوں نے دریافت کیا کہ مکہ میں کون شخص بات کو زیادہ مشہور کیا کرتا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ جمیل بن معمر جمحی پس حضرت عمرؓ
چلے اور میں بھی انکے پیچھے چلا اسوقت میں بچہ تھا جو بات دیکھتا تھا سمجھ لیتا تھا پس حضرت عمر نے کہا کہ اے جمیل تمکو معلوم ہے
کہ میں مسلمان ہوگیا پس واللہ اسنے الٹ کے جواب بھی نہیں دیا اور اپنی چادر کھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا حضرت عمر بھی اسکے پیچھے
پیچھے چلے اور میں بھی انکے ساتھ تھا یہانتک کہ وہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور چلایا کہ اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گئے
حضرت عمر نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے میں بے دین نہیں ہوا بلکہ مسلمان ہوگیا ہوں اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت
ابن عمر کا پہلا غزوہ خندق ہے اور غزوۂ موتہ میں بھی حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ شریک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یرموک
میں بھی شریک تھے اور فتح مصر و افریقیہ میں بھی شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے نہایت متبع تھے
یہانتک کہ (سفر حج میں) انھیں مقامات پر اترتے تھے جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترا کرتے تھے اور اسی مقام پر نماز
پڑھتے تھے جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے حتی کہ ایک درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی
حضرت ابن عمر اس درخت کی آب پاشی کیا کرتے تھے تاکہ وہ خشک نہو جاوے۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے
ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے
انھوں نے نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے (ایک مرتبہ) خواب میں دیکھا
کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا استبرق کا ہے میں جنت کے جس مقام کی طرف اشارہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے وہیں اڑا لیجاتا ہے میں نے اس
خواب کو حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمھارے بھائی ایک نیک آدمی ہیں یا یہ فرمایا
کہ عبد اللہ ایک نیک آدمی ہیں۔ ہمیں حافظ ابو محمد یعنی قاسم بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو نصر بن قتادہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خنیسی یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے عبد العزیز بن ابی رواد سے انھون نے نافع سے روایت کرکے
بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عمر مدینہ کے بعض اطراف مین تشریف لے گئے اور انکے ہمراہ انکے اصحاب بھی تھے ان لوگون نے
دسترخوان بچھایا اتنے مین ایک بکریون کا چرواہا اس طرف سے گذرا اور اُسنے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اے چرواہے
آ اور تو بھی اس دسترخوان سے کھا اُسنے کہا مین روزہ دار ہون حضرت ابن عمر نے کہا کیا تو ایسی سخت گرمی کے دن مین بھی روزہ رکھتا
ہو اور اسی حال مین ان بکریون کو بھی چراتا ہو اُسنے کہا واللہ مین ان خالی دنون مین ایسا ہی کرتا ہون پھر اس سے حضرت
ابن عمر نے بغرض امتحان کہا کہ کیا تو اس بات کو منظور کریگا کہ اپنی ان بکریون مین سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچ ڈالے ہم تجھے
اسکی قیمت دینگے اور اسکا گوشت بھی اسقدر دینگے جس سے تو روزہ افطار کرسکے اس چرواہے نے کہا میری بکریان نہین ہین
یہ بکریان تو میرے آقا کی ہین حضرت ابن عمر نے اس سے کہا اگر تیرا آقا ایک بکری نہ پائیگا تو تیرا کیا کریگا پس چرواہا وہان سے چلدیا
اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائے ہوے تھا اور کہتا تھا کہ فاین اللہ[۱] ہو پس حضرت ابن عمر چرواہے کے اس قول کو بار بار کہتے
تھے کہ چرواہے نے کہا فاین اللہ پھر جب مدینہ آئے تو اس چرواہے کے آقا کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے بکریان اور چرواہا
کو مول لے لیا پھر چرواہے کو آزاد کردیا اور بکریان بھی اُسی کو دیدین - نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھے ابو المعالی محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بیہقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو عبد اللہ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سہل فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن معقل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حرملہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (امام) مالک فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساٹھ برس زندہ رہے موسم حج مین اور نیز اور اوقات مین برابر لوگون کو فتوی دیتے تھے امام مالک کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر ائمہ مسلمین سے
تھے - نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد
جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجالد سے روایت کرکے خبر دی گئی وہ
شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا حضرت ابن عمر کی حدیث بہت جید ہوتی تھی مگر فقہ جید نہ تھی حضرت ابن عمر فتوی
دینے مین نہایت دیانت و احتیاط سے کام لیتے تھے اور خود اپنے عمل مین بھی نہایت متقی تھے یہانتک کہ انھون نے خلافت
مین نزاع کرنا کبھی پسند نہین کیا باوجودیکہ اہل شام کا میلان انکی طرف بہت تھا اور اہل شام انسے محبت رکھتے تھے کبھی کسی فتنہ مین
انھون نے جنگ نہین کی حضرت علی کے ساتھ بھی انکی کسی لڑائی مین شریک نہین ہوے مگر بعد مین حضرت علی کے ساتھ ہونا [illegible]

۱؎ ترجمہ پس اللہ کہان ہو - یعنے اگر مین بے ایمانی کرون تو خدا کو اسکا علم ہو ہی جائیگا ۱۲

حضرت ابن عمر کعبہ کے اندر ایک مرتبہ گئے یعنے انکو سنا وہ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہی کہ دنیا یعنے خلافت کی بابت جو یعنے قریش سے مزاحمت نہیں کی اسکا سبب صرف تیرا خوف ہو نافع کا بیان ہو کہ حضرت ابن عمر جب اس آیت کو پڑھتے الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ[۱] تو روتے یہانتک کہ روتے روتے بیخود ہو جاتے حضرت ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے البر شئی ہین وجہ طلق وکلام لین[۲] حضرت ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وابوذر ومعاذ بن جبل ورافع بن خدیج وابوہریرہ وعائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی ہو اور انسے ابن عباس اور جابر برادر اغر مزنی نے صحابہ میں سے اور تابعین میں سے انکے بیٹوں سالم اور عبداللہ اور حمزہ اور ابوسلمہ اور حمید نے اور زید بن عبدالرحمن اور مصعب بن سعد اور سعید بن مسیب اسلم مولائے حضرت عمر اور نافع مولائے ابن عمر نے اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہو۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن یعقوب معروف با بن سفرجل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا محمد بن عبیداللہ بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپنے فرمایا ہر نشہ پیدا کرنیوالی چیز شراب (کے حکم میں) ہو اور ہر نشہ پیدا کرنیوالی چیز حرام ہو اور جو شخص دنیا میں شراب پی لیگا اور اس حال میں مریگا کہ شراب کا عادی ہو گا تو آخرت میں اسکو شراب نہ ملیگی ہمیں ابو منصور مسلم بن علی بن محمد سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس جہنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنے احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابویعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضیل بن عیاض نے لیث سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا جسم پکڑا اور فرمایا کہ اے عبداللہ دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو مُردون میں شمار کرو پھر مجھسے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمر آخرت میں نہ درہم ہونگے نہ دینار وہان تو نیکیان اور بدیان ہونگی بس انھین نیکیون سے ہر ایک کا بدلہ دلوایا جائیگا اے ابن عمر تم دنیا میں اپنے لڑکے سے اپنی برات نہ کرو ورنہ خدا تمسے برات کریگا اور تم کو سب لوگون کے سامنے فضیحت کریگا اور جو شخص بوجہ تکبر کے اپنا کپڑا لٹکائیگا اللہ اسکی طرف قیامت کے دن نظر (عنایت) نہ فرمائیگا۔

---

[۱] ترجمہ کیا ابھی ایماندارون کے لیے وہ وقت نہین آیا کہ انکا دل یاد خدا سے ڈر جائے ۱۲

[۲] نیکی آسان چیز ہو یعنے کشادہ پیشانی اور نرم کلام ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین ماہ بعد ہوئی حضرت ابن عمر کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تو اسنے اپنے نیزے کی نوک زہر میں بجھائی اور راستے میں حضرت ابن عمر سے بھڑ کر نکلا اور انکے پیر کی پشت پر وہ نیزہ مار دیا۔ حجاج نے یہ صرف اس سبب سے کیا کہ اُسنے ایک دن خطبہ پڑھنا شروع کیا نماز میں دیر ہونے لگی تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ (نماز پڑھ لے ورنہ) آفتاب تیرا منتظر نہ رہیگا حجاج نے کہا میرا دل اسوقت یہ چاہتا ہو کہ میں تمھارا سر اڑا دوں حضرت ابن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے (تو کیا بعید کیونکہ) تو بے وقوف حاکم ہو۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ حج کیا تھا عبد الملک بن مروان نے اُسے حکم دیا تھا کہ تو ابن عمر کی اقتدا کر پس حضرت ابن عمر تمام مقامات میں یعنے عرفہ وغیرہ میں حجاج سے آگے رہتے تھے یہ بات حجاج پر بہت شاق تھی پس حجاج نے ایک اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ زہر کا بجھایا ہوا حربہ حضرت ابن عمر کو مار دے چنانچہ جب لوگ عرفہ سے چلنے لگے تو اُسی اژدحام میں اُسنے زہریلا حربہ حضرت ابن عمر کی پشت پا پر مار دیا اس زخم سے حضرت ابن عمر کئی روز بیمار رہے حجاج انکی عیادت کو گئے اور اسی قاتل کا نام پوچھا حضرت ابن عمر نے کہا تم اسکو کیا کروگے حجاج نے کہا خدا مجھے غارت کرے اگر میں اُسے قتل نکر دوں حضرت ابن عمر نے کہا میں نہیں جانتا کہ تم ایسا کروگے تمھیں نے تو اس شخص کو حکم دیا تھا جسنے حربہ مجھے مارا حجاج نے کہا اے ابو عبدالرحمن آپ ایسا نہ کہیے پھر حجاج چلا گیا کئی روز کے بعد حضرت ابن عمر کی وفات ہوگئی حجاج نے انکی نماز جنازہ پڑھائی حضرت ابن عمر کی عمر چھیاسی سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں چوراسی سال اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۴ھ ہجری میں انکی وفات ہوئی۔ مقام محصب میں دفن کیے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ذی طوی میں اور بعض لوگ کہتے ہیں فخ میں اور بعض کا بیان ہو کہ سرف میں۔ بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکی ولادت بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی مگر یہ انھیں لوگوں کے قول کے موافق صحیح ہوسکتا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے دس برس کہتے ہیں کیونکہ انھوں نے ۷۳ھ میں وفات پائی اور انکی عمر چوراسی برس کی تھی پس ہجرت کے وقت یہ گیارہ برس کے ہونگے اور بعثت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ہونگے اسکی تائید کرتا ہو اُن لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنگ احد میں بھی نہیں لیا کیونکہ اسوقت انکی عمر چودہ برس ہوگی اور غزوۂ احد ۳ھ ہجری میں ہوا ہو اس حساب سے ہجرت کے وقت انکی عمر گیارہ برس ہوگی مگر جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر چوراسی برس کی تھی اُنکے حساب سے انکی ولادت بعثت کے دو برس بعد ہوگی اور جو لوگ انکی عمر چھیاسی برس کی بیان کرتے ہیں اُنکے نزدیک انکی ولادت میں بعثت کے وقت ہوگی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

۳۰۷۲ ... بن احوص۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طراد بن محمد زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

ہلالی حفار نے حسین بن یحییٰ بن عباس سے انھون نے حسن بن محمد بن صباح سے انھون نے عبیدہ بن حمید سے انھون نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انھون نے اپنی والدہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھین میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس سواری پر دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو جو شخص جمرہ کو کنکریان مارے تو اُسے چاہیے کہ خذف کی کنکریون سے مارے وہ کہتے تھے کہ میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون کے درمیان مین کنکریان دیکھین پھر آپنے کنکریان مارین اور سب لوگون نے مارین پھر آپ لوٹ گئے اسکے بعد ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اس لڑکے کو کچھ بیماری تھی پھر اس عورت نے کہا کہ اے نبی اللہ میرا بیٹا یہ ہے پس اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ ایک خیمہ مین گئی اور وہان سے پتھر کی ایک لگن لے آئی اسمین پانی تھا حضرت نے اس پانی کو اپنے ہاتھ مین لیکر اُسی لگن مین کلی کی اور اسمین دعا پڑھ دی اور یہ پانی اس عورت کو دیدیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس لڑکے کو پلا تا اور اسی مین اسکو غسل دیدینا سلیمان کی ان کہتی تھین کہ مین اُس عورت کے پیچھے پیچھے گئی اور میںنے کہا کہ تھوڑا پانی اسمین سے مجھے بھی دیدو مینے کہا لے لو تو میںنے ایک چلو بھر کے لیلیا اور میںنے وہ پانی اپنے بیٹے عبد اللہ کو پلایا پس عبد اللہ نے بڑی عمر پائی اور جسقدر اللہ نے چاہا اُسنے نیکیان ظہور مین آئین وہ یہ بھی کہتی تھین کہ مین اُس عورت سے پھر ملی تو اُسنے مجھسے بیان کیا کہ اسکا لڑکا صحت پاگیا اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہو کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن بجرہ بن خلف بن صداد بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشی عدوی فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے ہم انکی کوئی روایت نہین جانتے۔ انکا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان لوگون مین کیا ہو جو خاندان بنی عدی بن کعب سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور ابو معشر نے کہا ہو کہ انکا خاندان یمن مین ہو انکے گھرانے کو بجرہ بن عبد اللہ بن قرط نے متبنّی بنایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جمحی۔ مدنی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ اپنی مونچھین اور ناخون جمعہ کے دن ترشواتے تھے اسکی سند مین کچھ کلام ہو۔ انسے ابراہیم بن قدامہ نے روایت کی ہو۔ انکا شمار اہل شام مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی۔ انکی کنیت ابو جابر ہو جو جابر کے کہ جابر بن عبد اللہ انکے بیٹے تھے۔ یہ عبد اللہ بیعت عقبہ مین شریک

اور غزوۂ بدر مین بھی شریک تھے اور بیعت عقبہ کے نقیب تھے یہ بھی اور براء بن معرور بھی۔ انکو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ
اور ابن اسحاق نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوئے۔ ہمین محمد بن محمد بن
سرایا وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالاول بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومنصور بن ابی عاصم بن فضیل
ابن یحییٰ فضیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن ابی شریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمسے علی بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
مینے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے مینے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میرے والد احد کے دن شہید ہوئے مین انکی
نعش کے پاس گیا تو دیکھا کہ انکے اعضا کاٹ ڈالے گئے ہین اور انکا منھ چھپا ہوا ہے پس مین رونے لگا سب لوگ مجھے رونے سے
منع کرتے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نکرتے تھے پھر فاطمہ بنت عمرو یعنی میری پھوپھی رونے لگین تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روؤ یا نہ روؤ ابھی فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھے جب تک کہ تمنے اُٹھایا۔ ہمین ابومحمد یعنی
عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن حسین بن فرحان نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن
یعنی علی بن احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی احمد بن محمد
ابن حارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالشیخ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حسین حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین علی بن مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسیٰ بن ابراہیم بن بشیر بن فاکہ انصاری نے بیان کیا کہ انھون نے طلحہ بن
خراش انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مینے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ کیا وجہ ہے مین تمکو اسوقت افسردہ اور غمگین دیکھتا ہون مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والد شہید ہوگئے
اور انھون نے قرض چھوڑا ہے اور اہل و عیال ہین حضرت نے فرمایا اچھا مین تمھین ایک خوشخبری سناتا ہون اللہ تعالیٰ جب
کسی سے بات کرتا ہے تو پردہ کے پیچھے سے مگر اُسنے تمھارے والد سے بالمواجہہ باتین کین اور فرمایا کہ اے میرے بندے
مجھسے کچھ مانگ مین تجھے دونگا تو تمھارے والد نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے دنیا مین پھر واپس بھیج تا کہ مین دوبارہ تیری راہ
مین قتل کیا جاؤن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ لوگ دنیا مین دوبارہ نبھیجے جائینگے تو تمھارے والد نے کہا
کہ اے میرے پروردگار میرے پیچھے والون کو اسکی خبر پہونچا دے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء[1] جب یہ غزوۂ احد مین جانے لگے تو انھون نے اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور کہا کہ اے میرے
بیٹے میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ شہید ہونگے انھین مین ہونگا اور خدا کی قسم مین اپنے بعد سوا ذات اقدس رسول خدا صلی اللہ

[1] ترجمہ جو لوگ خدا کی راہ مین قتل کیے جائین انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین ۱۲

علیہ وسلم کے تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہیں چھوڑتا مجھ پر کچھ قرض ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے کافروں نے انکی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے میرے والد اور عمرو بن جموح ایک ہی قبر میں مدفون کیے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو کیونکہ یہ دونوں دنیا میں باہم بہت خالص محبت رکھتے تھے عمرو (مذکور) ان عبداللہ کے بہنوئی بھی تھے یعنی ہند بنت عمرو بن حرام کے شوہر تھے۔

حضرت جابر کہتے تھے میں نے چھ مہینے کے بعد اپنے والد کے لیے نئی قبر کھودی اور پرانی قبر سے انکو نئی قبر میں لایا میں میں نے انکے جسم میں کسی قسم کا تغیر نہیں دیکھا سوا اسکے کہ انکی ڈاڑھی کے چند بالوں میں مٹی لگ گئی تھی۔ ہمیں ابوالحرم یعنی مکی بن زیاد بن شبتہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ مالک سے وہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت کرتے تھے کہ انکو یہ خبر ملی کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام جو دونوں انصاری سلمی تھے سیل نے ان دونوں کی قبر کھولدی تھی یہ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے اور دونوں احد کے دن شہید ہوئے تھے ان دونوں کی نعشیں انکی قبروں سے نکالی گئیں تاکہ جگہ بدل دی جائے۔ پس دیکھا گیا کہ ذرا بھی تغیر ان کے جسم میں نہیں آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان دونوں کی وفات کل ہوئی ہے ان دونوں میں سے کسی نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا اور اسی حالت میں وہ دفن کر دیے گئے تھے۔ پس انکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اور پھر چھوڑ گیا تو وہیں پہونچ گیا جہاں تھا۔ غزوہ احد کو اسوقت چھیالیس برس گذر چکے تھے۔ حضرت عبداللہ کو اسامہ اعور بن عبید نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان ابن عبد شمس نے انھیں قتل کیا تھا جو ابو اعور سلمی کا باپ تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حزم انصاری۔ عمارہ بن عمرو بن حزم کے بھائی ہیں انکا ذکر مغازی میں آتا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حضرمی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حلحلہ۔ انکا ذکر لوگون نے صحابہ مین کیا ہے مگر یہ غلطی ہے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن حلحلہ نے اپنے والد سے اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہو کہ یہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن بحیر بن عوثبان بن عمرو بن مالک بن ہمدان الہانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے حضرت نے انکا نام پوچھا تو انھون نے کہا عبد العزی حضرت نے فرمایا تمھارا نام عبد اللہ ہے۔ اسکو کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل (ملقب بہ) ذی النور ازدی ہین اوسی ہین انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے حسن بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ یہ مسلمانون کے شہسوارون مین تھے اور بہت جفاکش اور بزرگ تھے غزوۂ اجنادین مین ۱۳؁ھ ہجری مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوے قریشی سہمی۔ کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن ہے انکی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج سہمی ہین اپنے والد سے بارہ برس چھوٹے تھے اور اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے بڑے فاضل و عالم تھے قرآن پڑھا تھا اور کتب سابقہ بھی پڑھی تھین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی کہ مین آپکی حدیثین لکھا کرونگا حضرت نے انھین اجازت دی تھی۔ پھر انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جو کچھ آپ سے سنون لکھ لیا کرون خواہ خوشی کی حالت مین آپ فرمائین یا ناخوشی کی حالت مین آپ نے فرمایا ہان مین جو کچھ کہتا ہون وہ حق ہی ہوتا ہے حضرت ابوہریرہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مجھسے زیادہ حافظ کوئی نہ تھا سوا عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے مگر وہ لکھ لیا کرتے تھے اور مین لکھتا نہ تھا۔ حضرت عبد اللہ کہتے تھے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہزار احکام حفظ کر لیے تھے۔ ہمین اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبیب بن اسباط بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے مطرف سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو بردہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کتنے دنون مین قرآن ختم کیا کرون حضرت نے فرمایا ایک مہینہ مین نے عرض کیا کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون حضرت نے

فرمایا تو تم پندرہ دن مین ختم کیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون حضرت نے فرمایا تو تم دس دن مین ختم کیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون مگر اس سے آگے حضرت نے مجھے اجازت نہ دی مجاہد کہتے تھے مین (ایک دن) حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا مین نے انکے بستر کے نیچے سے ایک کتاب اوٹھائی تو انھون نے مجھے روکا[1] مین نے کہا کہ آپ مجھسے کبھی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ کرتے تھے (آج یہ کیا بات ہے) تو انھون نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ مین وہ حدیثین ہین جو مین نے بلا واسطہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین (اسلیے یہ صحیفہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے) اگر میرے پاس یہ صحیفہ اور کتاب اللہ اور مقام وہط رہجائے تو مجھے کچھ پروا نہین چاہے دنیا کی جو حالت ہوجائے وہط انکی ایک زمین کا نام ہے یہ اسمین زراعت کیا کرتے تھے حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے کہ جو نیکی مین آج کرون وہ مجھے بہ نسبت اسکے زیادہ مرغوب ہو کہ اس سے دونی نیکی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی ہو اس لیے کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم کو صرف آخرت کا غم تھا دنیا کا غم بالکل نہ تھا اور آج دنیا ہماری طرف جھک پڑی ہی یہ عبداللہ اپنے والد کے ہمراہ فتح شام مین شریک تھے اور غزوہ یرموک مین انکے والد کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین مین بھی شریک تھے اور اس جنگ مین میمنہ لشکر کے سردار یہی تھے ان سے انکے والد نے کہا کہ اے عبداللہ نکلو اور لڑو انھون نے کہا اے میرے باپ کیا آپ مجکو لڑنے کا حکم دیتے ہین حالانکہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ مجھسے اس بارے مین عہد لے چکے ہین انکے والد نے کہا اے عبداللہ مین تمھین خدا کا واسطہ دلاتا ہون بتاؤ اخیر مین تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد لیا تھا یا نہین کہ تمھارا ہاتھ پکڑکے آپ نے میرے ہاتھ مین دیا اور فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو عبداللہ نے کہا ہان یہ عہد لیا تھا تو انکے والد نے کہا اچھا مین تمھین حکم دیتا ہون کہ جاؤ اور لڑو پس یہ مجبور ہوکر صف سے باہر نکلے اور لڑے اسوقت انکے ہاتھ مین دو تلوارین تھین بعد اسکے یہ بہت نادم ہوئے اور کہتے تھے مجھے صفین سے کیا مطلب تھا مین مسلمانون سے کیون لڑا کاش مین اس سے بیس برس پہلے مرچکا ہوتا بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک ہوئے تھے مگر لڑے نہین - ابن ابی ملیکہ نے کہا ہی کہ عبداللہ بن عمرو کہتے تھے آگاہ رہو خدا کی قسم مین نے نہ کوئی نیزہ چلایا نہ تلوار ماری نہ تیر مارا اور مجھسے زیادہ کوئی شخص اس لڑائی مین محنت کرنے والا نہ سمجھا جاتا تھا حالانکہ مین نے یہ ان مین سے کچھ بھی نہین کیا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اس دن جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا یہ کہتے تھے کہ مین لوگون کے ساتھ ایک منزل یا دو منزل تک گیا تھا ہمین قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر

[1] معلوم ہوتا ہی کہ مجاہد اس کتاب کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتے ہونگے اسی سے منع کیا کہ مبادا ضایع نہ ہوجائے ۱۲

یعنی محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن مہتدی نے خبر دی نیز قاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن عیسیٰ بن علی بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن ہاشم نے اپنے والد سے انھون نے اسماعیل رجاء سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک حلقہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا جسمین ابو سعید خدری اور عبد اللہ بن عمرو بھی تھے اسی حالت مین حضرت حسین بن علی ہماری طرف سے ہوکر نکلے اور انھون نے سلام کیا لوگون نے سلام کا جواب دیا مگر عبد اللہ چپ رہے یہانتک کہ جب سب لوگ فارغ ہوے تو انھون نے بلند آواز سے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اسکے ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ کیا مین تمھین بتاؤن کہ آسمان والون کے نزدیک روے زمین پر سب سے زیادہ محبوب کون ہے ہم لوگون نے کہا ہان بتائیے تو انھون نے کہا یہی شخص جو ابھی گیا (یعنی حسین بن علی مگر افسوس) جنگ صفین کے بعد سے انھون نے مجھسے ترک کلام کر دیا ہے اور یہ بات کہ وہ مجھسے راضی ہو جائین مجھے سرخ اونٹون سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ ان سے معذرت کیون نہین کرتے حضرت عبد اللہ نے کہا مین اسکے لیے تیار ہون پس دونون نے یہ صلاح کی کہ کل صبح کو ان کے پاس چلینگے چنانچہ مین بھی انکے ساتھ گیا حضرت ابو سعید نے اجازت مانگی حضرت حسین نے انکو اجازت دیدی پھر انھون نے حضرت عبد اللہ کے لیے اجازت طلب کی اور برابر اصرار کرتے رہے یہانتک کہ حضرت حسین نے انکو بھی اجازت دی پس جب وہ بھی اندر گئے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ اے فرزند رسول اللہ کل جب آپ ہماری طرف گئے تو عبد اللہ بن عمرو نے یہ بات کہی تھی۔ حضرت حسین نے کہا اے عبد اللہ کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ مین آسمان والون کے نزدیک روے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ہون حضرت عبد اللہ نے کہا ہان قسم رب کعبہ کی حضرت حسین نے کہا پھر کیون تم مجھسے اور میرے والد سے صفین مین لڑے حالانکہ خدا کی قسم میرے والد مجھسے بہتر تھے حضرت عبد اللہ نے کہا ہان (بیشک مین لڑا) اسکا سبب یہ ہے کہ (ایک مرتبہ) عمرو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ عبد اللہ رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کچھ دیر نماز پڑھو اور کچھ دیر سو رہو کسی دن روزہ رکھو کسی دن نہ رکھو اور عمرو کی اطاعت کیا کرو پس جب صفین کا دن آیا تو عمرو نے مجھے قسم دلائی اس مجبوری مین مین لڑنے کے لیے آیا مگر خدا کی قسم مین نے نہ تلوار میان سے نکالی اور نہ نیزہ چلایا اور نہ تیر مارا حضرت حسین نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ حضرت عبد اللہ کی وفات سنہ ۶۳ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۶۵ھ مین بمقام مصر اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۶۸ھ مین بمقام مکہ اور بعض لوگون کا قول ہے کہ سنہ ۵۵ھ مین بمقام طائف اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ سنہ ۷۳ھ مین

اور بعض کہتے ہیں ۵۰ھ میں اور بعض کہتے ہیں ۵۳ھ میں۔ انکی عمر ۷۲ سال کی تھی اور بعض کہتے ہیں ۹۰ سال کی بے شک ابن کثیر کو ہو گیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عوف۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو قبیلہ عرنیہ کے لوگوں کو گرفتار کرنے گئے تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے[1] کو قتل کیا تھا۔ یہ واقدی کا بیان ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ اُبی کے والد ہیں اور ابن ام حرام کے ساتھ مشہور ہیں حضرت انس بن مالک کے خالہ زاد بھائی ہیں انکی والدہ ام حرام بنت ملحان ہیں جو حضرت عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں پس یہ حضرت عبادہ کے ربیب ہوئے۔ انھوں نے بہت بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ ان سے ابراہیم ابن ابی عبلہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کثیر بن مروان یعنی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا ہے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قبلوں کیطرف[2] نماز پڑھی تھی اُنکے جسم پر ایک خاکی رنگ کا سوتی کپڑا تھا۔ کثیر کا خیال ہے کہ سوتی چادر مراد ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لویم بعض لوگ انکو عبداللہ بن عامر کہتے ہیں انکا شمار صحابہ میں ہے مسعر نے عبید بن حسن سے انھوں نے عبداللہ بن معقل سے انھوں نے دو آدمیوں سے جنمیں سے ایک شخص قبیلہ مزینہ کے تھے اور ایک دوسرے سے روایت کرتے تھے انمیں سے ایک کا نام عبداللہ بن عمرو بن لویم تھا اور دوسرے کا غالب بن ابجر مسعر کہتے تھے میں سمجھتا ہوں غالب ہی وہ شخص ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور انھوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ اب میرے پاس سوائے گدھوں کے اور کوئی مال باقی نہیں رہا آپ نے فرمایا انمیں جو فربہ ہوں وہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو اسلئے کہ میں نجاست کھانے والے جانوروں کو مکروہ سمجھتا ہوں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن طبیل مزنی صحابی ہیں ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن طبیل مزنی ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ صحابی ہیں ابو حاتم نے کہا ہے

---

[1] اسکا قصہ یہ ہے کہ قبیلہ عرنیہ کے کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں مقیم ہوئے آب و ہوا کی ناموافقت سے بیمار ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کچھ اونٹ دیئے کہ انکا دودھ اور پیشاب پیو چنانچہ وہ اچھے ہو گئے پھر انھوں نے اسلام سے انحراف کیا اور چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو بھگا لیگئے ۱۲

[2] یعنی بیت المقدس اور کعبہ کیطرف مطلب یہ کہ اُس وقت سے مسلمان ہیں جب قبلہ نہ بدلا گیا تھا ۱۲

کہ میں انکو نہیں پہچانتا اور عسکری نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جسکو مسعود نے عبید بن حسن سے روایت کیا ہے جو شروع تذکرہ میں بیان ہو چکی وہ ان دونون کو ایک سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے صرف دادا کے نام میں اختلاف ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کنیت **ابوہریرہ** واقدی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ ۵۹ھ میں بعمر اٹھاون سال وفات پائی مقام ذوالحلیفہ میں رہتے تھے انکا ایک گھر مدینہ میں تھا جسکو انھون نے اپنے غلامون پر خیرات کر دیا تھا کنیت کے بابون میں انکا حال پھر بیان کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے حضرت ابوہریرہ کے نام میں قریب قریب بیس اختلاف ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال۔ اور بعض لوگ انکو ابن شرحبیل کہتے ہیں۔ مزنی ہیں۔ یہ علقمہ اور ابو بکر کے والد ہیں یہ بھی اُن رونے والون میں تھے جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ الآیہ۔ یہ لوگ چھ آدمی تھے ان سے انکے بیٹے علقمہ نے اور ابن بریدہ نے روایت کی ہے صحابی ہیں اور روایت حدیث بھی کرتے ہیں انکے بیٹے اہل بصرہ کے بڑے لوگون میں تھے مشہور تھا کہ حسن بصری بڈھون میں ہیں اور بکر جوانون میں ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے محمد بن فضا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے علقمہ بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسلمانون کے رائج کیہوئے سکہ کے بے ضرورت توڑنے سے۔ انسے انکے بیٹے علقمہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اسمین شوربا زیادہ کر دے (تا کہ بہت سے لوگ اسمین شریک ہوسکین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ۔ انصاری خزرجی ثم الساعدی۔ ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام میں جو احد کے دن قبیلۂ بنی ساعدہ سے شہید ہوئے عبد اللہ بن عمرو کا نام بھی لکھا ہے اور ابن اسحاق نے طریف تک انکا نسب بھی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ طریف کی جسقدر اولاد ہے وہ سعد بن معاذ کے گروہ میں شامل ہے میں کہتا ہون کہ اسکو ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے

لہ ترجمہ اور اُن لوگون پر کچھ الزام نہیں جو (ایسے ہی) تمھارے پاس سواری مانگنے کو آئین اور تم کہدو کہ میرے پاس سواری نہیں ہے ۱۲

ابن اسحق سے نقل کیا ہے کہ یہ عبداللہ سعد بن معاذ کے گروہ سے تھے جو روایت ہم نے بواسطہ یونس کے ابن اسحق سے نقل کی ہے۔ انہیں بھی ایسا ہی ہے۔ مگر یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں اس وجہ سے کہ سعد بن معاذ تو قبیلہ اوس سے ہیں اور بنی طریف قبیلہ ساعدہ سے ہیں جو خزرج کی شاخ ہو اور بنی ساعدہ شاخ ہے قبیلہ سعد بن عبادہ کی۔ میں نے یہ عبارت ابن مندہ اور ابو عمر کے کئی صحیح نسخوں میں دیکھی ہے پس یہ کاتب کی غلطی نہیں ہے واللہ اعلم۔

تعجب ہے یونس سے کہ وہ باوجودیکہ انکو خزرج سے کہتے ہیں پھر بنی ساعدہ میں بھی داخل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی طریف سے عبداللہ بن وہب بن عمرو ہیں جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں۔ پس یہ درحالیکہ اوس سے ہیں سعد بن معاذ کے گروہ سے جو قبیلہ خزرج کی شاخ ہے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یونس نے اس روایت میں عبدالملک بن ہشام او رسلمہ اور ابراہیم بن سعد کی مخالفت کی ہو ان سب لوگوں نے ابن ہشام سے روایت کی ہو کہ یہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبد ود عامری معروف بہ ابن سعدی۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں گذر چکا ہی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یشکری۔ انکا نام اعوس تھا جیسا کہ ابن شاہین نے اسکو ذکر کیا ہے سنان حنفی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس قبیلے نے اپنی زکوۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کی وہ قبیلہ یشکر تھا اس قبیلہ کی زکوۃ لیکر) اعوس بن عمرو آئے تھے حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے کہا میں اعوس بن عمرو ہوں حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمھارا نام عبداللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر اشجعی صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص باغی ہو جائے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہے تو اسکو قتل کر دو [illegible] آپ نے [illegible] نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر خطمی قبیلہ بنی خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی خطمی انکا شمار اہل مدینہ میں ہے نابینا تھے مگر باوجود نابینا ہونے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ بنی خطمہ کی مسجد میں امامت انھی کے متعلق تھی۔ جریر نے ہشام ابن عروہ

سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بنی خطمہ کا امام تھا اور ابو معاویہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انھون نے عدی بن عمیرہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر سدوسی صحابی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ عمرو بن سفیان بن عبد اللہ بن عمیر سدوسی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک ظرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے آئے تھے جسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ دھویا تھا اور اسی پانی مین کلی کی تھی اور دونون ہاتھ دھوئے تھے پھر آپ نے اس ظرف کو بھر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ راستے مین جہان کہین تمکو پانی ملے اس ظرف کو بھر لیا کرنا پھر جب اپنے شہر مین پہونچنا تو ایک مقام پر اس پانی کو چھڑک لینا اور اس مقام کو مسجد بنا لینا یہ کہتے تھے کہ ایسا ہی ہوا لوگون نے اس مقام کو مسجد بنا لیا اور مین نے اس مسجد مین نماز پڑھائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری بالاتفاق غزوۂ بدر مین شریک تھے ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خدری قرار دیا ہے قبیلۂ بنی خدرہ بن عوف سے خدرہ اور خدارہ دونون بھائی تھے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہین عمیر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاص بن امیہ بن خدارہ کے عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عروہ نے انکو عبد اللہ بن عرفطہ بیان کیا ہے مگر ہمنے جو مغازی کی کتابون مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلۂ خدارہ سے ہین بزیادت الف نہ خدرہ سے یہی صحیح ہے اگر ابن مندہ نے جو عروہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے دوسرے مقام پر انکو عبد اللہ بن عرفطہ لکھا ہو تو شک نہین کہ ابن مندہ کا یہ خیال ہے کہ انھین عبد اللہ بن عدی کے والد کا نام بعض لوگون نے عرفطہ بیان کیا ہے حالانکہ یہ دو شخص ہین دونون بدر مین شریک تھے۔ ہمین ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا خاندان بنی خدارہ سے تمیم بن یعار بن قیس اور عبد اللہ بن عمیر اور زید بن مزار بن قیس اور عبد اللہ بن عرفطہ کل چار آدمی تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دونون دو شخص ہین واللہ اعلم اور لوگون نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے پھر ابن اسحق نے بنی ابجر کے لوگون کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بھی بنی خدارہ کی شاخ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ لیثی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمین ابو موسٰی نے اجازۃً ابو بکر بن حارث کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص
ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے
والد سے انھون نے عبد اللہ بن عمیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بنی خطمہ کے امام
تھے حالانکہ نابینا تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد بھی کرتے تھے باوجودیکہ نابینا تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا
ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ عبد اللہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے ہون کیونکہ
بنی خطمہ انصار کا خاندان ہے اور انصار بنی لیث نہین ہین۔ مین کہتا ہون کہ یہ قول ابو موسی کا تھا ان عبد اللہ بن عمیر خطمی کو
ابن مندہ نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے جس طرح ابو موسی نے ذکر کیا جیسا کہ اس تذکرے کے پہلے گزر چکا اور انھون نے اس حدیث
کو بھی بواسطہ جریر کے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے پس مین نہین سمجھتا کہ ابو موسے نے کیون استدراک کیا اگر اس وجہ
سے استدراک کیا کہ انکو بعض لوگون نے لیثی کہدیا ہے تو یہ کہنے والے کی غلطی ہے اگر ہر غلطی کے سبب سے استدراک کیا جائے
تو استدراک کی کوئی حد نہ رہیگی خصوصًا ہمارے اس زمانے مین جبکہ جہل غالب ہوگیا ہے خلاصہ یہ کہ استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے۔
اور ابو موسی کا یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہون (نہایت تعجب انگیز بات ہے) انمین کچھ شبہ نہین کہ
یہ لیثی نہین ہین کیونکہ خطمہ انصار کا قبیلہ ہے اور انصار خاندان ازد سے ہین جو اہل یمن ہین اور لیث کنانہ کے خاندان سے ہین
اور کنانہ مضر کی شاخ ہے شاید لیثی کا لفظ غلطی کاتب سے ہوا کاتب سے لیثی کے بعد کچھ تذکرہ انصاری کا چھوٹ گیا جس سے
بعض لوگون کو یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث لیثی کی ہے حالانکہ انکی نہین ہے واللہ اعلم اور حدیث مین جو یہ وارد ہوا ہے کہ بنی خطمہ کی
امامت کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی خطمی ہین کیونکہ امام ہر قبیلہ کا اُسی قبیلہ سے ہوتا ہو کیونکہ عرب کے لوگ اس بات
سے بہت متنفر تھین کہ قبیلہ کا امام ایسا شخص ہو جو اس قبیلہ سے نہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ۔ بزیادت ہا۔ زمانۂ جاہلیت کو پایا تھا۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکا شمار اہل کوفہ مین ہے رمن نے شعبہ سے انھون نے سماک
بن حرب سے انھون نے عبد اللہ ابن عمیرہ سے روایت کی ہے جو زمانہ جاہلیت مین اعشی۔ (شاعر) کو پکڑا اسکے چلتے تھے۔ انکا تذکرہ
ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن عمیرہ ہے بفتح عین انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی
ہے۔ انھون نے جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور انسے سماک بن حرب نے روایت کی ہے اور ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ مین

عبداللہ بن عمیر کو نہین جانتا مین صرف عمیرہ بن زیاد کندی کو جانتا ہون انھون نے عبداللہ سے روایت کی ہے یہ عبداللہ اسکے بیٹے ہون تو خیر ورنہ مین انکو نہین جانتا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبہ۔ کنیت انکی ابو عنبہ خولانی۔ طبرانی نے معجم مین انکا نام ذکر کیا ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے حمص مین رہتے تھے۔ انسے محمد بن زیاد الہانی نے اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث سُنی ہین اور دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے۔ جراح بن ملیح بہرانی نے بکر بن زرعہ خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین نے ابو عنبہ خولانی سے سُنا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب مین سے تھے جنھون نے دونون قبلونکی طرف نماز پڑھی ہے اور زمانہ جاہلیت مین خون کا بھی استعمال کیا ہو وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ اللہ تعالی نے دین (کے باغ) مین پودے لگائے اور انکو اپنی طاعت کے کام مین لگایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنمہ مزنی صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ محمد بن عمر واقدی نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ اسکندریہ کی دوسری فتح مین شریک تھے صحابہ مین انکا ذکر کیا جاتا ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوسجہ بجلی۔ ثم العرنی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنا خط دیکر بنی حارثہ بن عمرو بن قریط کی طرف بھیجا تھا انکو آپنے اسلام کی دعوت دی تھی انھون نے لوگون سے خط کو لے لیا اور اُسے دھو کر اپنے ڈول مین پیوند لگا لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انکا جواب بھیجنے سے بھی انکار کر دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے انکی عقل سلب کر لی ہو۔ چنانچہ اس قبیلہ کے لوگ ابتک بیوقوف اور مخبوط الحواس ہوتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو انکا تذکرہ یونس بن شیرازی نے اپنی کتاب مین کیا ہو۔ ہمین ابو الفرج ابن ابی رجا نے اپنی کتاب مین اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے جبلہ بن عطیہ سے انھون نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن مین ہو محمود بن ابراہیم بن سمیع نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہین شام کے

رہنے والے تیسرے طبقے سے ہیں عمر بن عبدالعزیز کے عامل تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف اشجع دقود میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ۔ عبدالرحمن بن عوف کے بھائی ہیں ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی اسود فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عوف نے ہجرت نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف بن عویف بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو بن لیث کر بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی۔ انکا نام عبد شمس تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جب یہ گئے تو آپ نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام میں ذکر کیا جائیگا انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن عبادہ نے عبدالرحمن بن سالم بن عبداللہ بن عویم بن ساعدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے (اپنی تمام مخلوق سے) منتخب کیا اور میرے لیے اصحاب منتخب کیے انہیں سے میرے وزیر و انصار بنائے پس جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس حدیث کو جماعت محدثین نے محمد بن طلحہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن سالم بن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ قریشی مخزومی ہیں۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے کنیت انکی ابوالحارث ہے انکی والدہ اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل تمیمیہ ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ سے بھی روایت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو انکی روایتین ہین انہین سے ایک یہ ہے کہ جبکو انسے عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آل ابی ربیعہ کے کسی گھر مین تشریف لیگئے یا تو کسی مریض کی عیادت کے لیے یا اور کسی کام کے لیے تو آپ سے اسماء بنت مخرمہ تمیمیہ نے جو عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھین کہا کہ یارسول اللہ آپ ہمین کچھ نصیحت کیون نہین فرماتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام جلاس اپنی بہن (مومنہ) کے ساتھ وہی معاملہ کرو جسکو تم اپنے ساتھ کیا جانا پسند کرتے ہو اسی حالت مین عیاش کا ایک بچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا گیا ام جلاس پہلے سے اس بچہ کی بیماری کا حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر چکی تھین پس آپ نے اس بچہ کو لے لیا اور کچھ پڑھکر اسپر پھونکا اور کچھ لعاب دہن بھی اسپر ڈالا بچہ نے (جو یہ دیکھا تو نا سمجھی سے) بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوکنا شروع کیا گھر والے اس بچہ کو ڈانٹنے لگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو ڈانٹنے سے منع کرتے تھے انسے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن خرم نے اور نافع مولائی ابن عمر وغیرہما نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ اس حدیث مین جس اسماء کا ذکر ہے یہ ابوجہل کی مان تھی اسلام نہین لائی اسکا ذکر اسکے بیٹے عیاش کے نام مین آئیگا اور ان اسماء بنت مخرمہ کا بھی ذکر ہوگا جو ان عبداللہ کی مان تھین۔ مگر اسماء بنت سلامہ بن مخرمہ کے نام مین کیونکہ عبداللہ کی والدہ اسماء بنت مخرمہ کی والدہ ابوجہل کی بھتیجی تھین بعض لوگون نے انکو دادا کیطرف منسوب کیا ہے اسکی وجہ سے لوگون کو غلطی ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب لیثی کبار صحابہ سے ہین۔ انہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۲ہجری مین ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غسیل مجہول شخص ہین۔ انسے عامر بن عبدالاسود نے روایت کی ہے انکا شمار بصرہ کے بدویون مین ہے۔ عبدالرحمن بن حکم بن براء بن قبیصہ ثقفی نے اپنے والد سے انھون نے عامر بن عبدالاسود عتقی سے انھون نے عبداللہ بن غسیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا کہ آپکا گذر حضرت عباس پر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے چچا اپنے لڑکون کو میرے پیچھے لیے ہوئے چلے آؤ چنانچہ وہ اپنے چھ لڑکون کو ساتھ لیکے چلے فضل اور عبداللہ اور عبیداللہ اور قثم اور معبد اور عبدالرحمن۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین ایک گھر مین داخل کیا اور ایک سیاہ چادر جسمین سرخ دھاریان تھین ان لوگون پر ڈالدی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میری عترت ہین تو انکو آگ سے چھپالے جسطرح مین نے انکو اس کملی سے چھپالیا ہے گھر مین جس قدر در و دیوار تھے سب سے آمین کی آواز آنے لگی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

ہیں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر انصاری کو ابن غسیل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے والد حنظلہ احد کے دن جب شہید ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں۔ لہذا ان کے بیٹے کو ابن الغسیل کہتے ہیں۔ یہ بھی صحابی ہیں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو مگر انھوں نے صرف نام لکھکر چھوڑ دیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنام بن اوس بن مالک بن بیاضہ انصاری بیاضی صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن حسان نے اور اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انھوں نے عبداللہ بن غنام سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہہ لیا کرے اللھم ما اصبح بی من نعمۃ فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر تو یقیناً اسنے اُس دن کا شکر یہ ادا کر دیا اور جو شخص شام کو یہ کہہ لیا کرے تو یقیناً اُسنے رات کا شکر ادا کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے انکے تذکرہ میں غلطی کی ہے چنانچہ ابن وہب سے انکا نام عبداللہ بن عباس مروی ہو اور بعض لوگوں نے انکا نام ہی نہیں ذکر کیا صرف ابن غنام ہی لکھدیا ہے چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کو ابن مندہ نے بواسطہ یحیی بن صالح وحاظی اور عبداللہ بن مسلمہ نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ اسکو ابن غنام سے روایت کرتے تھے اور انکا نام ذکر نہیں کیا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ لیثی۔ کنیت انکی ابو عائشہ ہے۔ ان سے روایت ہے کہ یہ کہتے تھے میں زمانۂ جاہلیت میں پیدا ہوا تھا۔ میرے والد نے میرے عقیقہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا تھا۔ مگر سند اس حدیث کی صحیح نہیں ہے۔ اسمیں اختلاف ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یا نہیں مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے ابو حرب بن ابی اسود سے انھوں نے عبداللہ بن فضالہ سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے نیز اسکو خالد واسطی نے زہیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے داؤد بن ابی حرب سے انھوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں انکا شمار تابعین میں ہے بعض لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے

خلیفہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن فضالہ بصرہ کے قاضی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جسقدر حدیثین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین وہ محدثین کے نزدیک مرسل ہین باوجودیکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے انکے والد کے صحابی ہونے مین اختلاف نہین انکا تذکرہ انشاءاللہ تعالی فضالہ کے نام مین آئیگا۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ مزنی۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ ہین۔ ابراہیم بن جعفر نے عبداللہ بن سلمہ جہیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن مرہ جہنی اور عبداللہ بن فضالہ مزنی سے جو دونون صحابی تھے اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت کی ہو کہ یہ سب لوگ کہتے تھے سب سے پہلے علی بن ابیطالب اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو قابوس انکا نسب نہین بیان کیا گیا شمار انکا اہل کوفہ مین ہے انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام مخارق ہے سماک نے قابوس بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عباس کی بی بی ام الفضل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ یارسول اللہ مین نے (خواب) دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا کہ تم اسکو (اپنے بیٹے قثم کے ساتھ) دودھ پلاؤگی (چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا) پھر وہ اس بچہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اس بچے نے حضرت کے اوپر پیشاب کردیا ام فضل نے اس بچہ کو (آہستہ سے) مارا تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی پھر فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے۔ اس روایت مین یہ نہین ذکر ہوا کہ یہ لڑکا حضرت فاطمہؓ کا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب کنیت ابو وہب ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن مارب کہتے ہین انسے انکے بیٹے وہب نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ہمراہ تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک سر منڈوانے والون پر رحم کرے پس ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ بال کتروانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے پس آپنے دوسری یا تیسری مرتبہ بال کتروانے والون کے لیے بھی دعا کی انکے بارے مین جو اختلافات ہین وہ انکے والد قارب کے نام مین انشاءاللہ تعالی ذکر کیے جائینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

[۱] اسمین اختلاف ہو کہ ابو بکر صدیق پہلے اسلام لائے یا حضرت علی اکثر محققین حضرت صدیق ہی کو اول الاسلام کہتے ہین ۱۲ [۲] یعنی بعد فراغ اعمال حج کے سر منڈوانا بہ نسبت کترانے کے بہتر ہی

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن قداذ حارثی۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہی جو قبیلۂ بنی حارث بن کعب سے خالد بن ولید کے ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ بعض لوگون نے انکو عبد اللہ بن قریظ بھی کہا ہے انکا تذکرہ اپنے مقام پر کیا جائے گا۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ سعدی۔ وقاص بن قدامہ کے بھائی ہین انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ کہتے ہین بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن سعدی کے نام مین جو خاندان بنی عامر بن لوی سے ہین گذر چکا ہے کنیت انکی ابو محمد ہے ان دونون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے انکو خاندان عامر سے قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو سلمی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے انکے والد کا نام بجائے قدامہ کے تمامہ بیان کیا ہے۔ ہم انکا تذکرہ اپنے مقام پر کرینگے۔ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن قرط ازدی ثمالی۔ زمانہ جاہلیت مین انکا نام شیطان تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا یہ اور انکے بھائی عبد الرحمن دونون صحابی ہین۔ یرموک مین اور فتح دمشق مین شریک تھے یزید بن ابی سفیان نے انکے ہاتھ اپنا خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن محمد بن ربیعہ نے اپنی کتاب فتوح الشام مین کیا ہے۔ ابو عبیدہ نے انکو دو مرتبہ حمص کا حاکم بنایا اور یہ حمص کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت ابو عبیدہ کی وفات ہوگئی بعد اسکے حضرت معاویہ نے بھی انکو حمص کا حاکم مقرر کیا انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیثین روایت کی ہین اور ان سے عصیف بن حارث اور عمرو بن قیس اور سلیم بن عامر خبائری وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے یحیی قطان سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے عبد اللہ بن یحیی سے انھون نے عبد اللہ بن قرط سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنون سے افضل خدا کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور وہ دن جسمین لوگ وقوف کرتے ہین پھر پانچ یا چھہ قربانی کے اونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے وہ اونٹ خود بخود آنحضرت کے قریب ہوتے جاتے تھے اور آپ انکو

ذبح کرتے تھے پس جب وہ گر گئے تو آپ نے آہستہ آواز سے ایک بات کہی جسکو مین نہین سمجھا مین نے بعض اُن لوگون سے جو آپ کے قریب تھے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا لوگون نے کہا کہ یہ فرمایا کہ جو شخص چاہے دنیا سے بے تعلقی پیدا کرے۔ یہ عبداللہ سرزمین روم مین ۵۶ھ مین شہید ہوئے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے خطیب ابوبکر سے نقل کیا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بن قرط بیان کیا ہے اور روایت ہے کہ انکا نام شیطان تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن قرط کے نام مین ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ بن نہیک ہلالی۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا دی تھی مین نے ابوعبداللہ بن مندہ کی کتاب کے بعض نسخون مین ایسا ہی دیکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قریط زیادی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے وفد مین آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے یہ واقعہ سنہ ۱۰ھ کا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحاق سے سلمہ اور یونس نے روایت کی ہے کہ انکے والد کا نام قریط تھا اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحق سے قداذ روایت کیا ہے قداذ کا نام اوپر آچکا ہے یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ سلمی۔ وفاصل بن قدامہ کے بھائی ہین ان دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن قدامہ ہے۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قنیع بن اسبان بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ انکا نام عبد عمرو تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ درید بن صمہ کے قاتل یہی ہین غسانی نے ابن ہشام سے اسکو نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اسلمی۔ یزید بن عیاض بن جعدبہ نے اعرج سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص لعنت

ہر یا ظاہری کوئی کام کرے اُسپر اللہ عز وجل کا غضب ہوتا ہو یہانتک کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہو ابونعیم نے انسے یہ حدیث روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ جو خیبر مین تھا ایک اونٹ کے عوض مین مول لیا اس شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز مینے تجھسے لی ہو وہ بہتر ہو اُس چیز سے جو مینے تجھے دی اب بھی تجھے اختیار ہو چاہے اپنا حصہ لے لے چاہے چھوڑ دے اُس شخص نے کہا مین لیے لیتا ہون انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو ابن مندہ نے پہلی حدیث کو اسی تذکرہ مین لکھا ہو۔ اور ابونعیم نے عبداللہ بن قیس خزاعی کے تذکرہ مین لکھا ہو جنکا ذکر عنقریب ہوگا اور انھون نے دوسری حدیث اس تذکرہ مین لکھی ہو واللہ اعلم۔ مگر ابوعمر نے اس تذکرہ کو نہین لکھا صرف خزاعی کے تذکرہ کو لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپنے قبیلۂ غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ مول لیا ہم بعد اس تذکرہ کے انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ لکھینگے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو متفرق طور پر لشکر بھیجے تھے انھین کسی لشکر مین یہ شہید ہوے۔ حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روے زمین پر جو شخص اس حال مین مریگا کہ اُسکے دل مین رائی کے برابر بھی غرور ہو اللہ اُسکو دوزخ مین ڈالیگا جب عبداللہ بن قیس نے اس حدیث کو سنا تو رونے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس تم کیون روتے ہو انھون نے کہا آپکے اسی فرمانے سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم خوش ہو کہ تم جنت مین جاؤگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لشکر بھیجا یہ اُسی لشکر مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری ہین خزرجی ہین نجاری ہین۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو اور ابن اسحاق کا بھی یہی قول ہو اور محمد بن سعد نے محمد بن عبداللہ بن عمارہ انصاری سے نقل کیا ہو کہ وہ احد کے دن شہید ہوے مگر محمد بن عمر واقدی نے اسکا انکار کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ عبداللہ احد کے بعد زندہ رہے اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہو اور ابوموسی نے کہا ہو کہ ابونعیم نے انکا تذکرہ اُن عبداللہ بن قیس سے علٰحدہ کر کے لکھا ہو جنکا حال حضرت ابن عباس کی اس حدیث مین ہو جسمین غرور کا بیان ہو اور ممکن ہو کہ یہ وہی ہون یعنے جنکا تذکرہ اس سے اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس خزاعی۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے یزید بن عیاض سے انھون نے اعرج سے انھون نے عبد اللہ بن قیس خزاعی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھانے سنانے کے لیے کوئی کام کرے وہ اللہ کے غضب مین رہتا ہے یہانتک کہ اس کام سے باز آئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہین مگر بعض لوگون نے انکو اسلمی لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ مین لکھا ہے اور ہم بھی اسکو وہین لکھ چکے ہین مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو وہان نہین لکھا کیونکہ یہ انکو دو شخص سمجھتے ہین۔ اسی لیے انھون نے عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ مین صرف یہ حدیث لکھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی غفار کے کسی شخص سے اسکا حصہ جو خیبر کے مال غنیمت سے اسکو ملا تھا مول لیا تھا اور ابو عمر ان دونون کو ایک سمجھتے ہین اسی واسطے انھون نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن قیس خزاعی اور بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور انھون نے انکے تذکرہ مین حصہ خیبر والی حدیث بھی لکھی ہے اور کہا ہے کہ انکے متعلق ایک حدیث اور بھی ہے۔ مین بھی ان دونون کو ایک سمجھتا ہون انھین کو بعض لوگ خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ اسلمی۔ ابو عمر کے کلام کی تائید میرے قول سے بھی ہوتی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی۔ قریشی عامری ہین معروف بہ ابن ام مکتوم انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ کہتے ہین اور بعض لوگ عمرو یہی آخری نام زیادہ مشہور ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب بن عامر بن عنز بن بکر بن عامر بن عذر بن وائل بن ناجیہ بن جماہر بن اشعر بن ادد بن یشجب۔ کنیت ابو موسی اشعری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ اشعر کا نام نبت تھا۔ انکی والدہ طیبہ بنت وہب تھین جو قبیلۂ عک کی ایک خاتون تھین۔ وہ بھی اسلام لائی تھین اور مدینہ مین انکی وفات ہو گئی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ ابو موسی مکہ گئے اور وہان ابو احیحہ یعنی سعید بن عاص بن امیہ سے حلف کی دوستی کی۔ مکہ مین اشعری بھائیون کی ایک جماعت کے ساتھ گئے تھے پھر اسکے بعد اسلام لائے اور حبش کی طرف ہجرت کی۔ اور بعض علمائے نسب زبیر نے بیان کیا ہے کہ ابو موسی جب مکہ گئے اور سعید بن عاص سے حلف کی دوستی کی اسکے بعد پھر اپنی قوم کے پاس

لوٹ آئے اور حبش کی طرف ہجرت نہین کی بعد اُسکے اپنے بھائیون کے ساتھ چلے اتفاقاً انکی کشتی انھین دونون کشتیون کے ساتھ آلی جو حبش سے آرہی تھین - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ صحیح یہی ہو کہ ابو موسی مکہ سے بنی عبد شمس کے ساتھ حلف کرنیکے بعد لوٹ کر گئے اور وہان کچھ روز رہے بعد اسکے اشعریون کے پچاس آدمیون کے ہمراہ ایک کشتی مین سوار ہوے مگر ہوا کے ناموافق ہونے سے وہ کشتی حبش پہونچ گئی پھر جب حضرت جعفر طیار اور اُنکے ساتھی وہان سے چلے تو یہ بھی انھین کے ساتھ چلے پھر دونون کشتیان ایک کشتی حضرت جعفر طیار کی دوسری اشعریون کی ساتھ ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچین جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ جب اشعریون کی کشتی ہوا کی ناموافقت سے حبش پہونچ گئی تو حضرت ابو موسی نے کچھ دنون حبش مین قیام کیا پھر جب حضرت جعفر وہان سے چلے تو یہ بھی وہان سے چلے اسی وجہ سے ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

حضرت ابو موسی مقام زبید اور عدن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم تھے - حضرت عمر نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی وفات کے وقت یہ وہان موجود تھے ابو زہ بن زیاد نے بیان کیا ہو کہ ابو موسی کی ہر بات بجھلا تیر ہوتی تھی - قتادہ نے بیان کیا ہو کہ جب حضرت ابو موسی کو یہ خبر پہونچی کہ کچھ لوگ نماز جمعہ مین اس وجہ سے نہین آتے کہ انکے پاس (عمدہ) کپڑے نہین ہین تو انھون نے صرف ایک عبا پہنکر باہر نکلنا شروع کیا - ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ سلہ ہجری مین حضرت سعد بن ابی وقاص نے عیاض بن غنم کو مقام جزیرہ کی طرف لڑنے کے لیے بھیجا اور اُنکے ساتھ ابو موسی کو بھی بھیجا - عیاض نے ابو موسی کو مقام نصیبین کی طرف بھیجدیا چنانچہ انھون نے سلہ ۱۹ ہجری مین مقام نصیبین کو فتح کیا - اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عیاض نے ابو موسی کو بھیجا تھا پھر خود بھی انکے ساتھ جا ملے اور دونون نے ملکر حران اور نصیبین کو فتح کیا - اور خلیفہ نے بیان کیا ہو کہ عاصم بن حفص کہتے تھے کہ حضرت ابو موسی سلہ ہجری مین حضرت مغیرہ کے معزول ہو جانیکے بعد بصرہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو لکھا کہ تم اہواز جاؤ چنانچہ یہ اہواز گئے اور اُسکو لڑکر فتح کیا اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ اسکو بذریعہ مصالحت کے فتح کیا اور سلہ ہجری مین اصفہان کو فتح کیا - یہ ابن اسحاق کا قول ہو - جب حضرت عمر شہید ہوے تو حضرت ابو موسی بصرہ کے حاکم تھے حضرت عثمان نے انکو بدستور وہین رکھا بعد اسکے انکو معزول کیا اور اُنکے بعد ابن عامر کو مقرر کیا پس یہ بصرہ سے کوفہ چلے آئے اور پھر وہین رہے یہانتک کہ اہل کوفہ نے سعید بن عاص (عامل کوفہ) کو وہان سے نکالدیا اور حضرت عثمان سے درخواست کی کہ ابو موسی کو ہمارا حاکم بنا دیجیے چنانچہ حضرت عثمان نے انکو کوفہ کا حاکم بنا دیا پس یہ کوفہ کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے پھر حضرت علی نے انکو معزول کر دیا - عکرمہ نے بیان کیا ہو کہ جب تحکیم[1] کا واقعہ ہوا تو حضرت معاویہ نے عمرو

[1] جب صفین کی لڑائی کو بہت طول ہو گیا تو آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ ایک شخص کو حضرت معاویہ حکم بنا دین ایک کو حضرت علی یہ دونون حکم جسکو خلیفہ بنا دین وہی رہے دوسرا علیحدہ ہو جاے اسی واقعہ کو واقعہ حکمین اور واقعہ تحکیم کہتے ہین ۱۲

ابن عاص کو حکم بنایا احنف بن قیس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابن عباس کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے مثل ہین مگر اہل یمن نے کہا کہ ایک حاکم ہم مین سے ہونا چاہیے اور انھون نے حضرت ابو موسی کو منتخب کیا حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابو موسی کو کیون حکم بناتے ہین واللہ مجھے معلوم ہی جو انکی راے ہم لوگون کے بارہ مین ہی جب انکو ہم سے امید تھی اسوقت بھی کبھی انھون نے ہماری طرفداری نہین کی اب آپ انکو (ایسے بڑے) معاملہ کے لیے حکم مقرر کرتے ہین اور باوجود اسکے وہ اس قابل بھی نہین ہین لہذا آپ احنف کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے ہمپلہ ہین حضرت علی مرتضی نے کہا مین ایسا ہی کرونگا مگر اہل یمن نے جنہین اشعث بن قیس وغیرہ کہا کہ ایسا نہین ہوسکتا ابو موسی ہی حکم ہونگے پس (مجبور ہو کر) حضرت علی نے انکو حکم بنا دیا اور انسے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ مین تم دونون کو اس لیے حکم بناتا ہون کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرو کتاب اللہ سب میری تائید مین ہی اور اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نکرو گے اور کسیکی رعایت مروت کرو گے تو تمھارا فیصلہ قبول نہوگا چنانچہ اُن دونون نے وہ کیا جو تواریخ مین مذکور ہے ہمنے اسکو بسط کے ساتھ تاریخ کامل مین لکھا ہی۔ حضرت ابو موسی کی وفات کوفہ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین مکہ مین سنہ ۴۲ھ مین اور بعض کا قول ہی سنہ ۴۴ھ مین اسوقت عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۴۹ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض کا بیان ہی کہ سنہ ۵۰ھ مین بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۵۲ھ مین بعض کہتے ہین سنہ ۵۳ھ مین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری خزرجی سلمی۔ بدر مین یہ اور انکے بھائی معبد دونون شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن عقبہ نے بھی کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اسکو ابو نعیم نے ابن عقبہ سے روایت کیا ہی اور ابو عمر نے موسی بن عقبہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے اہل بدر مین انکا ذکر نہین کیا مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صرمہ بن ابی انس۔ بیر معونہ مین شہید ہوے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عتقی صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن یونس کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ

سلہ مختصر واقعہ یہ ہی کہ عمرو بن عاص اور ابو موسی اشعری دونون پہلے ایک جگہ جمع ہوے عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول کردونگا تم علی کو معزول کر دینا بعد اسکے مہاجرین و انصار کو اختیار رہے بطیب خاطر جسکو چاہین خلیفہ بنائین ابو موسی نے بھی اس راے کو پسند کیا چنانچہ دوسرے دن مجمع عام مین دونون گئے پہلے ابو موسی کھڑے ہوے اور انھون نے کہا مین علی کو معزول کرتا ہون اسکے بعد عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول نہین کرتا پس یہ معاملہ یون ہی رہگیا اور اسلام مین دو خلافتین قائم ہوگئین ۱۲

اور ابونعیم نے لکھا ہو وفات انکی ۹۶ سنہ ہجری میں ہوئی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدس نابغہ جعدی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی ردیف نون میں آئیگا کیونکہ یہ نابغہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عکرمہ بن مطلب۔ انکی حدیث ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے ابتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز شب کی کیفیت کچھ کچھ یاد ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر انکے صحابی ہونے میں کلام ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ ابن شاہین کا قول ہو۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور ابواحمد عسکری نے انکا ذکر انکے والد قیس کے تذکرہ کے ضمن میں لکھدیا ہو اور کہا ہو کہ قیس کے دونوں بیٹوں محمد او رعبداللہ نے بھی حضرت کو دیکھا تھا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ بنی وہب بن رباب کے بھائی ہیں۔ انکو لوگ ابن العورا بھی کہتے تھے۔ یہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی تھی کہ یا اللہ بنی رباب کی مصیبت دفع کردے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا جب قبیلۂ بنی نصر کے لوگوں نے قبیلۂ بنی رباب کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا تو لوگ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن قیس نے جنکو ابن العورا بھی کہتے ہیں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ انکی مصیبت کو دفع کر۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبیدہ کے دن یہ اور انکے دونوں بھائی عقبہ اور عباد شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کرب بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین۔ کندی۔ کنیت انکی ابولیتہ ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد کے ساتھ گئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہو یہ عیاض بن ابی لینہ کے والد ہین۔ حضرت علی کی طرف سے کئی مرتبہ انکو بڑے بڑے عہدے ملے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کرز لیثی۔ انکا ذکر حضرت عائشہ کی حدیث مین ہو۔ ابن شہاب نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ ایک روز بیٹھے ہوے تھے اور آپکے گرد مہاجرین وانصار تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے ہر شخص کی مثال اور اُسکے مال و اولاد و اعمال کی مثال مثل اس شخص کے ہو جسکے تین بھائی ہون پس اُسنے مرتے وقت اپنے ایک بھائی سے جو مال ہو کہا کہ اب تو میرا کیا کام کرسکتا ہو دیکھتا ہو کہ اب جو حالت مجھپر طاری ہو تو مال نے جواب دیا کہ اب مین تیرے کچھ کام نہین آسکتا نہ کچھ نفع پہونچا سکتا ہون ہان جب تک تو زندہ ہے مجھسے جسقدر چاہے لے مگر جب مین تجھسے جدا ہو جاؤنگا تو پھر جہان تو مجھے نہ لیجانا چاہتا تھا جاؤنگا اور مجھے دوسرے دوسرے لوگ لینگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وہ بھائی ہو جسکا نام مال ہو پس تم لوگ اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو ان سب لوگون نے کہا کہ ہم اسکو اچھا بھائی نہین سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے دوسرے بھائی سے جسکا نام اولاد ہو کہا کہ دیکھو موت مجھپر طاری ہو جو حالت میری ہو تم دیکھتے ہو اب تم مجھے کیا فائدہ پہونچا سکتے ہو اس بھائی نے یہ جواب دیا کہ ہم تو صرف اتنا کام کرسکتے ہین کہ تمھاری تیمارداری کرین اور تمھاری خدمت کرین اور جب تم مرجاؤ تو تمھین غسل دین کفن پہنائین خوشبو لگائین اور سب لوگون کے ساتھ ملکر تمھارا جنازہ اُٹھائین اور (قبر تک) تمھارے ساتھ جائین پھر لوٹ آئین اور جو شخص تمھارا حال ہمسے پوچھے اس سے تمھاری تعریف کردین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اس بھائی کو تم لوگ کیا سمجھتے ہو ان لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکو بھی اچھا بھائی نہین سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے تیسرے بھائی سے جسکا نام اعمال ہو کہا کہ تم مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو اُسنے کہا مین تمھارے ساتھ قبر مین جاؤنگا اور وہان تمھارا انیس ہونگا تمھاری وحشت دفع کردونگا تمھارا غم غلط کردونگا تمھاری طرف سے جھگڑونگا تمھارے کفن مین بیٹھونگا اور تمھارے گناہون کو دور کرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اسکو تم لوگ کیسا بھائی سمجھتے ہو اُن لوگون نے کہا یہ بہت اچھا بھائی ہو حضرت نے فرمایا تو یہی کیفیت پیش آنے والی ہو حضرت عائشہ کہتی تھین (یہ سنکر) عبد اللہ بن کرز لیثی کھڑے ہو گئے اور انھون نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین اسکے متعلق ایک شعر کہون آپنے فرمایا ہان تو انھون نے چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریز۔ انکا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد مین لکھا ہو۔ عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے عبد اللہ بن کریز سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت مین قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب حمیری۔ ازدی۔ اہل شام سے ہین۔ سنہ ۵۸ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن زید بن عاصم۔ کنیت انکی ابو الحارث ہو۔ بنی مازن بن نجار سے ہین۔ انصاری ہین خزرجی ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ بدر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ بن کعب بن عاصم کہتے ہین۔ ابن مندہ نے لکھا ہو کہ انکی وفات سنہ ۳۲ھ ہجری مین ہوئی حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو عبد اللہ بن کعب بن عاصم بن مازن بن نجار غرضکہ کئی نام انھون نے درمیان سے حذف کر دیے ہین جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد والے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ثم المازنی۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مامور تھے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ اور بدر کے علاوہ دوسرے غزوات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خمس پر متعین رہے۔ کنیت انکی ابو الحارث تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو یحیی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابو نعیم اور ابو موسی نے کہا ہو کہ بدر مین شریک تھے یہ نہین بیان کیا کہ خمس پر متعین تھے کیونکہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ خمس پر وہ عبد اللہ بن کعب متعین تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی وفات سنہ ۳۰ھ ہجری مین مدینہ مین ہوئی اور حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے ان عبد اللہ کو ان عبد اللہ کے علاوہ دوسرا شخص قرار دیا ہو جنکا ذکر اوپر ہو چکا پہلے کی نسبت لکھا ہو کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور دوسرے کی نسبت صرف یہ لکھا ہو کہ وہ بدر مین شریک تھے مگر کسی کی وفات کو

نہین بیان کیا اور ابن مندہ نے دوسرے کو ذکر ہی نہین کیا بلکہ پہلے ہی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور انکی وفات کا حال بھی بیان کیا ہو اور ابوعمر نے پہلے کو ذکر نہین کیا صرف دوسرے ہی کو ذکر کیا ہو اور انھین کی نسبت لکھا ہو کہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور ۳۰ھ مین انکی وفات ہوئی ابونعیم اور ابن مندہ نے پہلے کی نسبت ابوالحارث بیان کی ہو اور ابوعمر نے یہ کنیت دوسرے کی بیان کی ہو اور ابن کلبی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہو عبداللہ بن کعب بن عمرو ابن عوف بن مبذول بدر مین شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر مین مال غنیمت کی حفاظت پر مقرر کیا تھا ابن کلبی نے بھی ابوعمر ہی کی موافقت کی ہو اور پہلے کو ذکر نہین کیا ہان حبیب بن کعب بن زید بن عاصم بن عمرو کا ذکر کیا ہو جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر صحیح یہ ہو کہ ابوالحارث عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف کی کنیت ہو اور انھین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس پر متعین کیا تھا اور انھین کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی تھی۔ علاوہ اسکے ابو احمد عسکری نے عبداللہ بن کعب بن عاصم کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو ذکر کیا ہو کنیت انکی ابوالحارث ہو غزوۂ بدر مین خمس پر متعین تھے ۳۰ھ مین وفات پائی اور حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی۔ اسمین شک نہین ہے کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی جو کچھ لکھا ہو ابن ابن ابی خیثمہ سے نقل کیا ہو مگر ابونعیم سے تعجب ہو کہ انھون نے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کے ذکر مین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن مندہ کے کلام کو نقل کیا ہو اور ابن مندہ کی غلطی بیان کی ہو اور لکھا ہو کہ جو شخص مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہین اور یہان انھون نے مال غنیمت کا محافظ عبداللہ بن کعب بن زید بن عاصم کو بیان کیا ہو خود ہی اپنے قول کی مخالفت کر گئے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن ابی بن کعب انصاری سلمی۔ ابواحمد عسکری نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب مرادی۔ صفین مین شہید ہوے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب مین تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ۔ زیاد بن لبید بیاضی کے بھائی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی کے نام مین گذر چکا۔ غزوۂ احد اور

اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوئے - اسکو ابو علی غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لُتبیہ ازدی - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی زکوۃ کی تحصیل کرنے پر مقرر کیا تھا - انکا ذکر ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہو - ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین اُن لوگون مین ہوگا جو ابن کے ساتھ مشہور ہین اور نام انکا محقق نہین ہوا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لیلی - انصاری - انسے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے مین انصار کے چند لڑکون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت ملا جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اسوقت میری عمر پانچ سال کی تھی اب بھی وہ کیفیت میری آنکھون کے سامنے ہو جب آپ اونچے ٹیلہ پر چڑھکر اونٹ پر سوار ہوئے تھے اور لوگ آپ کے گرداگرد تھے جب حضرت کی وفات ہوئی تو مین سمجھدار ہو چلا تھا لوگون کو دیکھا کہ وہ اپنے سرون پر اور کپڑون پر مٹی ڈالے ہوئے تھے انکے رونے کو دیکھکر مین بھی رو رہا تھا - ان عبد اللہ کی کوئی حدیث سوا اسکے مروی نہین ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز تمیمی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو - انکی حدیث حمید بن عبد الرحمن سے مروی ہو - ہنید بن قاسم نے حمید بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد اللہ بن ماعز سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپ سے بیعت کی اور کہا کہ ماعز سب لوگون کے بعد اسلام لائے ہین پس انکو کوئی شخص حضرت تک نہ پہونچائے حضرت نے انسے اسی شرط پر بیعت لے لی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن اقصی اسلمی - یہ عبد اللہ بن ابی اوفی بن حارث بن اسید اسلمی کے چچا ہین - انسے عقبہ بن عامر نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے ہم ایک عمرہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے جب مقام رابغ مین پہونچے اسوقت مین حضرت کے پہلو مین تھا تو آپ نے سورۂ قل ہو اللہ احد اور معوذتین کی فضیلت بیان کی - اسکو ابو علی غسانی نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو اور ابو احمد عسکری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن بحینہ - بحینہ انکی والدہ کا نام ہو اور مالک انکے والد ہین - مالک بیٹے ہین قشب ازدی کے - قبیلۂ ازد شنوءہ

بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے - مقام بطن ریم میں جو مدینہ کے اطراف میں ہو رہتے تھے - کنیت انکی ابو محمد ہو بعض لوگون کا بیان ہو کہ بحینہ انکی دادی کا نام ہے مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ پہلا ہی قول صحیح ہو - انسے انکے بیٹے علی نے اور عطاء بن یسار نے اور اعرج نے اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان وغیرہم نے روایت کی ہو - ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھون نے عبد الرحمن اعرج سے انھون نے عبد اللہ بن بحینہ ازدی سے جو بنی مطلب کے حلیف تھے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر کی نماز مین قعدہ کو بھولکر اُٹھ کھڑے ہوے پھر جب آپنے نماز پوری کر لی تو قبل سلام کے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے اور ہر سجدہ مین تکبیر کہی تمام لوگون نے آپ کے ساتھ سجدہ کیے یہ سجدے بعوض اس قعدہ کے تھے - انسے بہت احادیث مروی ہین - حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری زمانے مین وفات پائی - انکا تذکرہ عبد اللہ بن بحینہ کے نام مین ہو چکا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حجازی اوسی - انصار کے قبیلہ اوس سے ہین حجاز مین رہتے تھے - صحابی ہین - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے اور زیادہ زہری نے اپنے چچا سے انھون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے شبل بن خلید مزنی نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی اگر زنا کرے تو اسکو درہ مارو اسکے بعد پھر زنا کرے تو اسکو بیچ ڈالو چاہے وہ ایک رسّی کے عوض ہین بکے - اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے زہری سے انھون نے عبد اللہ سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک غافقی - کنیت انکی ابو موسی ہو - بعض لوگ انکو مالک بن عبد اللہ کہتے ہین - مصری ہین - ابن وہب نے ابن ربیعہ سے انھون نے عبد اللہ بن سلیمان سے انھون نے ثعلبہ بن ابی کنود سے انھون نے عبد اللہ بن مالک غافقی سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت عمر سے فرماتے تھے کہ جب مجھے نہانے کی ضرورت ہوتی ہے تو مین وضو کرکے کھا پی لیتا ہون مگر نماز نہین پڑھتا اور قرآن نہین پڑھتا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی قین۔ خزرجی۔ کعب بن مالک کے بھائی ہیں انسے انکے بھتیجے عبد اللہ نے روایت کی ہو مگر انکی روایت معلوم نہیں۔ انکی اور روایت بھی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کنیت انکی ابو کاہل۔ بجلی احمسی ہیں۔ اسمعیل بن ابی خالد نے اپنے بھائی سے انھون نے عبد اللہ بن مالک سے ایسا ہی نقل کیا ہو مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ ابو کاہل کا نام قیس بن عائذ تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرہ بن مرہ سے انھون نے عبد اللہ بن حارث سے انھون نے عبد اللہ بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم سے بہت سی تاریکیاں پیدا ہونگی اور فحش سے بچو اس لیے کہ اللہ تم فحش کام اور فحش گفتگو کو پسند نہین کرتا اور حرص سے بچو تمسے پہلے جو لوگ تھے انکو حرص ہی نے ہلاک کیا حرص نے انھین ظلم کرنیکی ترغیب دی پس انھون نے ظلم کیا اور حرص نے انھین بدگوئی کی ترغیب دی پس انھون نے بدگوئی کی اور حرص نے انھین قطع قرابت کی ترغیب دی پس انھون نے قطع قرابت کی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن معتمر۔ قبیلۂ بنی قطیعہ بن عبس سے ہین۔ صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اسمین انکو ایک سفید جھنڈا عنایت کیا تھا۔ فتح قادسیہ مین شریک تھے اور اسدن لشکر کے ایک جانب کے افسر یہی تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خثعمی۔ انکا تذکرہ محمد بن مسلمہ کی حدیث مین ہو۔ ابو یحیی نے عمرو بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچون کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائین الخ پوری[1] حدیث ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

[1] پوری حدیث یہ ہو کہ اگر وہ دس برس کے ہو جائین تو نماز نہ پڑھنے پر انکو مارو ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر جسوقت ہوازن کے لوگون نے زمانہ ردت مین اسلام سے پھر جانیکا قصد کیا یہ وہان سے علیحدہ ہوگئے تھے اسکو غسانی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ بن سلمہ۔ انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے شرفیاب ہوے اور فتح مکہ مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک رہے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہے کہ مینے عبد اللہ بن سلیمان کو بیان کرتے ہوے سنا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخارق۔ اہل یمن سے ہین۔ عبد اللہ بن قرط نے روایت کی ہے کہ انھون نے عبد اللہ بن محمد یمنی سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکے ہو۔ اُنسے عبد اللہ بن قرط نے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن قرط کا شمار بھی صحابہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہو ابو عمر نے انکے والد کا نام محمد بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے مخمر کہا ہو۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہو۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مدشر اسیا کے بارے مین ایک روایت کی ہو۔ انکی حدیث سہیل بن ابی صالح نے محمد بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ سہیل نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محیریز۔ عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مجھسے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فہر بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذا سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابن محیریز صحابی سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی دونون ہتیلیان پھیلا دو اور ہتیلیون کی پشت اپنی طرف نکرو۔ عقیلی نے اسی حدیث کے سبب سے انکو صحابہ مین شمار کیا ہو حالانکہ اس حدیث کو اسمعیل ابن عُلیہ اور عبد الوہاب ثقفی نے ابو ہاشم سے انھون نے ابو قلابہ سے اس طرح روایت کیا ہو کہ عبد الرحمن بن محیریز نے کہا جب تم اللہ سے دعا مانگو الخ ان دونون نے عبد الرحمن کہا ہو نہ عبد اللہ اور خالد حذا سے بھی اس حدیث مین عبد الرحمن

منقول ہو۔ اور عبداللہ بن محیریز اہل شام میں سے ایک مشہور شخص ہیں قریش کے خاندان بنی جمح کے اشراف سے تھے علم اور دین میں انکا بڑا پایہ تھا خود صحابی نہیں ہیں مگر عبادہ بن صامت اور ابوسعید وغیرہما سے روایت کرتے ہیں یہ بات علما سے مخفی نہیں ہو۔ ابو نصر کلابازی نے ان دونوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن محیریز قریشی شامی عبدالرحمن کے بھائی تھے انھوں نے ابوسعید خدری سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے زہری اور محمد بن یحیی بن حبان نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی اور ہیثم نے کہا ہو کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ یہ عبداللہ اکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔ انکی والدہ بہنانہ بنت صفوان بن امیہ بن محرث تھیں جو خاندان بنی کنانہ کی ایک خاتون تھیں کنیت انکی ابو محمد ہے۔ سابق الاسلام ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مخرمہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور فروہ بن عمرو بن ودقہ انصاری بیاضی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے ابو عمر نے لکھا ہو کہ واقدی کا بیان ہو کہ انھوں نے دونوں ہجرتیں کی تھیں مگر ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگوں میں نہیں کیا جنھوں نے پہلی ہجرت کی تھی بلکہ کہا ہو کہ انھوں نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی تھی اسوقت انکی عمر تیس برس کی تھی۔ جنگ یمامہ واقع ۱۲ھ ہجری میں شہید ہوے اسوقت انکی عمر اکتالیس برس کی تھی۔ اللہ عزوجل سے دعا انکا کرتے تھے کہ انھیں موت نہ دے یہانتک کہ انکے ہر ہر جوڑ میں فی سبیل اللہ کوئی زخم نہ پہونچ جاے چنانچہ جنگ یمامہ میں انکے ہر ہر جوڑ پر زخم تھا اور اسی سے شہید ہوے۔ بڑے بزرگ اور عابد تھے۔ ہمیں ابو القاسم یحیی بن اسعد بن یحیی بن بوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف بن محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عثمان یعنی سعید بن رحمۃ بن نعیم اصبحی نے بیان کیا ہمسے ابن مبارک سے سناوہ ابن لہیعہ سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے بکر بن اشج نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جنگ یمامہ میں ہم اور عبداللہ بن مخرمہ اور سالم غلام ابی حذیفہ ایک ساتھ تھے اور ہم تینوں آدمی باری باری بکریاں چرایا کرتے تھے چنانچہ جس دن لڑائی شروع ہوئی وہ دن میری بکریاں چرانے کا تھا پس میں بکریاں چرا کے لوٹا تو میں نے عبداللہ بن مخرمہ کو گرا ہوا پایا میں انکے پاس جا کے کھڑا ہوا تو انھوں نے کہا اے عبداللہ بن عمر دیکھو تو روزہ کھل گیا

بیٹے کہا ہان تو انھون نے کہا اچھا اس برتن مین کچھ پانی دیدو کہ مین اس سے افطار کرلون مینے ایسا ہی کردیا پھر لوٹ کر جو آیا تو دیکھا کہ وہ عالم جاودانی کی طرف سدہار گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو یہ کہا ہو کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگون مین نہین کیا جنھون نے پہلی ہجرت کی تھی اور کہا ہو انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی مراد ابو عمر کی پہلی ہجرت سے دو ہجرتون سے ایک ہجرت حبش ہے اور ایک ہجرت مدینہ کیونکہ اُنھون نے کہا ہو کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ قول اسکے مخالف ہو جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اُنھون نے یہ نقل کیا ہو کہ انھون نے حبش کی طرف حضرت جعفر کے ساتھ ہجرت کی تھی ابن اسحاق کی مراد حبش کی پہلی ہجرت نہین ہو حبش کی طرف مسلمانون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی دوسری ہجرت مین حضرت جعفر تھے اور یہ بھی اُنکے ساتھ تھے پس ابو عمر کی نقل اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی نقل مین موافقت ممکن تھی اگر ابو عمر یہ نہ کہتے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کی طرف ہجرت کی ہی نہین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت جو ابو عمر نے بیان کی ہو غلط ہو پس اس صورت مین انکا قول بھی صحیح ہو جائیگا اور کچھ اختلاف نہ رہیگا۔ صحیح یہ ہو کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہو جنھون نے حضرت جعفر کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کرکے خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جنھون نے حبش کیطرف دوسری بار ہجرت کی تھی روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی عامر بن لوی سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی بن ابی قیس ابن عبدود بھی تھے اور ایسا ہی سلمہ اور بکائی نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہو پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نخمر۔ اہل یمن سے ہین۔ شمار انکا اہل شام مین ہے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے یحیی بن ایوب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا اُنھون نے عبد اللہ ابن قرط یمنی کو یہ روایت کرتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکر ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح خاے معجمہ کے ساتھ کیا ہے۔ مگر ابو عمر نے حاے مہملہ اور اُسکے بعد دال روایت کیا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول غلط ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع انصاری- انسے یزید بن شیبان نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کے پاس بھیجا ہو حضرت نے فرمایا ہو کہ تم اپنے مراسم حج پر قائم رہو کیونکہ انکو تمنے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے میراث مین پایا ہو- بعض لوگ انکو یزید بن مربع کہتے ہین اور بعض زید بن مربع- انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو اور یہی حدیث انسے روایت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اسکے بعد والے تذکرہ مین لکھا ہو اسکی بحث انشاء اللہ تعالی وہین ہو گی-

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث- انصاری حارثی- احد اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے- اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی- یہ اور انکے بھائی عبد الرحمن جسر ابی عبید مین شہید ہوے- انکے دو حقیقی بھائی اور تھے ایک زید دوسرے مرارہ یہ دونون بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین مگر احد مین شریک نہین ہوے انکا باپ مربع بن قیظی منافق تھا اور اندھا تھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا باغ بند کر دیا تھا جب آپ احد جانے لگے تو مسلمانون کے منھ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اگر آپ نبی ہین تو میرے باغ مین نہ جائیے- یہ ابو عمر کا کلام تھا- ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اُن دونون نے عبد اللہ بن صفوان جمحی سے روایت کی ہو کہ انھون نے اپنے ایک ماموں کو جنکا نام یزید بن شیبان تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہو الخ اور نیز انھون نے واقدی سے انھون نے عبد اللہ بن یزید ہزلی سے انھون نے عبد الرحمن بن محمد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ بن مربع بن قیظی حارثی سے سنا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ چشمہ زمزم کے پاس تشریف لے گئے اور اُسکا پانی پیا- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ دونون حدیثین اسی تذکرہ مین لکھی ہین مگر ابو عمر نے پہلی حدیث پہلے تذکرہ مین لکھی ہو انھون نے انکو دو شخص قرار دیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونون کو ایک کر دیا پہلے عبد اللہ کا نسب اگر پورا بیان کیا گیا ہوتا تو ہمکو معلوم ہوتا کہ دونون ایک ہین یا دو واللہ اعلم-

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع اور بعض لوگ انکو عبد الرحمن کہتے ہین- انسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو جب فتح کیا اسوقت آپ کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے پس آپنے مال غنیمت کے ایک ہزار آٹھ سو حصہ کر دیے پس سب لوگون نے میوون کو کھایا تو بخار مین مبتلا ہو گئے لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حکم دیا کہ مغرب اور عشا کے درمیان مین اپنے اوپر پانی ڈالین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

مزنی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام مغفل تھا - انکی حدیث ابو معمر نے عبد الوارث سے انھون نے حسین معلم سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے عبد اللہ مزنی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہین ایسا نہو کہ بدوی لوگ تمھاری نماز کے نام غلط کر دین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - یہ عبد اللہ مغفل کے بیٹے ہین اسمین کچھ شبہہ نہین اور یہ حدیث بھی انھین کی ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مزین - زید بن مزین کے بھائی ہین - ابن عقبہ نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہے جو خاندان بنی حارث بن خزرج سے بدر مین شریک تھے اور ابن اسحاق نے زید کو اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے عبد اللہ کو انکے بھائی زید کے تذکرہ مین ضمناً بیان کر دیا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مسیقہ - باہلی - انکی حدیث شبل بن نعیم باہلی نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مینے آپ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہین آپ کی پنڈلیان رکاب مین ایسی معلوم ہوتی تھین کہ گویا چھوہارے کے درخت کا گابھا ہین آپکے پیرون سے لپٹ گیا (اتفاقاً) آپکے ہاتھ سے میرے کوڑا لگ گیا مینے کہا یارسول اللہ قصاص ملنا چاہیے پس آپ نے اپنا کوڑا مجھے دیدیا کہ تو تم بھی مجھے مار لو) پس مینے آپکی پنڈلی اور آپکے پیرون کو چوم لیا بعض لوگ انکو عبد اللہ بن ابی سقیہ کہتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعدہ - بعض لوگ انکو ابن مسعود کہتے ہین فزاری ہین - انکا لقب صاحب الجیوش ہے کیونکہ یہ غزوۂ روم مین لشکرون کے سردار تھے - طبرانی نے معجم اوسط مین انکا نام لکھا ہے اور بعض لوگون نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین کیا ہے جنکا نام محقق نہین ہے ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے

عثمان بن ابی سلیمان سے انھون نے ابن مسعدہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی یا عصر کی دو رکعتین پڑھین اور سلام پھیر دیا تو آپ سے ذوالیدین نے کہا کہ نماز مین قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ سچ کہتے ہین پس آپ نے دو رکعتین اور پڑھین بعد اسکے سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے دو سجدہ سہو کئے سلیمان (راوی حدیث) نے بیان کیا ہی کہ ابن مسعدہ کا نام عبداللہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اس حدیث کو ابن جریج سے سوا عبدالرزاق کے اور کسی نے روایت نہین کیا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا اور حافظ ابوالقاسم ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن مسعدہ جنکو بعض لوگ ابن مسعود بن حکمہ بن مالک بن بدر فزاری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ عبداللہ بھی فزارہ کی قیدیون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ نے انکو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے حوالہ کر دیا تھا انھون نے انکو آزاد کر دیا تھا اور یہ دمشق مین رہتے تھے صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید بن معاویہ نے واقعہ حرہ مین دمشق کے لشکر کا سردار بنا کے بھیجا تھا۔ یہ مروان کی خلیفہ ہونے تک مقام جابیہ مین رہے یحیی بن عباد بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ ابن مسعدہ نے حضرت ابن زبیر کی لڑائی مین بہت سختی کی تھی مصعب بن عبدالرحمن بن عوف نے انکی ران پر ایک وار کیا اور انکو زخمی کیا اور ابن ابی درع نے انکے دوسرے جانب سے انکو زخمی کیا پھر اسکے بعد یہ لڑائی کیلئے نہین نکلے یہانتک جنگ ختم ہو گئی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہی۔ ہذلی ہین۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے انکے والد مسعود نے زمانہ جاہلیت مین عبد بن حارث بن زہرہ سے حلف کی دوستی کی تھی حضرت ابن مسعود کی والدہ ام عبد تھین بیٹی عبدود بن سوا کی وہ بھی قبیلہ ہذیل کی تھین۔

حضرت ابن مسعود بہت قدیم الاسلام تھے جب سعید بن زید اور انکی بی بی فاطمہ بنت خطاب نے اسلام قبول کیا اسیوقت یہ بھی مسلمان ہوئے تھے یعنی حضرت عمر کے اسلام سے بہت پہلے اعمش نے قاسم بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے تھے مین اسلام مین چھٹا شخص تھا اسوقت روی زمین پر ہم چھ آدمیون کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا [illegible] اسلام کا۔ یہ ہی جو ہم سے فقیہ ابوالفضل طبرتی نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے عاصم بن بہدلہ سے انھون نے زر سے انھون نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نوجوان [illegible] تھا عقبہ بن ابی معیط کی بکریان چرا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ابوبکر بھی آپکے ہمراہ تھے حضرت نے (مجھسے) فرمایا اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہی مین نے عرض کیا ہان مگر مین امین ہون [illegible] نہین [illegible] حضرت نے فرمایا اچھا (دودھ نہ دینے والی) کوئی بکری لے آ جو گابھن نہ ہو چنانچہ مین ایک جوان بکری آپکے پاس لے گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پیر باندھ دیئے اور اس کے تھنون پر ہاتھ

پھیرنا شروع کیا اور دعا فرمائی یہانتک کہ اسکے دودھ اتر آیا پس ابو بکر ایک برتن لے آئے حضرت نے اس برتن میں اسکا دودھ دوہا اور ابو بکر سے فرمایا کہ پیو چنانچہ ابو بکر نے پیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر آپ نے (مجھسے) فرمایا کہ اسکے تھن کو چھوڑ دیجئے چھوڑا تو پھر ویسا ہی ہوگیا پس مینے کہا کہ یا رسول مجھے بھی یہ کلام سکھا دیجئے آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے ہو پس مینے آپ سے بلا واسطہ ستر سورتیں قرآن کی یاد کیں اس فضیلت میں میرا کوئی شریک نہیں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکہ میں بالاعلان قرآن پڑھا ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن عروہ بن زبیر نے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے سب سے پہلے مکہ میں قرآن کو بالاعلان پڑھا وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود تھے (اسکی کیفیت یوں ہے کہ) ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ قریش نے قرآن کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہیں سنا کیا کوئی شخص انکو سنا سکتا ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں سنا سکتا ہوں لوگوں نے کہا ہمیں تمھارے حق میں اندیشہ ہے ہم چاہتے ہیں کوئی ایسا شخص ہو جسکا کنبہ قبیلہ ایسا ہو کہ اگر اسکو مارنا چاہیں تو قبیلہ کے لوگ اسکو بچا لیں حضرت ابن مسعود نے کہا اسکی فکر نہ کرو اللہ مجھے بچالے گا چنانچہ وہ دوسرے دن چاشت کے وقت حضرت عبد اللہ بن مسعود مقام ابراہیم میں پہونچے قریش اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود جاکر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن علم القرآن اسی طرح برابر پڑھتے چلے گئے کافروں نے جو اسکو سنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ابن ام عبد کیا کہہ رہے ہیں پھر بعض لوگوں نے کہا یہ انھیں عبارتوں کو پڑھ رہے ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں پس یہ سنتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت ابن مسعود کے منہ پر طمانچہ مارنے لگے مگر حضرت ابن مسعود برابر پڑھتے ہی چلے گئے یہانتک کہ جسقدر انھوں نے پڑھنے کا ارادہ کیا جب اسقدر پڑھ چکے تو اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر آئے انکے منہ پر طمانچہ کے نشان نمایاں تھے صحابہ نے کہا دیکھو اسی کا ہمیں اندیشہ تھا حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا خدا کی قسم یہ خدا کے دشمن میری نظر میں ایسے بے حقیقت کبھی نہ تھے جیسے اسوقت تھے اور اگر تم چاہو تو میں پھر کل ایسا ہی کروں صحابہ نے کہا نہیں بس اسیقدر کافی ہو تمنے انھیں وہ چیز سنا دی جس کا سننا وہ نہ چاہتے تھے۔

جب حضرت عبد اللہ بن مسعود اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے یہاں رکھ لیا یہ حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے حضرت نے انسے کہہ دیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو تمکو اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ برابر بغیر اجازت اندر جاتے تھے اور آپکا ہر کام کرتے تھے، آپ کو جوتی پہناتے تھے اور آپکے ساتھ (کہیں جانیکی ضرورت ہوتی تو) جاتے تھے کبھی آپ کے آگے آگے بھی چلتے تھے اور جب حضرت غسل کرتے تو یہ پردہ لئے کھڑے ہوتے تھے اور آپ کو خواب سے بھی بیدار کرتے تھے صحابہ میں یہ صاحب السواد والسواک کے لقب سے مشہور تھے[1] ہمیں ابو الفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

[1] لقب اسوجہ سے تھا کہ انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مستعمل تکیہ اور ایک مستعمل مسواک تھی ۱۲

ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابن ادریس اور حفص نے حسن بن عبید اللہ سے انھوں نے ابراہیم بن سوید سے انھوں نے عبد الرحمن ابن یزید سے انھوں نے عبداللہ سے
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب پردہ نہ پڑا ہوا ور تم میری آواز سنو تو بس یہی تمھارے لیے
اجازت ہے جبتک میں تمکو منع نہ کر دوں (یعنی تم برابر بے اجازت آیا جایا کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود نے دونوں ہجرتیں کی تھیں حبش کی طرف بھی
اور مدینہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ بدر اور احد اور خندق اور بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ یرموک میں شریک ہوئے انھیں نے ابوجہل پر وار کیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو جنت کی بشارت دی تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور انسے بہت صحابہ نے حضرت
ابن عباس اور ابن عمر اور ابو موسیٰ اور عمران بن حصین اور ابن زبیر اور جابر اور انس اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور ابو رافع وغیرہم نے روایت کی ہے
اور منجملہ تابعین کے علقمہ اور ابو وائل اور اسود اور مسروق اور عبیدہ اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن
علی بن محمد موصلی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر احمد بن عبد الباقی بن طوق
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انھوں نے ابو رزین سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود بیان کرتے
تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار مجھسے فرمایا کہ سورۂ نساء مجھے پڑھکر سناؤ میں نے عرض کیا کہ میں (بھلا) کیا آپ کو پڑھکر سناؤں
آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ کوئی دوسرا شخص پڑھے اور میں سنوں چنانچہ میں نے پڑھنا شروع
کیا یہانتک کہ اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا[1] تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو
بہنے لگے ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابن قاسم بن ابی نصر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ یعنی سری بن یحییٰ نے کوفہ میں
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے عبد الملک ابن عمیر سے انھوں نے ربعی کے ایک غلام سے
انھوں نے ربعی سے انھوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابن ام عبد
(یعنی عبداللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل نے ابو الزعراء سے انھوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے ہمیں
اسمعیل ابن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ (یعنی امام ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا

[1] ترجمہ اسوقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ نکالینگے اور ان کے گواہ تمکو ان لوگوں پر گواہ بنائینگے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن یوسف ابن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو الاسود بن یزید سے روایت کرکے
بیان کیا کہ انھون نے حضرت ابو موسی سے سنا وہ کہتے تھے ہم اور ہمارے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود بھی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین ہین کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ انکی اور انکی والدہ کی آمدورفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان بہت ہوتی تھی
اسمعیل وغیرہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے عبدالرحمن ابن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حضرت
حذیفہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ ہمین ایسے شخص کا پتہ دیجیے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے
(علم حاصل کرین اور حدیثین) ہمین انھون نے کہا کہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے قریب ابن مسعود ہین اور اسرار دار
صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتے ہین کہ ابن مسعود سب سے زیادہ اللہ کے یہان مقرب ہین نیز اسمعیل وغیرہ کہتے تھے کہ ہمین محمد بن عیسی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صاعد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے منصور سے
انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے حارث سے انھون نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے اگر مین بغیر مشورہ کے کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا حضرت ابن مسعود کے فضائل مین سے یہ بھی ہے کہ وہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے بڑے بڑے معرکون مین شریک ہوئے منجملہ انکے ملک شام مین غزوہ یرموک مین شریک ہوئے اور اسدن مال غنیمت انکے سپرد تھا (یہ بھی
ایک بہت بڑی فضیلت ہے) انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ مین عمار بن یاسر کو حاکم بنا کے اور عبداللہ
بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کے بھیجتا ہون یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین منتخب ہین اہل بدر سے ہین تم لوگ انکی پیروی
کرو اور انکے احکام کی اطاعت کرو انکی باتین سنو تمہارے لئے مینے عبداللہ بن مسعود کو اپنے سے زیادہ بہتر سمجھا ہے ہمین ابن ابی حبہ نے اپنی
سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے
مغیرہ نے موسی کی والدہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین مینے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ
کسی کام کیلئے ابن مسعود کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا آپکے اصحاب نے عبداللہ کی پنڈلیون کو کمزور اور پتلا دیکھکر تبسم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
نے فرمایا کیون ہنستے ہو عبداللہ کا پیر ترازوی اعمال مین قیامت کے دن کوہ احد سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر اور ابو الفضل باقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی صواف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد اعمش سے انھون نے جعفر بن عمرو سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ایک دن حضرت علی کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے کہا کہ ہم نے ابن مسعود سے زیادہ کسی کو خلیق اور تعلیم مین نرمی کرنے والا اور علم مجلس کا ماہر اور متقی نہین دیکھا

حضرت علی نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کیا تم صدق دل سے ایسا کہہ رہے ہو لوگوں نے کہا کہ ہاں حضرت علی نے فرمایا کہ اے
اللہ گواہ رہ میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں بلکہ اس سے زیادہ۔ ابو وائل کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے (جمع قرآن کے وقت مشتبہ) مصاحف کو چاک
کرادیا اور یہ خبر حضرت عبد اللہ بن مسعود کو پہونچی تو انہوں نے کہا کہ تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ میں کتاب اللہ کا سب سے زیادہ
عالم ہوں حالانکہ میں سب سے بہتر نہیں ہوں اور باوجود اسکے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم موجود ہے اور وہاں تک
میں پہونچ سکتا ہوں تو بیشک میں اسکے پاس جاؤں۔ ابو وائل کہتے تھے کہ میں کھڑا ہو کر لوگوں کو دیکھنے لگا کہ وہ کیا کہتے ہیں مگر میں نے اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کو اسکا انکار کرتے ہوئے نہیں سنا۔ زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں
عبد اللہ بن مسعود آئے چونکہ وہ پستہ قامت تھے اس سبب سے اور لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے انہیں چھپانے کے قریب ہو گئے حضرت عمر نے جو انکو دیکھا تو
مسکرائے پھر حضرت عمر ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے اور وہ کھڑے رہے بعد اسکے جب وہ چلے گئے تو حضرت عمر نے کہا کہ یہ شخص علم سے بھرا
ہوا ایک ظرف ہے۔ حضرت ابن مسعود کے بیٹے عبید اللہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود کی عادت تھی کہ جب (رات کو) لوگ سو جاتے تو وہ (تہجد کیلئے)
اٹھتے (ایک شب میں بھی جاگ پڑا) صبح تک میں نے انکو گنگناتے ہوئے سنا جس طرح شہد کی مکھی گنگناتی ہے۔ مسلمہ بن تمام کہتے تھے کہ ایک شخص نے حضرت
ابن مسعود سے ملاقات کی کہ ایک خواب میں نے پچھلی شب کو آپ کو خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچے منبر پر بیٹھے ہیں
اور آپ اُس منبر کے نیچے ہیں حضرت یہ فرما رہے ہیں کہ اے ابن مسعود میرے پاس آجاؤ تم نے میرے بعد بڑی بیدردی اختیار کی حضرت ابن مسعود
نے فرمایا کہ اے شخص خدا کی قسم کیا تو نے یہ خواب دیکھا ہے اُس شخص نے کہا ہاں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تو کیا تو مدینہ سے میرے جنازے کی نماز
پڑھنے آیا ہے الغرض چند ہی روز کے بعد حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی۔ ابو طیبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی عیادت کیلئے حضرت
عثمان بن عفان تشریف لے گئے حضرت عثمان نے پوچھا کہ تم کو کیا شکایت ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے گناہوں کی حضرت عثمان نے پوچھا کہ
تمہارا جی کسی چیز کو چاہتا ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت کو چاہتا ہے حضرت عثمان نے کہا کیا میں کوئی طبیب تمہارے
لئے تجویز کردوں حضرت ابن مسعود نے کہا طبیب ہی نے تو مجھے بیمار بنایا ہے حضرت عثمان نے کہا میں تمہارا وظیفہ دلا دوں حضرت ابن مسعود نے
کہا مجھے اسکی کچھ ضرورت نہیں ہے حضرت عثمان نے کہا تمہاری لڑکیوں کے کام آئے گا حضرت ابن مسعود نے کہا کیا آپ میری لڑکیوں کے
محتاج ہو جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں حالانکہ میں نے انہیں حکم دیدیا ہے کہ وہ ہر شب سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہر شب کو سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے کبھی اسکو فاقہ کی مصیبت نہ ہوگی حضرت عثمان نے انکو وظیفہ دینے
کیلئے اس سبب سے کہا کہ دو برس سے انکا وظیفہ حضرت عثمان نے بند کر دیا تھا جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی تو حضرت عثمان انکا وظیفہ حضرت
زبیر کے پاس بھیج دیا انہوں نے حضرت ابن مسعود کے وارثوں کے حوالہ کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے خود ہی وظیفہ لینا
چھوڑ دیا تھا بوجہ اسکے کہ انکو ضرورت نہیں تھی ایسا اور صحابہ نے بھی کیا تھا۔ اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے

کہ جب حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ مین اپنے پاس بلایا وہ کوفہ مین تھے تو لوگ انکے پاس جمع ہوے اور کہا کہ آپ یہین
رہیئے ہم آپ کی حفاظت کرینگے کوئی شخص آپ کو ایذا نہ پہونچا سکیگا (آپ خلیفہ کا حکم نا منظور کر دیجئے) حضرت ابن مسعود نے کہا نہین
انکی اطاعت میرے اوپر ضروری ہے دیکھو عنقریب کچھ فتنے فساد ہونگے مین نہین چاہتا کہ ان فتنون کا پیدا کرنے والا سب سے پہلے مین ہون
الغرض انھون نے کسی کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس چلے آئے اور مدینہ ہی مین ۳۲ھ ہجری مین وفات پائی حضرت زبیر رضی اللہ
عنہ کو وصیت کر گئے تھے جنت البقیع مین مدفون ہوے حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت
عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت زبیر نے پڑھائی تھی اور رات ہی کو دفن کر دیا تھا یہی انکی وصیت تھی
یہانتک بیان کیا گیا ہے کہ انھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی انکی اطلاع نہین دی اسپر حضرت عثمان حضرت زبیر پر غصہ بھی ہوئے حضرت
ابن مسعود کی عمر بوقت وفات ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ ۳۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے
جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو الدرداء کو انکے وفات کی خبر ملی تو کہنے لگے افسوس انھون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین
چھوڑا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری انسے ایک طویل حدیث فضائل ماہ رمضان مین مروی ہے بعض لوگون نے روایت مین انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہے
مگر اکثر روایتین جو انسے منقول ہین ان مین انکا نام نہین ہے (صرف ابن مسعود ہے) انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے کنیت کے باب مین انشاءاللہ
تعالے انکا تذکرہ کیا جائے گا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم - ابو القاسم رفاعی نے عبد اللہ والے نامون مین انکا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی انکی روایت سے لکھی ہے جس کو سعید بن سلیمان
نے عباد بن جہیمن سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ بن مسلم سے سنا وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ جو غلام اللہ تعالی کی عبادت بھی کرے اور اپنے مالک کی بھی تابعداری کرے اسکو دوہرا ثواب ملیگا - ان کا تذکرہ
ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیب عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے - ابن جریج نے محمد بن عباد بن جعفر سے انھون نے ابو سلمہ بن سفیان اور عبد اللہ بن مسیب
اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے یہ لوگ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مکہ مین ہمین فجر کی نماز پڑھائی
آپنے نماز مین سورہ مومنون پڑھنا شروع کی یہانتک کہ جب حضرت موسی و ہارون و حضرت عیسی علیہم السلام کا ذکر آیا تو یکایک آپکو کھانسی

آنے لگی پس آپ نے سجدہ کر دیا انھون نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہی یہ سند ان تینون سے ثابت ہی اور یہ تینون اس حدیث کو عبد اللہ بن سائب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطر کنیت ابو ریحانہ بعض لوگ انکا نام شمعون بتاتے ہین یہ قبیلۂ ازد کے ایک شخص تھے۔ مقام ایلیا (بیت المقدس) مین وعظ کہا کرتے تھے صاحب کشف و کرامات تھے انسے کریب بن ابرہہ نے اور ثوبان بن شہر نے اور ہیثم بن شفی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہی یہ ابو نعیم کا قول ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ قبیلۂ بنی حمیر سے ہین جو بنی ثعلبہ بن یربوع کی ایک شاخ ہی۔ شہر بن حوشب نے ابو ریحانہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سانس سے پیدا ہوتا ہی مومن کیلئے آتش دوزخ سے صرف اتنا ہی حصہ مقرر ہی ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عمیر نے ضمرہ سے انھون نے ابن عطا سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایکمرتبہ ابو ریحانہ کو دریا کا سفر پیش آیا دریا کی طغیانی سے انھین سخت تکلیف ہوئی تو انھون نے کہا اے دریا ٹھہر جا تو تو ایک حبشی غلام ہی پس وہ دریا ٹھہر گیا یہانتک کہ مثل روغن زیتون کے ہو گیا۔ ایکمرتبہ انکی سوئی گر پڑی انھون نے کہا اے میرے پروردگار مین تجھسے اصرار کے ساتھ کہتا ہون کہ میری سوئی مجھے واپس کر دے پس وہ سوئی نمایان ہو گئی اور انھون نے اسکو اٹھا لیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض علما نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن مطر جنکی کنیت ابو ریحانہ ہی وہی شخص ہین جنکو لوگ شمعون ابو ریحانہ کہتے ہین یہ بیت المقدس مین وعظ کہا کرتے تھے صاحب کرامات تھے اور ایک دوسرے ابو ریحانہ ہین انکا نام بھی عبد اللہ بن مطر ہی وہ تابعی ہین بصرہ کے رہنے والے ہین حضرت ابن عمر اور حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہین ان دونون کا ذکر ائمہ محدثین نے مثل امام مسلم اور ابن ابی حاتم کے کیا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مطرف صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہی قبیلۂ ازد کے رہنے والے ہین انکی حدیث ہشام بن عمار نے رفدہ بن قضاعہ سے انھون نے صالح بن راشد قریشی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو حجاج نے کہا اسے قید کر دو اور جو لوگ یہان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہون انسے مسئلہ دریافت کرو چنانچہ لوگون نے عبد اللہ بن ابی مطرف سے یہ مسئلہ پوچھا انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دو حرام باتین ایک ساتھ کرے ایسا کام کرے اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کر دو پھر لوگون نے حضرت ابن عباس کے پاس یہ مسئلہ لکھکر بھیجا انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن ابی مطرف تو کوئی شخص معلوم نہین ہوتے ہان عبد اللہ بن مطرف بن عبد اللہ بن شخیر البتہ ایک شخص ہین اور یہ حدیث مرسل ہی روایت کی گئی ہی کہ حجاج کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو انھون نے

کہا کہ اسکی گردن تلوار سے کاٹ دیجاسے واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبد عوف زہری۔ سرزمین حبش مین پیدا ہوئے اور وہین انکے والد نے وفات پائی اور انکی میراث انھین عبداللہ کو ملی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ اسلام مین سب سے پہلے جس نے اپنے باپ کی میراث پائی وہ یہی ہین۔ ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے نامون مین بیان کیا ہو کہ خاندان بنی زہرہ سے مطلب بن ازہر بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بھی تھے اور انکے ساتھ انکی بی بی رملہ بنت ابی عوف بن صبیرہ بھی تھین۔ انسے سرزمین حبش مین یہ عبداللہ بن مطلب پیدا ہوئے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ہمارے بعض مشائخ نے بیان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین انھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر (میرے) کان اور آنکھ کے قائم مقام ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ اور ابن ابی حاتم رازی نے بھی انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔ ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن مطلب بن حنطب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے (ایک دن) ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر و عمر سامنے سے آئے حضرت نے فرمایا یہ دونون (دین کے) کان اور آنکھ ہین۔ ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (امام ترمذی) تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکھکر (ایک دن) فرمایا کہ یہ دونون (دین کی) کان اور آنکھ ہین۔ ابو عیسیٰ نے کہا ہو کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا انھون نے انکا نام عبداللہ بن حنطب ہی بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوئے۔ [illegible] انکی [illegible] کی تھی جب اہل مدینہ نے زمانہ یزید بن معاویہ مین بنی امیہ کو مدینہ سے نکال دیا اور یزید کی بیعت توڑدی تو یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سردار تھے اور عبداللہ بن حنظلہ انصار کے سردار تھے جب واقعہ حرہ مین اہل شام کو اہل مدینہ پر فتح حاصل ہوئی تو یہ عبداللہ بن مطیع بھاگ کر مکہ مین عبداللہ بن زبیر سے جاملے اور انکے ساتھ پہلے محاصرہ مین شریک تھے جبکہ ان لوگون کا اہل شام نے واقعہ حرہ مین محاصرہ کرلیا تھا اور

[illegible] ایک بچہ ہوتا تھا تو اسکو حضور نبوی مین لاتے آپ اس بچہ کو گود مین لیتے دعا دیتے اور کھجور چباکر اپنے دہن مبارک سے اسکے منہ مین ڈالدیتے اسکو تحنیک کہتے ہین

یہ عبد اللہ بن مطیع انھیں کے پاس رہے یہانتک حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر کا مکہ میں عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں محاصرہ کر لیا۔ پس اسوقت بھی عبد اللہ بن مطیع عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ ہوکر مقابلہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے[1]

انا الذی فررت یوم الحرہ ۔ والحر لا یفر الا مرہ ۔ یا حبذا الکرۃ بعد الفرہ ۔ لاجزین کرۃ بفرہ

اور عبد اللہ بن مطیع عبد اللہ بن زبیر (ہی) کے ساتھ مقتول ہوے۔ عبد اللہ بن مطیع قریش کے بڑے بہادر اور مضبوط لوگون مین تھے۔ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے کون ایسا شخص ہو کہ جسکو بزرگی کا عہدہ چاہیے چھوٹا ہو یا بڑا دیا جاوے پھر اُسکو وہ قبول نکرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن مطیع ابن اسود قریشی خاندان عبلات سے ہین جو قبیلۂ بنی عدی کی ایک شاخ ہو۔ اور ابو نعیم نے (یہ بھی) کہا ہو کہ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کرکے یہ بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن مطیع خاندان عبلات سے ہین ابن عمر کے گروہ سے۔

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم کے (اس قول کا کہ وہ خاندان عبلات سے ہین (کوئی) مطلب سمجھ مین نہین آتا اس لیے کہ عبلات تو امیہ صغری ابن عبد شمس کی اولاد کہلاتے ہین۔ اور وہ لوگ قبیلۂ بنی عدی سے نہین ہین۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ انکی کنیت ابو محمد ہو۔ یہ اور انکے بھائی عثمان بن مظعون ملک حبش مین ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور یہ اور انکی بھائی غزوۂ بدر مین شریک تھے واقدی نے لکھا ہو کہ انکی وفات ۳۰ھ ہجری مین ہوئی اُسوقت انکی عمر ساٹھ سال کی تھی ان سب بھائیون مین سے سوا قدامہ بن مظعون کے اور کسی سے کوئی حدیث مروی نہین ہو مظعون کے لڑکے عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظفر۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ مینے ایسا ہی ان (کے نسب) کو ابو الحسن یعنے محمد بن قاسم فارسی کی کتاب موسوم بہ الاصابہ الجالبہ للرزق مین پایا۔ اُسی کتاب مین ابو الحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے انھون نے ابو ربیع سے انھون نے سلام بن سلیم سے انھون نے معاذ بن قرہ سے انھون نے عبد اللہ بن مظفر سے روایت کرکے یہ بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی (اپنے بندون کو مخاطب کرکے) فرماتا ہو کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لیے تم (ہر کام سے) فارغ ہو جاؤ تو ہم تمہارے قلب کو غنا سے اور تمہارے دونون ہاتھون کو رزق سے

[1] ہم وہی ہین جو کہ واقعہ حرہ کے دن بھاگ گئے تھے ۔ اور (حرہ یعنے گرمی (رسال بھر مین) ایسا ہی دفعہ جاتی رہ گیا اچھی وہ بہادری اور لڑائی ہو جو کہ بعد فرار کے ہو ۔ پس آج ہم اپنی (اس) بہادری کی لڑائی کو اس فرار کا عوض بناتے ہین ۔ ۱۲

بھر دینگے - اے ابن آدم ہٹے دور نہو ورنہ ہم تمھارے قلب کو فقر سے بھر دینگے اور تمھارے دونوں ہاتھوں کو کاموں میں مشغول کر دینگے ابو الحسن نے لکھا ہو کہ ہمنے اس (حدیث میں عبد اللہ بن ظفر ہی) کو اسی طرح (یعنے راوی حدیث) پایا ہو - مگر فی الواقع بات یہ ہو کہ راوی اس حدیث کے معاویہ بن قرہ ہیں اور ابو یعلی یعنے احمد بن علی وغیرہ کو ابو ربیع سے ایسی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ سے اور انکو معقل بن یسار وسے یہ حدیث ملی ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری - انکا شمار اہل شام میں ہو انھوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ اُس غاضرہ کے خاندان سے ہیں جو قبیلہ قیس کی ایک شاخ ہو اُنسے جبیر بن نضیر نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین چیزیں (ایسی) ہیں کہ جس کسی نے اُن تینوں کو کیا اسنے ایمان کا مزا پا لیا اول یہ کہ اُسنے فقط اللہ کی عبادت کی اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور (دوسری بات) یہ کہ اسنے بطیب خاطر اپنے مال کی زکوۃ کو ادا کیا جو کہ ہر سال اُسپر واجب ہوا کرتی ہو - زکوۃ میں نہ اُسنے بوڑھے جانوروں کو دیا اور نہ اسکو کہ جسمیں کوئی داغ وغیرہ ہو - اور نہ موٹے تازے دیے [تم لوگ اپنے متوسط اور درمیانی قسم کے مالوں سے زکوۃ دیا کرو] اس لیے کہ اللہ عز وجل نے تمسے (زکوۃ میں) سب سے بہتر چیز طلب نہیں کی اور نہ تم لوگوں کو سب سے بری چیز دینے کا حکم دیا ہو اور (تیسری بات) یہ کہ اُسنے اپنے نفس کی زکوۃ ادا کی پس ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آدمی کے لیے اپنے نفس کی کیا زکوۃ ہو تو آپ نے فرمایا کہ نفس کی زکوۃ یہ ہو کہ آدمی جہاں کہیں ہو ہر جگہ یہی سمجھتا ہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہو - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ معبد بن قیس بن صخر کے بھائی ہیں - انکا تذکرہ ابو عمر نے انکے بھائی معبد کے تذکرہ میں ضمناً لکھدیا ہو - انکے بھائی معبد غزوہ احد میں شہید ہوے تھے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث اور بعض لوگوں نے (انکے والد کا نام) مغیث بیان کیا ہو مغیث کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتمر - یہ صحابی ہیں انسے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہو - چنانچہ سلیمان کہتے تھے کہ عبد اللہ بن معتمر میرے گھر پر اُترے تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے پس انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے مجھکو یہ حدیث سنائی کہ دجال کے (آنے میں کوئی) شبہہ نہیں ہو وہ یقینی مشرق کی جانب سے نکلیگا اور لوگوں کو اپنی عبادت کیطرف

بلائیگا پس (بعض) لوگ تو اُسکے تبع ہو جائینگے اور (بعض) لوگون سے مقاتلہ کریگا یہانتک کہ اُنپر بھی غالب آجائیگا ہمیشہ اُسکی یہی حالت رہیگی یہانتک کہ کوفہ مین پہونچ جائیگا اور اُن لوگون پر بھی غالب آجائیگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے والد کا نام معتمر۔ تا اور میم مشدد کے ساتھ بیان کیا ہو اور ابوعمر نے معتمر۔ را کے ساتھ بیان کیا ہو۔ مگر بعضون نے سلیمان بن شہاب کو انسے حدیث کا روایت کرنیوالا قرار دیا ہو۔ ابوعمر نے (یہ بھی) کہا ہو کہ مین انسے دجال کے سوا اور کوئی دوسری حدیث مروی نہین سمجھتا اور ابوعمر نے انکو کندی قرار دیا ہو بعض لوگون نے انکے والد کا نام غنم غین اور نون کے ساتھ بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتم یہ (جنگ) قادسیہ کے دن لشکر کے ایک جانب کے سردار تھے پھر عراق سے انکو سعد بن وقاص نے بمقام تکریت بھیجا (اُسوقت) انکے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ اور ربعی بن افکل بھی تھے تکریت مین بہت سے لوگ روم و عرب کے تھے پس (اللہ نے) تکریت کو فتح دی اُسکے بعد عبد اللہ بن معتم نے ربعی بن افکل کو نینوی اور موصل کی جانب (فتح کے لیے) بھیجا پس انھون نے ان دونون کو بھی فتح کر لیا تو عبد اللہ بن معتم نے موصل کا حاکم ربعی بن افکل کو بنا دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو خراج وصول کرنے کے لیے مقرر کر دیا۔ یہ قول ابن اسحاق کا ہو۔ اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ شخص جنھون نے موصل کو فتح کیا انکو (حضرت) عمر بن خطاب نے موصل کو فتح کے لیے بھیجا تھا انھون نے سنہ ہجری مین اُسکو فتح کیا و نیز اسمین بہت سے اقوال ہین عبد اللہ بن معتم اور زہرۃ بن حویۃ تا دلیسہ لیکر ابن کتا ... سعد بن وقاص کے۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام معتمر ... کے ساتھ تھا اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگون نے معتم ... کے بیان کیا ہو واللہ اعلم۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہو کہ جنکے والد کا نام معتم ضمہ میم (اول) اور تا اور میم مشدد (ثانی) کے ساتھ ہو پس وہی عبد اللہ بن معتم ہین اور ابوزکریا یعنے یزید بن ایاس نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن معتم عبسی وہ ہین جنھون نے موصل کو فتح کیا تھا اور یہ سیف بن عمر سے (بھی) مروی ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرض۔ باہلی۔ انھون نے یمامہ کے جانب کسی گاؤن مین سکونت اختیار کر لی تھی یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے بغوی اور ابن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو۔ عبد اللہ بن حمزہ یعنے ابویمین باہلی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبد اللہ بن معرض باہلی نے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اونٹون مین کچھ حصہ مقرر کر دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی معقل۔ انصاری ہین یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھے انشاء اللہ تعالے ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین کرینگے

انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر عبسی صحابی ہیں۔ یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے اہل بصرہ کی لڑائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کی تھی۔
انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیہ۔ سوائی ہیں اس لیے کہ سوارۃ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ انھوں نے زمانۂ جاہلیت پایا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ طائف کے محاصرہ میں شریک تھے سعید بن مسیب طائفی نے انسے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے طائف میں باب بنی سالم کے پاس آئے پس وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے تاکہ آپ انکو پہچانیں الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن معیہ عامری کے تذکرہ کو بعض مشائخ نے صحابہ میں لکھا ہے۔ معیہ۔ میم مضمومہ اور یا مشددہ اور ہا کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغفل بن عبد غنم اور بعض لوگوں نے عبد نہم بیان کیا ہے وہ بیٹے ہیں عفیف بن انحم بن ربیعہ بن عدا بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن کے ذویب کا نام بعض نے دو یار بیان کیا ہے۔ ذویب بیٹے ہیں سعد بن عبار بن عثمان بن عمرو بن ادّ بن طابخہ کے مزنی ہیں عثمان کی وہ اولاد جو کہ (انکی بی بی) مزینہ (کے بطن) سے ہیں منسوب اپنی ماں مزینہ بن کلیب بن وبرہ کی طرف منسوب ہیں یہی عمرو بن ادّ چچا ہیں تمیم بن مر بن ادّ کے۔ حضرت عبد اللہ اصحاب شجرہ سے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن تھی اور بعض کا قول ہے کہ انکی کنیت ابو زیاد تھی۔ انھوں نے (پہلے) مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی (بعد میں) پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور وہیں جامع مسجد کے قریب ایک مکان بھی بنا لیا۔ عبد اللہ اُن اہل بکا میں ہیں کہ جنکے بارہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا واعینھم تفیض من الدمع الایۃ عبد اللہ بن مغفل اُن دس شخصوں میں ہیں جنکو حضرت عمر نے بصرہ میں مسائل دین کے تعلیم کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اور یہ عبد اللہ پہلے شخص ہیں کہ شہر تستر کے دروازے میں داخل ہوئے جس وقت کہ مسلمانوں نے تستر کو فتح کر لیا۔ عبد اللہ بن مغفل نے بیان کیا ہے کہ جس درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرائی تھی میں اُس درخت کی شاخوں سے بعض شاخ کو پکڑ کر آپکے اوپر سایہ کیے ہوئے تھا پس ہم سب نے آپ سے اسپر بیعت کی کہ (ہرگز لڑائی سے) نہیں بھاگینگے۔ انھوں نے

نوٹ ۵ ترجمہ اُن لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں ہے جو تمھارے پاس (سفر جہاد کیلیے آمادہ ہو کر) آئے تھے کہ تم انکے لیے سواری دو تم نے کہدو کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جو تمھیں سواری کیلیے دوں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہین۔ اور ان سے حسن بصری اور ابو عالیہ نے اور عبد اللہ بن شخیر کے دونون بیٹے مطرف اور یزید نے اور عقبہ بن صہبان اور ابو واسع اور معاویہ بن قرہ اور حمید بن ہلال وغیرہ سے احادیث روایت کی ہین۔ ہمین ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی جعفر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کہمس نے ابن بریدہ سے انھون نے عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے ایک آدمی کو خذف کرتے ہوے دیکھا تو اُس سے کہا کہ تم خذف نکرو اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہو۔ یا یون کہا کہ اپنے خذف کو ناپسند کیا ہو (تم چھوڑ دو) ورنہ مین تمسے ہرگز کوئی بات نکرونگا۔ عبد اللہ ابن مغفل کی وفات بمقام بصرہ ۵۹ھ ہجری مین ہوئی اور ابو برزہ اسلمی نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اس لیے کہ انھون نے اسکی وصیت کردی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغنم۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہو کہ مغنم بضم میم اور سکون غین اور فتح نون کے ساتھ ہو وہ عبد اللہ بن مغنم ہین یہ صحابی ہین اور نیز انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو اور ان سے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہو اور انکی حدیث دجال کے بارہ مین مشہور ہو۔ انکا تذکرہ (امام) بخاری نے اپنی تاریخ مین کیا ہو۔ بعض لوگون نے انکے والد کا نام معتمر عین اور تا اور رے کے ساتھ بیان کیا ہو ابو عمر کو بھی اسی طرح ملا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث یا معتب۔ عسکری نے انکا نسب ایسا ہی شک کے ساتھ بیان کیا ہو یحییٰ بن ابی عبید نے ولید بن ابی ولید سے انھون نے عبد اللہ بن مغیث سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ایک آدمی کے پاس سے گذرے کہ وہ گیہون فروخت کر رہا تھا پس آپنے اپنا دست مبارک اُسکے اندر ڈالکر دیکھا تو اندر سے بھیگا ہوا دیکھا پس آپنے یہ فرمایا کہ جس نے ہمین دھوکا دیا وہ ہمسے نہین (یعنے اُسکا شمار ہماری امت مین نہین) انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ۔ مغیرہ کی کنیت ابو سفیان ہو وہ بیٹے ہین حارث بن عبد المطلب کے قریشی ہین ہاشمی ہین۔ انسے سماک بن حرب نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی امت نہین گذری کہ جسمین ضعیف کا حق قوی سے بدون کسی طرح کی اذیت پہونچنے کے نہ لیا ہو گا یہ حدیث عبد اللہ کے واسطے کے ساتھ اُنکے والد سے بھی مروی ہو۔ الغرض کوئی راوی اہو اتنا

عمرو ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر آپکے ساتھ رہے ہو۔۔۔۔ ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ پھر انکا تذکرہ عبد اللہ بن ابی سفیان کے ذکر مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غیرہ بن معیقیب۔ یہ حبش کے مہاجرون مین ہین۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے مختصر اً کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مغیرہ ہو۔ یشکری ہین۔ ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن عیسی نے عمرو ابن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے [یہ شک اعمش کا ہو] روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی ایسا کام بتلا دین کہ جو مجھکو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے ایسا ہی لکھا ہو۔ پھر انکا ذکر اس سے واضح طور پر عبد اللہ یشکری کے تذکرہ مین کیا جائیگا اور نیز عبد اللہ بن منتفق کے تذکرہ مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغفل مزنی۔ انسے ابن سیرین اور عبد الملک بن عمیر نے حدیث روایت کی ہو انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی نعمان وغیرہ کے تذکرہ مین لکھا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے یہ (بھی لکھا ہو) کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہو۔ مگر انسے کوئی حدیث روایت نہین کی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن منتفق۔ انکی کنیت ابو منتفق ہو۔ یشکری ہین اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ سلمی ہین کوفی ہین۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انسے انکے لڑکے مغیرہ نے حدیث روایت کی ہو۔ محمد بن جحادہ نے مغیرہ بن عبد اللہ یشکری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین کوفہ مین گیا۔ پس وہان ایک مسجد مین (نماز کے لیے) گیا اتفاقی اس مسجد مین ایک شخص تھے جنکو لوگ ابن منتفق کہا کرتے تھے تو وہ شخص بیان کر رہے تھے کہ میرے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے گئے تو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا اسوقت آپ عرفات مین تھے پس مینے آپ کے حضور مین جانیکی بہت کوشش کی یہانتک کہ آپ کے پاس پہونچ گیا اسوقت لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے علحدہ رہا کرو تاکہ راستہ کھل جائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ تم (اس) شخص کو پکارو نمعلوم اسکی کیا حاجت ہو چنانچہ مین پہونچا اور مینے آپکی اونٹنی کی باگ کو تھام لیا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین دو چیز آپ سے دریافت کرتا ہون

رسول خدا سے کہ کون چیز مجھکو جہنم سے بچائیگی اور دوسری بات یہ کہ کون چیز مجھکو جنت میں داخل کریگی۔ اُسکے جواب میں آپنے فرمایا اگرچہ تمنے مختصر بات پوچھی مگر درحقیقت بہت بڑی بات پوچھی (اچھا سنو اور) میری بات کو یاد کرلو جسوقت اسکی تعمیل کروتو اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور فرض نماز دن کو ادا کرو اور زکوٰۃ واجبہ کو دیا کرو اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور تم اپنے ساتھ لوگون کے جس معاملہ کو اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم بھی لوگون کے ساتھ کیا کرو۔ اور اپنے ساتھ لوگون کے جس معاملہ کو بُرا سمجھتے ہو اُسکو تم بھی لوگون کے ساتھ نکرو تو اُسکے بعد انھون نے اونٹنی کی باگ چھوڑ دی۔ اور اس حدیث کو ابو اسحاق اور یونس اور اسرائیل بیٹے مغیرہ کے دونون بیٹون نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ پھر عبد اللہ یشکری کے تذکرہ میں کیا جائیگا مگر سب ایک ہی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبیب۔ ازدی ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حارث بن عبیدہ بن رباح غسانی نے اپنے والد عبیدہ سے انھون نے شبیب بن عبد اللہ ازدی سے انھون نے عبد اللہ بن شبیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کل یوم ھو فی شان پس ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شان کیا ہے تو آپنے جواب دیا (وہ یہ ہے کہ) گناہون کو معاف کرتا ہے اور سختی و تکلیف کو دور کرتا ہے اور کسی قوم کو عزت دیتا ہے اور کسی قوم کو پستی میں ڈالتا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی میسرہ اور بعض نے انکو فقط میسرہ بیان کیا ہے یہ بیٹے ہین عوف بن سباق بن عبد الدار بن قصی کے۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کے ساتھ واقعہ دار کے دن مقتول ہوے۔ انکو عدوی نے ذکر کیا ہے مگر انکے صحابی ہونے مین اور انکی روایت مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنی سباق وہ لوگ ہین جنھون نے پہلے مکہ مین فساد کی تھی پس انھون نے قریش کے بہت سے لوگون کو ہلاک کردیا تھا۔ قبیلہ بنی سباق کے کل آدمی سوا ان لوگون کے جو مکہ مین تھے مخالفت مین پڑ کے گئے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشح حضرمی۔ انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے صحابہ مین کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ تابعی ہین اور انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوحیوہ نے سعید بن سنان سے انھون نے شریح بن عبید سے انھون نے عبداللہ بن ناشح سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین لوطیہ کی ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک رہیگی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو - ابواحمد عسکری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا قول ہو کہ ناشح حا کے ساتھ ہو اور مینے ایسا ہی ان لوگون کے سامنے پڑھکر سنایا ہو کہ جو لوگ انکے نام سے زیادہ واقف تھے اور بعض لوگون کا یہ قول ہو کہ ناشخ خا یا جیم کے ساتھ ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نخام - اور بعض لوگ ابن نخامہ کہتے ہین - ربیع بن صبیح نے حسن (بصری) سے انھون نے عبداللہ بن نخام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک دن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور سفید ہوکر گھاس کی طرح (کمزور) ہوگئے تھے حضرت نے فرمایا اے ابن نخام کیا مین تمھارے اس بڑھاپے کی فضیلت مین ایک حدیث تمسے بیان کرون مینے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ آپ نے فرمایا اے ابن نخام اللہ عزوجل بوڑھے آدمی سے قیامت کے دن آسانی کے ساتھ حساب لیگا بعد اسکے اعمال نامہ اسکا رضوان (داروغہ جنت) کو دیدیگا اور فرمائیگا کہ میرا بندہ جب جنت مین پہونچ جائے اور ہول قیامت کو بھول جائے تو یہ اعمالنامہ اسکو دینا جب وہ اسکو پڑھے اور اسکا رنگ متغیر ہونے لگے تو اس سے کہنا کہ رنجیدہ نہو تیرا پروردگار بزرگ برتر فرماتا ہو کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہو کہ اس اعمالنامہ کے ساتھ تجھسے ملاقات کرون چنانچہ مینے یہ سب خطائین تیری معاف کردین - چنانچہ جب کوئی بوڑھا آدمی جنت مین جاتا ہو تو رضوان اعمالنامہ لیکر اُسکے پاس جاتا ہو جب وہ بوڑھا اُس اعمالنامہ کو پڑھتا ہو اور اسکا رنگ متغیر اور قلب بے چین ہونے لگتا ہو تو رضوان اس سے کہتا ہو کہ تیرا پروردگار بزرگ تجھسے فرماتا ہو کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہو کہ اس اعمالنامہ کے ساتھ مین تجھسے ملون لہذا مینے تیری خطائین معاف کردین - اے ابن نخام اللہ عزوجل مسلمان کے بوڑھاپے سے شرم کرتا ہو اور یہ شرم بہ نسبت اس شرم کے زیادہ ہوتی ہو جو بندہ اللہ عزوجل سے کرتا ہو - اس حدیث مین بجائے نخام کے تمام مقامات مین نحام بھی روایت کیا گیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف انکا نام ہی ذکر کیا ہو اور حدیث انکی نہین ذکر کی (اسکے والد کا نام نہین بیان کیا) انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ سلمی - اشعث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا جس مسلمان کے

تین لڑکے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھکر صبر کرے تو وہ لڑکے اُسکے لیے دوزخ سے سپر بن جائینگے ایک عورت نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرے ہوں آپ نے فرمایا دو لڑکے (مرے ہوں) تب بھی (یہی ثواب ہے)۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی معلوم نہیں ہوتی۔ انکو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس میں کلام ہے بعض لوگ انکو محمد کہتے ہیں اور بعض ابو النضر کہتے ہیں یہ سب اختلافات امام مالک کے شاگردوں نے کیے ہیں مگر ان سب نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے اور وہ عبد اللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ۔ کنیت انکی ابو برزہ ہے۔ اسلمی ہیں۔ انکے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ عبد اللہ کے ناموں میں کیا ہے اور واقدی سے مروی ہے کہ انکے بیٹے کہتے تھے کہ انکا نام عبد اللہ بن نضلہ ہے ابن شاہین نے کہا ہے کہ انکے بیٹے سے زیادہ انکا علم کسے ہو سکتا ہے۔ ہم عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کنیت کے باب میں بھی کرینگے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ۔ قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہیں قریشی ہیں۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جن لوگوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کی تھی انمیں عبد اللہ بن نضلہ بھی تھے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے تھے قریشی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلطی ہے علماء مغازی نے خواہ زہری ہوں خواہ ابن اسحاق کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ انکا نام معمر بن عبد اللہ بن نضلہ ہے۔ انکا تذکرہ معمر کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ کنانی۔ فریابی نے سفیان ثوری سے انھوں نے عمر بن سعید سے انھوں نے عثمان بن ابی سلیمان سے انھوں نے عبد اللہ ابن نضلہ کنانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر و عمر کی وفات ہوئی اسوقت تک مکہ کے بازار فروخت نہ کیے جاتے تھے۔ اسکو معاویہ بن ہشام نے عمر سے انھوں نے عثمان سے انھوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انھوں نے علقمہ بن نضلہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بلذمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ ابن ہشام نے کہا ہو کہ بلذمہ کی بے کو ضمہ اور بے کے بعد ذال منقوطہ ہو۔ یہ عبد اللہ ابو قتادہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ عبد اللہ بدر مین اور احد مین شریک تھے یہ ابن اسحاق اور ابو موسیٰ کا قول ہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نام نعمی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا۔ اسکو ابو اسحاق نے براء سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم اشجعی۔ یہ سفر خیبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے۔ انکا تذکرہ بغوی نے اسی طرح لکھا ہو مگر انکی کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن انصاری۔ عاتکہ بنت نعیم کے بھائی ہین تابعی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن نحام۔ انسے حضرت ابن عمر کے غلام نافع اور ابو الزبیر نے روایت کی ہو۔ معلی بن اسد نے حرب بن ابی العالیہ سے انھون نے ابو الزبیر سے انھون نے عبد اللہ بن نعیم سے اسی طرح روایت کیا ہو معلی نے کہا ہو کہ حرب کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک ایک عورت کا گذر اس طرف سے ہوا پس آپ ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس گئے اور قضاے حاجت کے بعد اسکے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص تم مین سے کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بی بی کے پاس چلا جاے کیونکہ عورت شیطان کی صورت مین آتی ہو اور شیطان کی صورت مین جاتی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابن ابی الحسین انھون نے معلی بن اسد سے انھون نے حرب سے انھون نے ابو الزبیر سے انھون نے عبد اللہ بن نعیم سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ معلی نے اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہو صریح غلط ہو کیونکہ معلی بن اسد اور معلی بن مہدی اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے اس حدیث کو ابو الزبیر سے انھون نے جابر سے روایت کیا ہے اور معقل نے بھی ابو الزبیر سے انھون نے جابر سے اسی طرح روایت کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل- ابوموسی نے کہا ہے کہ بہت لوگون نے انکے والد کا تذکرہ ردیف نون مین لکھا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے ردیف باب العین مین انکے والد کا نام لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہین مگر انکی حدیث روایت نہین کی عبداللہ بن سالم نے سلیمان بن سلیم ابی سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن نفیل کنانی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ جنمین اللہ تبارک و تعالیٰ حکم دیکر فارغ ہو گیا ہے (اول تو) یہ کہ کوئی بغاوت نہین کرتا اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمادیا ہے کہ اے لوگون خبردار ہو جاؤ کہ تم لوگون کی بغاوت کا ثمرہ تمھین لوگون کے نفس پر عاید ہوتا ہے اور (دوم) یہ کہ کوئی کسی پر مکر و فریب نہین کرتا ہے- (بلکہ اپنے ہی نفس پر کرتا ہے) اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ مکر نہین گھیرتا ہے مگر اُسکے اہل و عیال ہی کو اور (سوم) یہ کہ عہد شکنی نہین کرتا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ جس کسی نے کسی کے ساتھ عہد شکنی کی اُسنے (گویا) اپنے ہی نفس کے ساتھ عہد شکنی کی- ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث جو سلیمان بن سلیم کی سند سے بیان کی گئی ہے یہ غلط ہے (فی الواقع) وہ سلمہ بن نفیل ہے غلطی سے سلیمان بن سلیم بیان کیا گیا- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی نملہ- انصاری- عقیلی نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے- انکی روایت مشہور ہے- انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب- قریشی ہاشمی- انکی کنیت ابومحمد تھی- واقدی نے بیان کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے مگر انھون نے آپ سے کوئی روایت نہین کی ہے- یہ (حضرت) معاویہ کے زمانہ مین مدینہ منورہ کے قاضی بنائے گئے تھے انکو مروان بن حکم نے قاضی بنایا تھا- ایک قول کے مطابق یہی شخص ہین جو مدینہ مین قاضی بنائے گئے- انکی صورت شباہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھی- انکی وفات سنہ۸۴ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ واقعہ حرہ کے دن سنہ۶۳ ہجری مین شہید ہوے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی تھی یہ چچا تھے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث کے جو کہ بہ کے لقب سے ملقب تھے- انکا ذکر پہلے گذر چکا ہے- انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک- یہ مالک بن حسل کی اولاد مین ہین- انکا تذکرہ ابن واہب نے صحابہ مین لکھا ہے- اور کہا ہے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی معیص اور محارب بن فہر کے پاس بھیجا تھا تا کہ اُن لوگون کو دعوت اسلام دین-

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاد۔ انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے (کتاب) وحدان میں لکھا ہے۔ ابونعیم نے انکے تذکرہ میں لکھا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں شبہہ ہے۔ عبد اللہ بن عمرو جمحی نے عبد اللہ بن ہاد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ مانگتے تھے کہ اللہ میرے مجھکو ثابت قدم رکھ اس بات سے کہ (حق سے) جاؤں اور میری ہدایت کر تا کہ گمراہ نہونے پاؤں اور اے اللہ میرے جیسا کہ تو میرے اور میرے قلب کے درمیان میں حائل ہو گیا ہے ویسا ہی تو میرے اور شیطان اور شیطانی کاموں کے درمیان میں حائل ہو جا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی۔ یہ بھائی ہیں شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب کے ضباب کا دوسرا نام سلمہ ہے وہ بیٹے ہیں ربیعہ بن حارث بن کعب کے حارثی ہیں اس لیے کہ یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب بن مذحج کی ایک شاخ سے ہیں۔ یزید بن مقدام بن شریح بن ہانی نے اپنے والد مقدام سے انھوں نے اپنے والد شریح سے انھوں نے اپنے والد ہانی بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (میرے یہاں) تشریف لائے اور یہ پوچھا کہ تمھارے کے لڑکے ہیں میں نے عرض کیا کہ تین بیٹے شریح اور عبد اللہ اور مسلم تو آپنے یہ فرمایا کہ ان سب میں بڑا کون ہے تو میں نے عرض کیا کہ شریح تو آپنے یہ فرمایا کہ جاؤ تمھاری کنیت ابوشریح ہے۔ امام بخاری نے انکے تذکرہ کو اُن لوگوں میں بیان کیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہیب بن اُہیب بن سحیم بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ یہ (قبیلہ) عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (قبیلہ) بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے۔ یہ خیبر کے دن شہید کیے گئے ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگوں کے نام میں جو (واقعہ) خیبر کے دن شہید ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ (قبیلہ) بنی سعد بن لیث سے عبد اللہ بن فلان ابن وہیب بن سحیم تھے جو کہ (قبیلہ) بنی اسد کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوہریرہ تھی یہ برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رہا کرتے تھے۔ انکے اور انکے والد کے نام میں بہت سا اختلاف ہے چنانچہ کچھ اختلاف گذر چکا ہے اور کچھ آئندہ آویگا انشاء اللہ تعالی ہم کنیت کے باب میں انکا

تصنیفہ کردینگے اسلئے کہ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہراج جعفی۔ ابراہیم بن منذر حزامی نے ہاشم بن غطفان سے انھون نے عبد اللہ بن ہراج سے روایت کرکے بیان کیا | اور عبد اللہ بن ہراج نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا | کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھکر) یہ فرمایا کہ یہ اسلام کا خضاب ہی اور ایک شخص سرخ رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آنحضرت کی خدمت مین آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ ایمان کا خضاب ہی۔ اسی حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ عدنی نے ہاشم سے نقل کرکے روایت کیا ہو مگر انھون نے عبد اللہ بن ہراج کے واسطے سے انکے والد سے روایت کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عثمان بن عمرو۔ قریشی تیمی۔ یہ زہرۃ بن معبد کے دادا تھے۔ اس کو ابو عمرو نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے یہ کہا ہی کہ عبد اللہ بن ہشام بن زہرۃ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی والدہ زینب تھین جو کہ حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزی بن قصی کی لڑکی تھین۔ ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے محمد بن اسمعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو عقیل یعنی زہرۃ بن معبد نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے روایت کرکے بیان کیا اور عبد اللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ہشام کو انکے والدہ زینب بنت حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئین اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو بھی بیعت کرالیجئے تو آپنے یہ فرمایا کہ یہ تو (ابھی) بچہ ہی اسکے بعد آپنے اسکے سر پر اپنا دست مبارک پھیر دیا اور اسکے لئے دعا برکت کی اور انکی والدہ سے یہ فرمایا کہ تم اپنے جمیع اہل کیجانب سے ایک قربانی کردو۔ انکی پیدائش سنہ ۴ ہجری مین ہوئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن عبد اللہ بن ہمام ثقفی۔ انکا شمار اہل مکہ مین ہی ان سے عثمان بن عبد اللہ بن اسود نے یہ روایت کی ہی کہ یہ (ایکدفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قریب تھا کہ مین صدقہ کے ایک اونٹ یا ایک بکری کیوجہ سے قتل کیا جاؤن۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے صدقہ کی جو چیز لی تھی اگر فقرا مہاجرین کو نہ دیتے تو (ظاہر ہے) ایسا ہی ہوتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث ان لوگون کے نزدیک مرسل ہی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال مزنی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بکر بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے عبداللہ بن ہلال مزنی سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر باش تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (آپ فرماتے تھے) میرے بعد کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ حج کیلئے احرام باندھے اور دوم حج کو عمرہ کے عوض فسخ کردے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد ہلالی۔ انکو بعض لوگوں نے انصاری بیان کیا ہے۔ زید بن حباب نے بشیر بن عمران قبائی سے انھوں نے عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھکو میری والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ اس بچہ کیلئے اللہ سے دعا کر دیں تو آپنے مجھپر اسقدر شفقت کی کہ اپنے دست مبارک کو میرے سر پر رکھا یہانتک کہ مجھکو آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک بھی محسوس ہوئی اسکے بعد آپنے میرے لئے دعا کی اور میری والدہ سے فرمایا کہ تم اس کو لیجاؤ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکو انکے والد آنحضرت کی خدمت میں لے گئے تھے اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند۔ انکی کنیت ابو ہند ہے۔ انصاری ہیں بیاضی ہیں ان سے جابر نے خمر کے برتنوں کے متعلق حدیث روایت کی ہے بغوی نے انکا نام ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا ذکر ابن مندہ نے کنیت کے باب میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن الہیثم بن عبداللہ بن الحارث بن سعدان بن مرۃ بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی۔ انکا نام پہلے عبداللات تھا تو (بعد اسلام کے) نبی صلی علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انکا تذکرہ ابوقاسم رفاعی نے شاہین صحابہ میں لکھا ہے عبدالملک بن ساریہ کعبی نے کہا ہے کہ میںنے عبداللہ بن واقد سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خون میں بھی قسم لی جاتی تھی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ یہ صحابی ہیں۔ غزوہ احد اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکے بعد انکی اولاد باقی تھی انکے بھائی عبدالرحمٰن بن وائل ہیں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعۃ بن حرام۔ انصاری۔ یہ صحابی ہیں انکو ابو حاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو معشر نے سعید مقبری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا مثل غسل جنابت کے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابن عجلان نے مقبری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ودیعہ سے انھوں نے ابوذر سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور ابن ابی ذہب نے سعید سے انھوں نے اپنے والد ۔ ابن ودیعہ سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کرکے اس حدیث کو بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وداع۔ ان کا ذکر طبرانی اور انکے مابعد کے لوگوں نے کیا ہے۔ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن وداع قدیم الاسلام تھے صحابی تھے ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکدفعہ) فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگوں پر کوئی جوان مرد بنایا جاویگا پس اسکی قوم مطیع ہو جائے گی وہ قوم کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق ہوگا اور اسکی سواریاں سفید ہونگی جب حاکم ان لوگوں پر کوئی حکم کریگا تو (فوراً) حاضر ہو جاینگے۔ پس اسکے بعد ہی عبداللہ بن وداع کسی شہر کے حاکم بنائے گئے تو دہقانی کی قوم جوق جوق اونکے پاس آنے لگی کہ جنکے سر کے موخر جانب تعلق تھا اور اونکی سواریاں سفید تھیں پس جب عبداللہ ان پر کوئی حکم نافذ کرتے تو فوراً وہ لوگ حاضر ہو جاتے اسوقت عبداللہ بیساختہ یہ کہتے کہ سچ کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حل بن عامر بن لوی۔ عامری قریشی۔ یہ ابن سعدی کے ساتھ مشہور تھے اسلئے کہ انھوں نے قبیلۂ بنی سعد بن بکر میں دودھ پیا تھا بعض لوگوں نے انکا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن عمرو بن وقدان اور انکا تذکرہ اپنے موقع پر گذر گیا ہے۔ اہل شام کے بڑے بڑے تابعی ابو ادریس اور عبداللہ بن محیریز اور مالک بن یخامر نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید نے عبداللہ بن علا بن زبر سے انھوں نے بسر بن عبداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن وقدان سعدی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سب وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے پس سب اپنی اپنی حاجت و ضرورت پیش کرنے لگے۔ میں سب کے اخیر میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو میں نے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بہت آدمیوں کو چھوڑ کر آیا ہون وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ اب ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو آپنے یہ جواب دیا کہ جبتک کفار مقتول نہوں گے ہجرت ہرگز منقطع نہوگی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے انکے والد بن ولید خالد سے چھوٹے تھے اور ان سے اسلام لانے میں مقدم تھے۔ ان عبداللہ کا بھی نام (پہلے) ولید بن ولید تھا پس جب یہ اپنے صغیر سنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہی تو انھون نے عرض کیا ولید بن ولید۔ اسپر آپنے فرمایا کہ قریب ہی کہ بنی مخزوم ولید (نام کو) لازم کر لین پس تم اپنا نام عبداللہ رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اسدی۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے واقعات میں روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ابو ثواب بن زید نے جو قبیلۂ بنی سعد بن بکر کی شاخ بنی ناضرہ کے ایک شخص تھے (حنین کے دن) یہ اشعار کہے تھے۔

ألا هل أتاك أن غلبت قريش ۔۔۔ هوازن والخطوب لها شروط

وكنا يا قريش إذا غضبنا ۔۔۔ يجيء من الغضاب دم عبيط

وكنا يا قريش إذا غضبنا ۔۔۔ كأن أنوفنا فيها سعوط

فأصبحنا تسوقنا قريش

سياق العير يحدوها النبيط

اسکے جواب میں عبداللہ وہب نے جو قبیلۂ بنی اسد کی شاخ بنی غنم کے ایک شخص تھے یہ اشعار کہے

لہ ترجمہ کیا تم نے کبھی سنا ہی کہ قریش قبیلۂ ہوازن پر غالب آگئے (جو آج تم اسکی آرزو رکھتے ہو) ایسے ایسے کاموں کے لئے بڑے ہونے چاہئین :: اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمکو غصہ آتا تھا تو ہمارے غصہ کے تازہ خون (ہمارے جسم سے) ٹپکنے لگتا تھا :: اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمکو غصہ آتا تھا تو (بے باکی کی یہ حالت ہوتی تھی کہ) گویا ہماری ناک مین ناس ہے :: مگر اب یہ حالت ہے کہ قریش ہم کو اس طرح ہانکتے ہین جیسے قافلہ ہانکا جاتا ہی اور قبیلہ نبیط کا شتربان حدا پڑھتا ہی۔

بشموسِ اللہ نضرب من لقینا کافضل بالقیت من الشروط وکنا یا ہوازن حین نلقی نبل الہام من علق جلیط
بجمعکم و جمع بنی قسی نحک البرک کالورق الخبیط اصبنا من سراتکم و ملنا لقتل فی المبائن و ا لخلیط
فان یک قیس غیلان غضاباً فلا ینفک یرغمہم سعوطی

ایسا ہی اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر انھون نے انکو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم سے گردانا ہو اور اسکو ابن ہشام نے بکائی سے نقل کرکے (بھی) بیان کیا ہو انھون نے یون کہا ہو کہ ان اشعار کا جواب عبداللہ بن وہب نے دیا جو کہ قبیلہ بنی اسید کی شاخ بنی تمیم سے تھے واللہ اعلم - اُسید - ضمہ ہمزہ اور فتح سین اور تشدید یا کے ساتھ ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب - دوسی - انکی کنیت ابو حارث تھی - یہ مدینہ منورہ مین قبیلہ دوس کے اُن ستر سوارون کے ساتھ گئے تھے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور یہ پھر وہان سے لوٹ کر (بمقام) سراۃ چلے آئے - انکے بہت سے باغات تھے انکے لڑکے حارث مدینہ ہی مین رہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی - یہ عبدالرحمن کے والد مفراء کے دادا تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ اکبر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن زمعۃ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی - انکی والدہ زینب ہین جو کہ شیبہ بن ربیعۃ بن عبدشمس کی لڑکی ہین - قریشیہ ہین - ابو موسی نے کہا ہو کہ انکے تذکرہ مین ہمارے بعض اصحاب نے یحیی بن عبداللہ بن حارث سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو سعد بن عبادہ نے یہ عرض کیا کہ ہمنے قریش کی عورتون مین وہ چیز نہ دیکھی جو کہ بھلائی مین شمار کی جائے تو اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کیا تمنے بنی امیہ بن مغیرہ کی لڑکیون کو دیکھا ہو کیا تمنے قریبہ کو دیکھا ہو کیا تمنے ہندہ کو دیکھا ہو ضرور تمنے انھین کو دیکھا ہوگا ان لوگون کو اپنے باپ بیٹون کی مصیبت پہونچی ہو - بعض کہنے والون نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو اس لیے کہ انکے والد ابن مسعود سے روایت کرکے حدیث بیان کرتے ہین اور وہ بھتیجے ہین عبداللہ بن رقعہ بن اسود کے - اگر یہ حدیث صحیح ہو گی تو یہ واقعہ حجاب ہونیکے قبل کا ہوگا ورنہ یہ حدیث منکر ہو اسکا صحیح ہونا ثابت نہین - عبداللہ واقعہ جمل کے دن شہید ہوے یا واقعہ دار کے دن -

سلہ ترجمہ خدا کی مدد سے ہم اپنے حریف کو مارینگے اور ایسا مارینگے کہ بڑا بہادر سے بہادر بھی ویسا ہی مارا جائیگا ✽ اے اہل ہوازن جب ہم کسی سے مقابلہ کرتے ہین تو اسکے سر کو خون سے تر کر دیتے ہین ✽ ہمنے تمھارے بہت سے سردارون کو قید کیا اور تمھارے دوست احباب کو بھی قتل کیا ✽ پس اب اگر قبیلہ قیس غیلان کے لوگون کو غصہ آیا ہو تو میری ایک چھینک انکو ذلیل کر دیگی ۱۲ -

اسکو زبیر نے کہا ہے۔ انکی اولاد کا سلسلہ سوا لڑکیون کے انکے بعد منقطع ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر عبسی۔ یہ عمار بن یاسر کے بھائی ہین انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی عمار کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا۔ یاسر اور یاسر کے لڑکے عبداللہ دونون مکہ ہی مین مسلمان ہو کر مرے۔ یہ سب سابقین اسلام مین تھے اور اُن لوگون مین تھے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ عذاب و مصیبت مین ڈالے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یامیل۔ انکے تذکرہ کو فقط ابن عقدہ نے لکھا ہے۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور امین بن مائل سے ان دونون نے عبداللہ بن یامیل سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مینے سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے کہ جسکا مین ولی ہون اُسکے ولی علی (بھی) ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

یربوعی۔ انکا نسب معلوم نہین۔ عطوان بن مسکان ضبی نے جمرہ بنت عبداللہ یربوعیہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد بعد اسکے کہ مینے انپر صدقہ کے اونٹ کو واپس کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ میری اس لڑکی کے لیے آپ دعا کر دین تو آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور میرے لیے دعا کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے انکے تذکرہ کو انکی لڑکی جمرہ کے تذکرہ مین لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حصین بن عمرو بن الحارث بن خطمہ بن جشم بن مالک بن الاوس۔ انصاری۔ اوسی خطمی۔ انکی کنیت ابوموسی تھی۔ یہ کوفہ مین رہ گئے تھے اور وہین ایک مکان بنا لیا تھا اور یہ غزوہ حدیبیہ مین شریک تھے اسوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی اور غزوہ حدیبیہ کے بعد کے غزوون مین بھی شریک تھے انکو عبداللہ بن زبیر نے کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور یہ (حضرت) علی بن ابی طالب کے ہمراہ واقعہ جمل اور صفین اور نہروان مین شریک تھے انسے انکے لڑکے موسی نے اور عدی بن ثابت انصاری نے جو کہ انکے نواسے تھے اور ابوبردہ بن ابی موسی نے اور شعبی نے جو کہ انکے کاتب تھے حدیث روایت کی ہے۔ یہ اکابر صحابہ مین تھے۔ انکے والد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوے ہین۔ یہ غزوہ احد اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے۔ انکی وفات فتح مکہ کے پہلے ہو گئی تھی۔ ہمکو ابراہیم ابن محمد فقیہ نے اور اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابوجعفر خطمی سے انھون نے

محمد بن کعب قرظی سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے کہ اے اللہ میرے حصہ میں تو اپنی محبت دے اور اس شخص کی محبت دے جسکی محبت تیرے نزدیک مجھکو نفع دے۔ اے اللہ اگر میرے حصہ میں تو وہ چیز دے جسکو میں محبوب رکھوں پس اسکو تو اس چیز کے لیے ذریعہ بنا دے جسکو تو محبوب رکھے۔ اور جس چیز کو تو مجھسے لیلے پس اسکو اس چیز کے لیے فراغ بنا دے جسکو تو محبوب رکھے (امام ترمذی نے) بیان کیا ہے کہ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن حماشہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یزید ہے۔ مزنی ہیں۔ اور بعض لوگوں نے انکا نام (فقط) عبد بیان کیا ہے۔ انکی حدیث کو عمرو بن حارث نے ایوب بن موسی سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ مزنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اونٹوں میں فرع[1] ہے اور بکریوں میں فرع ہے اور غلام سے معاف کر دیا گیا ہے و نیز غلام میں بعوض خون قتل کے قصاص نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے سند میں (بجائے یزید بن عبد اللہ کے) یزید بن عبد بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید نخعی۔ یہ موسی کے والد ہیں۔ انکے تذکرہ کو علی عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ محمد بن فضل رامی نے ابو نعیم سے انھوں نے عمر بن موسی انصاری سے انھوں نے موسی بن عبد اللہ بن یزید نخعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس لوگ انکے سر اٹھانے سے قبل سر اٹھا لیتے تھے اور انکے سر جھکانے سے قبل سر جھکا لیتے تھے تو انھوں نے یہ کہا کہ اے لوگوں (میری) اقتدا کر رہے ہو اگر مستعد ہو جاؤ تو تم لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھوں کہ جسمیں کوئی چیز کم نکروں۔ اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے (بھی) ابو نعیم سے انھوں نے محمد بن موسی انصاری سے انھوں نے موسی بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہے مگر انھوں نے عبد اللہ کو نخعی بیان کیا ہے و نیز اس حدیث کو طبرانی نے عبد اللہ بن یزید خطمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ یہ انصاری ہیں نخعی نہیں ہیں (اشبہ بالصواب ہے) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ خطمی ہیں بیشک انمیں کوئی شبہہ نہیں ہے اور انکے لڑکے موسی نے انسے حدیث روایت کی ہے۔ کوئی تعجب نہیں ہے کہ راوی نے کہیں خطمی کو نخعی بیان کر دیا ہے اس لیے کہ یہ دونوں کتابت میں قریب قریب ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ ابن مبارک نے سفیان سے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے انھوں نے

---

[1] فرع اسکو کہتے ہیں کہ پہلا بچہ جو اسکے نام چھوڑ دیا جاتا۔ یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا لہذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے ۱۲

عبداللہ بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ (عرفات) مین وقوف کررہے تھے ابن مربع کے اس حدیث کو بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے مناسک حج پر قائم رہو۔ یعقوب بن سفیان نے کہا ہو کہ ہمنے اسکو صدقہ بن فضل سے بیان کیا تو انھون نے یہ کہا کہ یہ ابن مبارک کی غلطی ہو مینے اُنسے (پھر) عرض کیا کہ (نہین بلکہ) علی بن حسن بن شقیق کہتے تھے کہ ہمنے بھی ایسا ہی اسکو سفیان سے سنا ہو انھون نے جواب دیا کہ صدقہ نے دوسرے کے کہنے پر بھروسا کرلیا ہو۔ یہ حدیث عبداللہ بن مربع کے تذکرہ مین گذرچکی ہو اور وہ صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یشکری۔ ہمین ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند سے معافی بن عمران تک خبر دی انھون نے یونس بن ابی اسحاق سے انھون نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین کسی ضرورت سے مسجد مین یا بازار مین گیا تو مینے دیکھا یک وہان ایک جماعت کو دیکھا پس اُس جماعت کے قریب گیا تو اُن لوگون نے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے۔ پس اسکے بعد دیکھا یک مجھسے آنحضرت علیہ السلام سے ایک راستہ مین ملاقات ہوئی جو کہ عرفات اور منی کے درمیان مین تھا۔ پس چند سوار میرے سامنے آئے [اُن لوگون کو مینے اُنھین اوصاف کے ساتھ جو کہ مجھسے بیان کیے گئے تھے پہچانا] اور ایک نے مجھسے کہا کہ اے شخص تم گھوڑے کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس سوار کو چھوڑ دو معلوم اسکی کیا حاجت ہو پس مین آگے بڑھا یہانتک کہ مین آپکی اونٹنی کی باگ تھام لی اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھکو ایسی چیز بتلائیے جو مجھکو جنت سے قریب کرلے اور جہنم سے دور رکھے پس آپنے جواب دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو شرک نکرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو اور لوگون کے لیے اُسی کو بہتر سمجھو جسکو اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو (یہی چیزین تمکو جنت سے قریب کردینگی) اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اونٹنی کی باگ چھوڑ دو (پس مینے چھوڑ دیا) یہ حدیث عبداللہ یعنے ابو مغیرہ اور عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ مین گذرچکی ہو سب حدیث ایک ہی ہو۔

الحمد للہ اُن لوگون کا نام تمام ہوگیا جنکا نام عبداللہ تھا۔ عبدیت کے ساتھ جتنے نام ہین اُن مین سے مینے عبداللہ کے نام کو مقدم کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالی کے جتنے نام ہین اُنھین سے اللہ زیادہ مشہور ہو۔ پس اسی وجہ سے مینے ترتیب بھی چھوڑ دی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الجبار (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن مالک۔ حدسی۔ ابراہیم بن غطریف بن سالم حدسی نے جو کہ قبیلہ بنی منار کے شخص ہین روایت کی ہو کہ مجھسے میرے والد غطریف بن سالم نے بیان کیا انھون نے اپنے والد سالم کو حدیث بیان کرتے ہوے سنا انھون نے عبداللہ بن کدیر بن ابی الحلاس ابن عبدالجبار بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابوطلاسہ سے انھون نے عبدالجبار بن حارث

ابن مالک حدسی سے جوکہ مناری ہین روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین وفد بنکر ملک سراۃ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا پس مینے آپ کو وہ سلام کیا جو کہ عرب کا دستور تھا یعنے انعم صباحا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل نے محمد اور انکی امت کو دوسرے سلام کا حکم دیا ہو یعنے یہ کہ السّلام علیکم وعلیکم السّلام کہا کرین پس مینے (اسی کے مطابق) السّلام علیکم عرض کیا تو آپنے جواب دیا وعلیک السّلام اسکے بعد آپنے دریافت فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہو تو مینے عرض کیا کہ میرا نام جبار ہو آپنے فرمایا (یہ نہین) بلکہ تمھارا نام عبد الجبار ہو۔ اسکے بعد مینے اسلام قبول کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس جب بیعت کر چکا تو آنحضرت سے میرے متعلق کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناری اپنی قوم کے شہسوارون مین ایک شہسوار ہو اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سواری کے لیے ایک گھوڑا دیدیا۔ پس مین آپ ہی کے حضور مین رہکر دشمنون سے مقاتلہ کرنے لگا (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھوڑے کی آواز جسکو میری سواری مین دیا تھا نہین سنی تو آپنے فرمایا کیا وجہ ہو کہ مین عبد الجبار حدسی کے گھوڑے کی آواز نہین سنتا ہون۔ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خبر ملی کہ آپ کو اسکی آواز سے تکلیف پہونچتی ہو پس مینے اسی وجہ سے اسکو خصی کر دیا۔ اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کے خصی کرنے سے ممانعت فرمائی اسکے بعد لوگون نے مجھسے کہا کہ کاش تم بھی اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک تحریر لکھوا لیتے جیسا کہ تمھارے چچازاد بھائی تمیم داری نے لکھوا لیا تھا (تو تمھارے لیے بہت ہی اچھا ہوتا) مینے ان لوگون سے دریافت کیا کہ اسنے بالفعل کے لیے تحریر لکھوائی تھی یا آیندہ کے لیے تو انھون نے جواب دیا کہ اسنے بالفعل ہی کے لیے تحریر لکھوائی تھی پس مینے یہ کہا کہ مجھکو بالفعل کی ضرورت نہین ہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کرونگا کہ اللہ عز وجل کے سامنے میری اعانت وشفاعت کرین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الجد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حجر بن الحکم حکمی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو۔ خطاب بن نصر حکمی نے عبد اللہ بن جلیل سے انھون نے عبد الجد بن ربیعہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ یہ عبد الجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے و نیز آپکے پاس اہل یمن کے بہت سے لوگ تھے اور عیینہ بن حصن بھی تھے پس اتنے مین آپنے ان لوگون کو آواز دی تو سب کے سب کھڑے ہو گئے سوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک شخص (یمنی) جو کہ اپنے بدن کو (بوجہ اپنی غربت کے) ایک کپڑے سے ڈھانکے ہوا تھا پس عیینہ نے اسکو مخاطب کرکے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہو تو اسکے جواب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیا ہے اسکو اہل یمن نے لے لیا ہے اور تمھاری قوم نے چھوڑ دیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ جلیل جیم اور فتح لام کے ساتھ ہو۔

(سیدنا) عبد الحارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن الدیان یہ قبیلہ بنجران کے اُن لوگون مین ہین کہ جو لوگ (ز مانہ) ردت مین اسلام پر قائم رہے - اسمین کچھ کلام بھی ہو اسکو غانی نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الحجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المدان بن الدیان - کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے - انکو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الحجر کا نام عبد اللہ رکھدیا تھا (مگر مشہور اسی نام کے ساتھ رہے) انکا تذکرہ پہلے بھی گذر چکا ہو لفظ حجر کسرہ حا اور سکون جیم کے ساتھ ہو اور بعض لوگون نے دونون کے فتح کے ساتھ بیان کیا ہو اسکو امیر ابو نصر بن ماکولا نے کہا ہو۔

(سیدنا) عبد الحمید (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم - قریشی مخزومی - انکی کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ ثقیفہ تھین - یہ فاطمہ بنت قیس کے خاوند تھے اور یہ خالد بن الولید کے چچازاد بھائی تھے - انھون نے (اپنی بی بی) فاطمہ کو طلاق مغلظہ دیدی تو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر آپسے نفقہ کے لیے درخواست کی تو آپنے جواب دیا کہ تمھارے لیے نفقہ نہین ہو - ناشرہ بن سمی نے روایت کی ہو کہ ہمنے عمر بن خطاب کو جابیہ کے دن یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مینے خالد بن ولید کو (اپنے عہدہ سے) معزول کردیا اور انکی جگہ ابو عبیدہ کو سردار بنادیا تو ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ اُٹھے اور (اپنے چچازاد بھائی کی طرفداری مین) حضرت عمر سے تقریر کی کہ واللہ تمنے ایک ایسے لڑکے کو معزول کردیا ہو کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم بنایا تھا اور (واللہ تمنے) ایسی تلوار کو میان مین ڈالدیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میان سے باہر کیا تھا اور تمنے ایسے جھنڈے کو گرادیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا تھا[۱] - بعض لوگون نے انکا نام احمد بیان کیا ہو انکا تذکرہ پہلے گذر چکا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر کنیت کے باب مین اعادہ کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الحمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمرو بن حرام - یہ جابر کے بھائی ہین انکی کنیت ابو عمرو ہو ابو موسی نے کہا ہو کہ مستغفری نے انکے تذکرہ کو ایسا ہی بیان کیا ہو۔ انھون نے حسن بن سفیان سے حدیث روایت کی ہو یعنے اُس حدیث کو بیان کیا ہو جو کہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ یعنے فاطمہ بنت قیس کے شوہر سے مروی ہو انکا تذکرہ پھر اعادہ کیا جائیگا - ابو موسی نے کہا ہو کہ مجھے معلوم نہین کہ کہان سے انکو شبہہ پڑگیا یہ جابر کے بھائی تھے - ابو عمرو تو ایک مشہور شخص ہین واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

---

[۱] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب اسمین مذکور نہین وہ جواب یہی تھا کہ تم اپنے چچازاد بھائی کے پاس داری مین یہ گفتگو کررہے ہو ۱۲

(سیدنا) عبد خیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ہمدانی خیوانی۔ انکی کنیت ابو عمارہ تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے۔ ہمین ابو ربیع یعنے سلیمان ابن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو برکات یعنے محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الباقی بن طوق یعنے ابو نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم یعنی نصر بن احمد بن مرجی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن حماد کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسہر بن عبد الملک ابن ملیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھکو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مینے عبد خیر سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کیا ہے تو انھون نے جواب دیا کہ ایک سو بیس برس کی عمر ہو چکی ہے مینے (اسوقت) انسے عرض کیا کہ آپ ایام جاہلیت کی کوئی بات بیان فرما سکتے ہین جواب دیا ہان لو مین بیان کرتا ہون۔ مین ملک یمن مین تھا پس (وہان) ہم لوگون کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر آئی کہ جسمین آپ لوگون کو خیر واسع یعنے اسلام کی طرف بلا رہے تھے میرے والد اسوقت کہین باہر گئے ہوے تھے اور مین صغیر سن تھا جب میرے والد واپس آئے تو میری والدہ سے کہا کہ اس دیگ کو کتون کے سامنے بہادو اس لیے کہ ہم مسلمان ہو گئے ہین پس اسوقت مین بھی اسلام لے آیا دیگ کے بہا دینے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اسمین مردار پکا ہوا تھا۔ عبد خیر علی رضی اللہ عنہ کے بڑے شاگردون مین تھے انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ ایک ثقہ و معتبر شخص تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد خیر ا (رضی اللہ عنہ)

انکا نام (پہلے) عبد شر تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد خیر رکھدیا اسکو ابن مندہ وغیرہ نے حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ مین بیان کیا ہے اور انکے تذکرہ مین نہین لکھا ہے۔ یہ عبد خیر قبیلہ بنی حمیر سے ہین اور جو اسکے پہلے گذرے ہین وہ قبیلہ ہمدان سے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد ربہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج۔ انصاری خزرجی ساعدی۔ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکو موسی نے اہل بدر کے اُن لوگون مین لکھا ہے جو کہ (قبیلہ) بنی ساعدہ بن کعب خزرج کے لوگون سے تھے پس انھون نے یون بیان کیا ہے عبد ربہ بن حق بن قوال۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نام عبد اللہ بن حق تھا اور ابن عمارہ کا قول ہے کہ بیٹے ہین عبد رب بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابزی خزاعی۔ یہ نافع بن عبد الحارث کے غلام تھے انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکو (حضرت) علی

رضی اللہ عنہ نے خراسان کا حاکم بنادیا تھا- انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے- انکی اکثر روایتین حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے منقول ہین- انھین کے بارہ مین (حضرت) عمر بن خطاب کا یہ قول ہے کہ عبد الرحمن بن ابزی ان لوگون مین ہین کہ جن لوگون کے مرتبہ کو اللہ عزوجل نے قرآن کے حفظ کرنیکے صلہ مین بلند کیا انسے انکے دونون لڑکے سعید اور عبد اللہ نے اور عبد اللہ بن ابی مجاہد نے حدیث روایت کی ہے- ہمین خطیب ابو فضل یعنے عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے محمد بن ابی مجاہد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے بیع سلم کے متعلق جھگڑا کیا تو لوگون نے مجھکو ابی بن ابی اوفی کے پاس بھیجا تاکہ مین انسے دریافت کرون چنانچہ مینے انسے دریافت کیا تو انھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین گیہون اور جو اور چھوہارے اور انگور مین بیع سلم کرتے تھے اور مینے ابن ابزی سے دریافت کیا تو انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا- ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے حسن ابن عمران سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن بشار شامی نے بیان کیا ہے کہ ابو داؤد اور عبد اللہ عسقلانی نے ابن عبد الرحمن بن ابزی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے پس یہ تکبیر کو تمام نہین کرتے تھے ہمین ابو فضل یعنے منصور بن ابی حسن فقیہ طبری نے خبر دی انھون نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے انھون نے حسن بن مسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ (حضرت) عمر بن خطاب نے مکہ پر نافع بن عبد الحارث کو عامل بنادیا پس جب حضرت عمر مکہ مین تشریف لے گئے تو نافع بن عبد الحارث نے انکا استقبال کیا اور اسکی درخواست کی کہ اہل مکہ پر عبد الرحمن بن ابزی کو خلیفہ بنادین (اسکو سنکر) حضرت عمرؓ غصہ مین آگئے یہانتک کہ مارے غضب کے پالان ہی پر کھڑے ہوگئے اور یہ فرمانے لگے کہ تمنے اللہ کے اہل پر یعنے اہل مکہ پر عبد الرحمن بن ابزی کو خلیفہ بنانا چاہا- نافع نے اسکے جواب مین یہ کہا کہ (ہان) مینے انکو اہل مکہ مین سب سے اقرء بکتاب اللہ اور افقہ فی الدین پایا- حضرت عمرؓ نے اسکو سنکر انکی تواضع کی اور یہ فرمایا کہ بیشک مینے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالی چند قومون کو قرآن کے ذریعہ سے بلند رتبہ کریگا اور بہتون کو اسی کے باعث ذلیل و خوار کریگا- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن افزنیہ- عبدی اسحاق بن راہویہ نے اپنی (کتاب) مسند مین انکو صحابہ مین بیان کیا ہے- ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق نے عبدالرحمن بن اذینہ سے روایت کر کے بیان کیا میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کر کے یہ کہا کہ آپنے فرمایا تھا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی (کہ واللہ میں فلان کام کرونگا) اور پھر اس نے اس کام کا جانب مخالف اچھا سمجھا تو چاہیئے کہ اسکو کرلے اور اپنے قسم کا کفارہ دیدے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم انکا تذکرہ علی عسکری وغیرہ نے بیان کیا ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن ارقم کے بھائی ہین یزید بن عبداللہ تستری نے عبداللہ ابن ابی سعید ابن ابی ہند سے انھون نے ایک انصاری سے انھون نے عبدالرحمن بن ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (ماہ رمضان مین) سحری کھایا کرو مسلمان کے واسطے سحری کھانا بہت اچھا ہے اور سحری کھانے والون پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو عبدالرحمن بن قیس نے عبداللہ بن سعید سے انھون نے محمد بن قیس بن حارث سے انھون نے شماس سے جو انصار مین سے ایک شخص تھے انھون نے عبدالرحمن بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ازہر بن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ بن کلاب قریشی زہری ہین انکی والدہ عبدہ بنت یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھین۔ یہ عبدالرحمن ابن عوف کے بھتیجے ہین اسکو ابو عمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ جس نے انکو عبدالرحمن ابن عوف کا چچازاد بھائی کہا ہے اسنے غلطی کی ہے۔ اور ابن مندہ نے (انکا نسب اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمن ابن عوف کے چچازاد بھائی ہین اور ابو نعیم نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے (عبدالرحمن) بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہین۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین مین موجود تھے۔ اور انکی کنیت ابو جبیر تھی انسے ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور محمد بن ابراہیم بن حارث اور انکے بیٹے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن ازہر نے روایت کی ہے ہم کو زین الامنا ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن ابی العلا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن داؤد قنطری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے نافع بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن سائب سے انھون نے عبدالحمید بن عبدالرحمن

بن ازہر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن تجربہ سخت تجارب مین مبتلا
ہو جاتا ہے تو اسکی مثال لوہے کی طرح ہے کہ تم اسکو آگ مین ڈالدو اسکا میل جلجاتا ہے اور صاف لوہا نکل آتا ہے ہمکو ابو احمد بن علی بن سکینہ صوفی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی سند کو ابو داؤد سجستانی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی سرح نے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے اپنے ماموں عبد الرحمن کی کتاب مین عقیل سے روایت منقول دیکھی اونکو ابن شہاب نے عبد الرحمن بن ازہر سے
انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ مقام حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شرابی کی طرف سے گذر ہوا تو حضرت نے اسکے
چہرہ پر خاک ڈالدی اور صحابہ کو حکم دیا کہ اسکو مارو چنانچہ صحابہ نے اسکو اپنی جوتیون سے اور ان چیزون سے جو انکے ہاتھ مین تھین یعنی لاٹھی
وغیرہ سے اس کو مارنا شروع کیا۔ یہانتک کہ آنحضرت نے فرمایا موقوف کرو اسوقت صحابہ نے مارنا موقوف کیا
یہ عبد الرحمن حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑون کے محافظ تھے۔ عبد الرحمن کہتے ہین کہ جب اللہ نے کافرون کو شکست دی
اور مسلمان اپنی اپنی فرودگاہ مین واپس آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا کہ مسلمانون کے پاس جا جا کر فرما رہے ہین کہ خالد بن ولید کی
فرودگاہ مجھے کون بتا سکتا ہے پس ہم لوگون نے آپ کو خالد بن ولید کی فرودگاہ بتا دی آپنے جا کر انکے زخم کو ملاحظہ فرمایا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے
مین کہتا ہون کہ جس طرح ہم اول انکا نسب بیان کر چکے ہین اسی طرح ابو عمر نے بھی انکا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن عوف کے بھتیجے ہین
اور ابن مندہ نے جس طرح انکا نسب بیان کیا ہے وہ بھی ہم ذکر کر چکے اور وہ انکو عبد الرحمن بن عوف کا چچازاد بھائی لکھتے ہین اور ابو نعیم نے
ابن مندہ ہی کی طرح انکے نسب کو بیان کر کے عبد الرحمن بن عوف کا انکو بھتیجا کہا ہے یہ انکی صریح غلطی ہے کیونکہ عبد الرحمن بن عوف اور عبد الرحمن
بن ازہر اپنے نسب مین سوائے عبد عوف کے کہین نہین ملتے ہین اور عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کے دادا ہین تو عبد الرحمن بن ازہر ان کے
بھتیجے کیونکر ہون گے لیکن ابن مندہ نے جو انکے نسب کو بیان کر کے عبد الرحمن بن عوف کا بھتیجا کہا ہے تو انکے بیان کئے ہوئے نسب کے موافق
درست ہے اور بخاری نے بھی انکا نسب کو ابن مندہ ہی کی طرح بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی ابو عمر کی طرح (انکو ازہر بن عوف
کا بیٹا) بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے موافق ابن مندہ اور ابو نعیم کے بیان کرتے ہین کہ ازہر بن عبد عوف کے بیٹے ہین ابو عمر نے جس طرح ان کے
نسب کو بیان کیا ہے اسکے موافق عبد الرحمن بن عوف کا بھتیجا ہونا انکا صحیح ہے۔ اور باب الہمزہ مین ازہر کے نسب کو بیان کر کے کہا ہے کہ ازہر
بن عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کے چچا ہین اور کہا ہے کہ طلیب و مطلب ازہر کے بیٹے ہین اور ازہر عبد عوف کے بیٹے ہین اور یہ دونون
عبد الرحمن بن ازہر کے بھائی ہین انتہی۔ ابو عمر نے نسب کے بیان کرنے مین ابن مندہ اور ابو نعیم کی موافقت کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ تمام
اختلافات علمائے نسب کے بیان کرنے مین ہین ابو عمر نے ازہر کو عبد عوف کا بیٹا کہا ہے اسکو مناسب تھا کہ عبد الرحمن و طلیب و مطلب کو جو ازہر کے
بیٹے ہین عبد الرحمن بن عوف کے چچازاد بھائی کہتا اور ابن ابی خیثمہ نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہے۔
واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد اور بعض نے انکو عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف اسعد بن زرارہ کے نسب میں پہلے بیان ہو چکا ہے یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے اپنے والد سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انھوں نے یحییٰ بن عباد سے انھوں نے عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو لیکر آل عفرا کی تعزیت میں شریک ہونے کیواسطے تشریف لائے انکے بعد پوری حدیث اس روایت میں بیان کی ہے نیز ہمکو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک پہونچاکر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابوبکر نے یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو ساتھ لئے ہوئے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عوف و معوذ فرزندان عفرا کی تعزیت میں شریک ہوئے یہ واقعہ ازواج نبی پر حجاب فرض ہونے سے پہلے کا ہے اس روایت میں بدر کے قیدیوں کی بابت پوری حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابن ہشام نے بھی اسحاق سے روایت کیا ہے مگر بجائے اسعد کے سعد کہا ہے۔ واللہ اعلم انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قریشی زہری۔ انکی والدہ آمنہ بنت نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں مسلمانوں میں انکی قدر و منزلت ... تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر ملاقات نہیں ہوئی البتہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں زاد بھائی اور عبداللہ بن ارقم کے چچازاد بھائی تھے جنگ صفین کے واقعہ تحکیم میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص نے (واقعہ تحکیم میں خلافت کیلئے) ذکر کیا تھا مگر اور لوگوں نے کہا کہ یہ خود مہاجر ہیں نہ انکے والد مہاجرین سے تھے لہذا خلافت راشدہ کیلئے انکا انتخاب مناسب نہیں) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے یہاں انکی قدر و منزلت زیادہ تھی انسے مروان بن حکم اور سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے معمر نے زہری سے انھوں نے عوف بن حارث سے انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم انصاری ہیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انصاری ہیں ابوعمر کہتے ہیں کہ میں انکو انصار کا حلیف سمجھتا ہوں مسلمہ بن مروان نے

کہا ہو کہ مینے انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور عبد الرحمن بن اشیم کو جو بنی انمار سے تھے دیکھا ہو یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اپنے سفید بالون مین خضاب نہ لگاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انکی کنیت ابو محمد تھی یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہو مگر صحابہ مین انکا تذکرہ کیا گیا ہو۔ یحیی بن محمد بن عبد الرحمن انصاری نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی تو حضرت اور بشر بن براء بن معرور نے اس کو کھایا۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن بجید بن وہب بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعۃ انصاری یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ ابن ابی داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہو مگر اور لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہین ہین۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی ہو کہ عبد الرحمن بن بجید انصاری نے جو بنی حارثہ کے بھائی تھے ہم سے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن سہل کو خیبر مین کسی نامعلوم شخص نے قتل کر ڈالا تو انکے بھائی عبد الرحمن بن سہل اور محیصہ بن مسعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استغاثہ کرنے کے واسطے حاضر ہوے۔ عبد الرحمن بن سہل نے جو کہ صغیر سن تھے گفتگو شروع کی آنحضرت نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے تب حویصہ نے گفتگو شروع کی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے) یہودیون کو بلوا بھیجا۔ جب یہودی حاضر ہوئے تو انھون نے اس بات پر اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے عبد اللہ بن سہل کو قتل نہین کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے فرمایا کہ انکی دیت[1] دو کیونکہ یہ انھین لوگون مین قتل ہوئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے بھی روایت کیا ہو لیکن تذکرہ نسب مین تو عبد الرحمن بن بجید لکھا ہو اور سند حدیث مین عبد الرحمن بن محمد کہا ہو یہ انکی خطا اور غلطی اور غفلت ہو کہ سند مین بجاے بجید کے محمد بیان کر دیا۔ اور ابو نعیم نے بہت صحیح لکھا ہو۔ ابن مندہ کی کتاب مین ایسا ہی لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن بدیل بن ورقا خزاعی ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہو۔ ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بھائی عبد اللہ اہل یمن کی طرف

[1] یہ مسئلہ ہو کہ جب کوئی شخص کسی مقام پر مقتول ہو جاوے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اہل محلہ سے قسم لی جاوے اگر وہ قسم کھا لین کہ ہم نے نہین قتل کیا نہ ہم قاتل کو جانتے ہین تو پھر انسے خون بہا مقتول کا دلوایا جائے ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاصد بنکر گئے تھے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کیساتھ دونون موجود تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بعض نے ابن بشر بیان کیا ہے انھون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت مین ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور شعبی وابن سیرین وعبد الملک بن عمیر نے ان سے روایت کی ہے سری بن اسمٰعیل نے عامر شعبی سے انھون نے عبد الرحمن ابن بشیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تم سے حکم قرآنی کے رو سے لڑیگا جس طرح مینے تم سے تنزیل قرآن کے موافق جہاد کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا نہین۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص مین ہون فرمایا نہین بلکہ یہ جوتا سینے والا اسوقت حضرت علی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا سی رہے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ مین انکو ابن ابی سبرہ سمجھتا ہون بعض کا بیان ہے کہ یہ انصاری ہین مگر ابو عمر نے انکو ابن بشیر لکھا ہے اور اپنا کوئی شک اسمین نہین ظاہر کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے ابن ابی سبرہ کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری ہین ان کو بخاری نے صحابہ مین اور مسلم نے تابعین مین لکھا ہے اور انکے والد نے ایام جاہلیت مین وفات پائی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماموون سے ملاقات کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ لوگ مشرک تھے۔ تو آپنے اجازت دی مگر جب مین ملاقات کرکے لوٹا تو آپنے یہ آیت پڑھی لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الآیہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوبان انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے اور انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انسے طبرانی نے ایک حدیث اپنے معجم مین روایت کی ہے

ف ترجمہ: اے نبی تم انلوگونکو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہین (کبھی ایسا) نہ پاؤگے کہ وہ ان لوگون سے محبت کرین جنھون نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی ہو۔ حضرت کا اس آیت کی تلاوت سے انکا تنبیہ کرنا تھا کہ یہ اپنے مشرک ماموون سے قطع تعلق کر دین ۱۲

سنہ پچپن میں وفات پائی اور انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھی ابو عبیدہ بن نیار و محمد بن مسلمہ و مسلمہ بن سلامہ بن وقش نے انکو قبر میں اتارا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے انکی عمر ستر سال کی تھی اور منہدی کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں انکی کنیت ابو محمد تھی اور انکی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھیں یہ مغلب بن عمیر تھی اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت یہ دس برس کے تھے علم اور دینداری اور بلند ہمتی کے لحاظ سے بزرگان اسلام میں انکا شمار تھا انھون نے حضرت عمر و عثمان و علی و عایشہ صدیقہ وغیرہم سے رضی اللہ عنہم روایت کی ہے اور ان سے انکے بیٹے ابو بکر اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے ابو عمر نے مجدی بن قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ حضرت عایشہ صدیقہ سے واقعہ جمل کا ذکر کیا گیا تو حضرت عایشہ صدیقہ نے پوچھا کہ کیا لوگ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہیں لوگون نے کہا ہان حضرت عایشہ نے فرمایا لوگ شاید اسکو کوئی فخر کی بات سمجھتے ہین مگر میری حالت تو یہ ہے کہ مجھے (رو رو کے) آرزو آتی ہے کاش میں بھی اسی طرح گھر میں بیٹھی رہتی جس طرح اور ازواج نبی صلعم بیٹھی رہین یہ بیٹھ رہنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے کہ میرے بطن سے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے ایسے دس بیٹے زائد لڑکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوتے ان عبد الرحمن کے والد حارث بن ہشام نے طاعون عمواس میں وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کرلیا عبد الرحمن نے حضرت عمر ہی کے یہان پرورش پائی۔ اور انھین عبد الرحمن کا نام ابراہیم تھا حضرت عمر نے انکا نام اسوقت بدل کر عبد الرحمن رکھا جسوقت تمام ان لوگون کے نام بدلے گئے جنکا نام انبیا کے نام پر تھا یہ غزوہ جمل میں حضرت عایشہ صدیقہ کے ساتھ موجود تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی مریم کا انکے ساتھ نکاح کردیا تھا یہ ان لوگون میں سے ہین جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ ملکر مصحف قرآنی کی کتابت کا کام انجام دیں (ایام بغاوت میں) حضرت عثمان کے ساتھ یہ بھی باغیون کے حصار میں تھے اور یہین

ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ کو اس بات کا سخت ملال تھا کہ میں مفسدون کے بہکانے میں آگر حضرت علی مرتضی سے واقعہ جمل میں کیون لڑی سی ملال کو وہ ان الفاظ میں ظاہر کرتی ہین کہ باوجودیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا اسکے لیے نہایت فضیلت کی بات ہے مگر میرے نزدیک حضرت علی مرتضی سے جنگ نکرنا اس سے بھی افضل ہے تمام امہات المومنین کا زہد و ورع اور خوف خدا کہ باوجودیکہ اس لڑائی میں انکا قصور نہ تھا پھر بھی وہ اپنے کو قصوروار سمجھتی تھین یا للعجب خدا کی بھی حالت ہوگی یہ کیفیت ہر برکت صحبت سید الانبیا اسی طرح تمام لوگون میں تھی دیکھیے اس واقعہ جمل میں طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کی شہید ہوجانے پر حضرت علی مرتضی کو کسقدر ملال و رنج تھا اور کیسی ندامت تھی حالانکہ اسمین انکا کچھ قصور نہ تھا۔

زخمی ہوئے لوگ انکو اٹھاکر انکے گھر لے گئے انکی حالت دیکھکر انکی عورتین آہ وزاری کرنے لگین۔ عمار بن یاسر نے ان عورتوں کی آہ وزاری سنکر یہ شعر پڑھا۔ ذوقوا کما ذقنا غداۃ محجر ٭ من الحر فی اکبادنا والتحوب ٭

اس شعر مین اس (واقعہ کی) طرف اشارہ ہی کہ ابوجہل نے جوان عبدالرحمن کا چچا تھا عمار کی والدہ سمیہ کو (نہایت شرمناک اور وحشیانہ طریقہ سے محض مسلمان ہو جانے کے جرم مین) قتل کیا تھا حارث بن ہشام کی نسل سوا عبدالرحمن کے اور سب منقطع ہوگئی تھی ان عبدالرحمن کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت مین ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ اور بعض لوگون نے ابن جاریہ بیان کیا ہی ابومسعود نے اسکو ذکر کیا ہی انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہی محمد ابن کعب قرظی نے ابن ابی سلیط سے انھون نے عبدالرحمن ابن حارثہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایام گرما مین) جب ذرا ٹھنڈک ہو جایا کرے تو نماز ظہر ادا کیا کرو۔ (انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حاطب بن ابی بلتعہ لخمی ہین۔ انکے نسب کا ذکر انکے والد کے نسب مین ہو چکا ہی۔ انکی کنیت ابویحییٰ تھی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہوئے تھے انسے انکے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی کہ آپ عید کی نماز ادا کرنے کے واسطے ایک راہ سے جاتے اور دوسرے راہ سے واپس آتے تھے۔ جعفر ابن سلیمان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھون نے محمد بن عبدالرحمن بن حاطب سے انھون نے اپنے والد یعنی عبدالرحمن ابن حاطب سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عشا کی نماز کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ (عشا کی نماز کا وقت اسوقت آتا ہی) جب ہر طرف شب کی تاریکی پھیل جائے۔ قطن بن نسیر نے جعفر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور انھون نے یعنی (عبدالرحمن نے) ۶۸ھ مین وفات پائی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حبیب خطمی ہین حافظ ابوبکر خطیب نے (انکا تذکرہ اس طرح) بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن بن حبیب انصاری ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہی اور بعض لوگ (انکا نسب اس طرح) بیان کرتے ہین عبدالرحمن بن حبیب بن جبارہ بن جاریہ بن جلید بن

سلہ اب تم بھی تکلیف کا مزہ چکھو جس طرح ہم داغ ظلم دن اپنے درد جگر اور تکلیف کا مزہ چکھ چکے ہین۔

عبید بن غیان بن عامر بن خطمہ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔ غیان کو بعض لگ عنان بکسر عین اور بعضے بفتح عین بیان کرتے ہیں۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا ہیں غزوہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ مسیب بن حزن کے کئی بھائی تھے جنمیں سے یہ عبدالرحمن اور سائب اور ابوسعید ہیں سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر سوائے مسیب کے (انمیں سے) کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان بن ثابت انکا نسب انکے والد کے ذکر میں بیان ہوچکا ہو۔ اور یہ انصاری خزرجی ہیں۔ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انکی کنیت ابومحمد تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ ابوسعید تھی یہ عبدالرحمن شاعر تھے۔ انکی والدہ سیرین قبطیہ ماریہ قبطیہ کی بہن تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو انھیں ہبہ کردیا تھا انھیں سے عبدالرحمن پیدا ہوئے اسی وجہ سے کہا گیا ہو کہ عبدالرحمن حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خالہ زاد بھائی ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ (صحابی نہیں ہیں بلکہ) تابعی ہیں۔ محمد بن سعد نے بیان کیا ہو کہ یہ اہل مدینہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین سے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے سعید بن عبدالرحمن بن حسان سے انھوں نے اپنے والد حسان سے روایت کی ہو کہ حسان (ایک دن) راستے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے (اسوقت) آپ کیساتھ حارث مزنی تھے جب حسان نے حارث مزنی کو پہچانا تو یہ شعر کہے۔ ؎ یا حار من یغدر بذمة جاره ٭ منکم فان محمدا لا یغدر ٭

وامانة المزنی حیث لقیته ٭ مثل الزجاجة صدعها لا یجبر ٭ ان تغدروا فالغدر من عاداتکم ٭ والغدر ینبت فی اصول السخبر

ہم کو ابومحمد بن حافظ ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن بکر نے بیان کیا انھوں نے احمد بن خلیل سے انھوں نے عمر بن عبیدہ سے نقل کیا ہو وہ کہتے تھے مجھسے ہارون بن عبداللہ زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی زدیق نے

سلہ ترجمہ اسے حارث تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہو (اس سے کہدو کہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بدعہدی نہیں کرتے ٭ اس مزنی شخص کی امانت (وہیں پہونچادو) جہاں تم اس سے ملے تھے ٭ وہ امانت مثل شیشہ کے ہو کہ اسکی شکستگی کی اصلاح نہوسکیگی ٭ تم لوگ اگر بدعہدی کرتے ہو تو کچھ (تعجب نہیں) بدعہدی تو تمھاری عادت ہو ٭ بدعہدی تو تمھارے عنصر میں ہو۔

بیان کیا کہ عبد الرحمن بن حسان نے رملہ بنت معاویہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے تھے وہ اشعار یہ ہیں ؂
رمل ہل تذکرین یوم عراک ؛؛ اذ قطعنا مسیرنا بالتمنی ؛؛ اذ تقولین عمرک اللہ ہل شیء ؛؛ وان جل سوف یسلیک عنی ؛؛ ام ہل اطمعت منکم یا ابن حسان کما قد اراک اطمعت منی ؛؛ یزید کو جب ان اشعار کی خبر پہنچی تو اسے غصہ آگیا اور حضرت معاویہ کے پاس جا کر کہنے لگا اے امیر المومنین اس یہودی بچہ کو جو اہل یثرب سے ہے آپنے دیکھا کہ ہماری آبرو ریزی کس طرح کر رہا ہے اور ہمارے گھر کی عورتوں سے اظہار عشق کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا وہ کون ہے یزید نے کہا عبد الرحمن ابن حسان۔ اور جو کچھ شعر عبد الرحمن بن حسان نے کہے تھے وہ پڑھکر سنا دیے حضرت معاویہ نے کہا اے یزید بفضل خدا اس وقت ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے اہل حسب قدرت سے زیادہ (اپنے دشمن کو) کوئی سزا نہیں دیسکتا (پس تو اسقدر کیوں پریشان ہوتا ہے) ذرا توقف کر اسکو چھوڑ دے جب انصار کا وفد آئے تو مجھکو یاد دلانا چنانچہ جب انصار کا وفد آیا تو یزید نے حضرت معاویہ کو یاد دہانی کی حضرت معاویہ نے عبد الرحمن سے کہا کہ اے عبد الرحمن کیا مجھکو یہ خبر نہیں پہنچی کہ تم نے رملہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے ہیں انھوں نے کہا اے امیر المومنین ہاں (میں نے کہے ہیں) (لیکن یہ صرف شاعرانہ مضمون ہے اور شاعر اپنا معشوق اسی کو فرض کرتا ہے جو اسکے نزدیک حسن و جمال میں سب سے فائق ہوتا ہے پس اگر میں رملہ سے زیادہ کسی اور کو اپنے شعر (میں مخاطب بنانے) کیلئے مناسب جانتا تو اسی کو بناتا حضرت معاویہ نے کہا کہ (اگر ایسا ہے) تو تم نے رملہ کی بہن ہند کو کیوں مخاطب نہ بنایا اسکی ایک بہن ہند بھی ہے عبد الرحمن نے کہا اب اسکو بھی مخاطب بناؤنگا حضرت معاویہ کا مقصود یہ تھا کہ اگر دونوں کو مخاطب بنا لیں تو ایک شاعرانہ مضمون ہونا ثابت ہو جائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) مگر یزید اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور اپنے کعب بن جعیل (شاعر) کو بلوا بھیجا اور اس سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر کعب نے کہا میں امیر المومنین سے ڈرتا ہوں (اسلیئے خود تو نہیں کہہ سکتا) مگر ایک کافر شاعر کا آپ کو پتہ دیتا ہوں وہ بڑا استاد ہے یزید نے کہا وہ کون کعب نے کہا اسکا نام اخطل ہے چنانچہ یزید نے اخطل سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر اخطل نے بھی کہا کہ میں امیر المومنین سے ڈرتا ہوں یزید نے کہا کچھ خوف نکرو میں اس کا ذمہ دار ہوں پس اخطل نے یہ ہجویہ اشعار کہے ؂ واذا نسبت ابن الفریعۃ خلتہ ؛؛ کالجحش بین حمارۃ وحمار ؛؛ لعن الالہ من الیہود عصابۃ ؛؛ بالجزع بین صلیصل وصرار ؛؛ خلوا المکارم لستم من اہلہا ؛؛ وخذوا مساحیکم بنی النجار ؛؛ ذہبت قریش بالمکارم والعلی ؛؛ واللوم تحت عمائم الانصار ؛؛ ان اشعار کی خبر

ؔ اے رملہ تمہیں حشیہ والا دن یاد ہے ؛؛ جب اپنے اور تمنے بڑے شوق میں قطع مسافت کی تھی ؛؛ جب تم (مجھسے) یہ کہہ رہی تھیں کہ اللہ تمہیں زندہ رکھے کیا کوئی ایسی تدبیر ہے جو تم کو مجھسے غافل کردے گو وہ تدبیر دشوار ہو (توبھی تم مجھے بتا دو اچھا یہ تو بتاؤ) اے ابن حسان کبھی مینے بھی تمسے کسی بات کی خواہش کی ہے ؛؛ جسطرح میں تمہیں اپنے سے خواہش کرتا ہوا دیکھ رہی ہوں ۱۲ ؔ ترجمہ جب فریعہ (قبیلہ انصار کی ان کا نام ہے) کا بیٹا اپنا نسب بیان کرتا ہے ؛؛ جس طرح گدھے کا بچہ گدھے اور گدھی سے پیدا ہوتا ہے ؛؛ اللہ یہودیوں کے گروہ کو لعنت کرے ؛؛ جو اونٹ اور گھوڑوں کے درمیان میں شور مچایا کرتے ہیں ؛؛ اے یہود یو بزرگیوں کو تم چھوڑ دو تم اسکے لائق نہیں ہو ؛؛ اور اے بنی نجار تم اپنے پھاوڑے لیکر کام کرو ؛؛ سب بزرگیاں اور بلندیاں قریش لے گئے ؛؛ اور انصار کے عماموں کے نیچے ملامت ہے ؛؛ ۱۲

جب نعمان بن بشیر کو دی تو وہ حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ اے امیر المومنین دیکھو کیا تمھین ملامت دکھائی دیتی ہی حضرت معاویہ نے کہا نہین بلکہ بزرگی اور خیریت دکھائی دیتی ہی نعمان بن بشیر نے کہا اخطل یہ کہتا ہی کہ ہمارے عماموں کے نیچے ملامت ہی حضرت معاویہ نے (بہت تعجب کے ساتھ) پوچھا کیا اس نے ایسا کہا ہی نعمان بن بشیر نے کہا ہان کہا ہی حضرت معاویہ نے فرمایا تو تم کو اسکی زبان (کاٹ لینے) کا اختیار ہی اور یہ کہکر اخطل (نا ہنجار) کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا تو اُس نے قاصد سے کہا مجھے یزید کے پاس لے چلو چنانچہ وہ اُسکو یزید کے پاس لے گیا اخطل نے (یزید سے) کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یزید نے کہا تم کچھ خوف نہ کرو اور یزید حضرت معاویہ کے پاس گیا اور کہا آپ نے اس شخص کو کیون بلایا ہی یہ تو ہماری تعریف کرتا ہی اور ہمارے دشمنون کی مذمت کرتا ہی حضرت معاویہ نے کہا اس نے انصار کی ہجو کی ہی یزید نے پوچھا کون کہتا ہی حضرت معاویہ نے کہا نعمان بن بشیر یزید نے کہا انکا قول مقبول نہین ہو سکتا کیونکہ وہ خود مدعی ہی ہان اُنسے آپ گواہ مانگئے اگر وہ گواہ پیش کر دین تو آپ انکے موافق فیصلہ کر دیجئے چنانچہ حضرت معاویہ نے انکو بلوایا مگر وہ کوئی گواہ پیش نہ کر سکے (مجبور ہوکر) حضرت معاویہ نے اخطل کو چھوڑ دیا ان عبدالرحمن کی وفات سنہ [illegible]ھ مین ہوئی یہ خلیفہ کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسنہ شرحبیل بن حسنہ کے بھائی ہین حسنہ انکی والدہ کا نام وہ عمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی لونڈی تھین انکے والد کے نام مین اور نسب مین اختلاف ہی اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ وہ کسکے غلام تھے ہم یہ سب باتین شرحبیل کے نام مین بیان کر چکے ہین۔ انسے زید بن وہب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے (جو) احمد بن علی بن مثنی تک (پہونچتی ہی) خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے زید بن وہب سے انھون نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد مین تھے اتفاقاً ہمارا گذر ایک ایسی سرزمین پر ہوا جہان گفتار بہت تھے چنانچہ ہم نے چند گفتار شکار کئے انکا گوشت دیگون مین پک رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز (پک رہی) ہی ہمنے کہا کچھ گفتار ہمنے پائی تھین (انکا گوشت ہی) حضرت نے فرمایا ایک گروہ بنی اسرائیل کا مسخ ہوگیا تھا (خدا نے اُسے گفتار کی شکل مین کر دیا تھا) مین خیال کرتا ہون کہ شاید یہ گفتار وہی ہون پھر آپنے ہمین حکم دیا تو ہم نے دیگون کو الٹ دیا باوجودیکہ ہم (اسوقت بہت) بھوکے تھے انسے زید نے بھی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ایک عصا تھی آپنے اسکو رکھدیا اور پیشاب کرنے لگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ عبدالرحمن بن مطاع کے نام مین لکھا ہے یہ دونون ایک ہین ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

عبدالرحمن[۱]

ابن ام الحکم۔ انکا ذکر حضرت معاویہ اور وائل بن حجر کے قصہ میں آتا ہے انکی والدہ ام الحکم ابوسفیان بن حرب (والدہ حضرت معاویہ) کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن ہیں ان عبدالرحمن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی ہے ثقفی ہیں۔ اور بعض لوگ انکا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عقیل کنیت انکی ابوسلیمان اور بعض لوگ ابومطرف کہتے ہیں یہ اپنی والدہ ام الحکم ہی کی طرف زیادہ منسوب کئے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے انکا ذکر یہاں کیا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ سے مرسل روایت کی (یعنی انکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں کوئی دوسرا صحابی راوی ہوتا ہے جسکو یہ ذکر نہیں کرتے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود صحابی ہیں۔ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے انسے اسمٰعیل بن عبید اللہ اور عزار بن حریث اور یعقوب بن عثمان نے روایت کی ہے انکے ماموں حضرت معاویہ نے انھیں ۵۸ھ میں کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر انکو معزول کرکے نعمان بن بشیر کو انکی جگہ پر مقرر کیا یہ اپنے زمانہ حکومت میں بہت بدسیرت رہے ہمیں حافظ قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوالوفا سے پڑھا وہ عبدالعزیز بن احمد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب میدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلیمان بن ربر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہشام بن محمد سے روایت کرکے خبر دیگئی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے عبدالرحمن بن ام الحکم کو کوفہ پر عامل مقرر کیا انکا طریق حکومت وہاں بہت برا رہا وہاں کے لوگوں نے انکو نکال دیا تو یہ اپنے ماموں معاویہ کے پاس چلے گئے حضرت معاویہ نے کہا میں تم کو کوفہ سے بہتر مقام دیتا ہوں یعنی مصر اور انکو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ یہ مصر کی طرف روانہ ہوگئے جب یہ خبر معاویہ بن خدیج سکونی کو پہونچی تو وہ مصر سے دو منزل انکے استقبال کیلئے آئے اور کہا آپ اپنے ماموں کے پاس لوٹ جایئے کیونکہ آپ ہم لوگوں کے یہاں ویسی حکومت نہیں کر سکتے جیسی ہمارے بھائیوں یعنی اہل کوفہ کے یہاں کر چکے ہیں پس یہ اپنے ماموں کے پاس لوٹ گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کوفہ سے انکے معزول ہونے کا سبب علاوہ ان کے بدسیرت ہونے کے یہ بھی تھا کہ عبداللہ بن ہمام سلولی نے چند اشعار نظم کئے اور ایک پرچہ میں لکھکر جامع مسجد میں ڈالدیئے وہ اشعار یہ ہیں[۲]

الا ابلغ معاویۃ بن صخر ۞ فقد خرب السواد فلا سوادا ۞ اری العمال اقساء علینا ۞ بعاجل نفعهم ظلموا العبادا

[۱] جنکے نام کیساتھ سیدنا اور رضی اللہ عنہ کی لفظ نہیں لکھی دو وجہ اول یہ کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں صرف ایک ضعیف قول ہے دوسرے یہ کہ مصنف انکو بدسیرت بتاتے ہیں گو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ اگر صحابی ہونے یقینا کا لیں اولیاء اللہ میں انکا شمار ہوتا اس زمانے کے اعتبار سے البتہ بدسیرت رہے ہوں گے ۔۱۲

[۲] ترجمہ آگاہ رہو معاویہ بن صخر کو (یہ پیغام) پہونچا دو ۞ کہ سواد (کوفہ) ویران ہوگیا اور اب آباد نہ ہوگا ۞ ہم تمہارے عاملوں کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے لئے قسائی بنے ہوئے ہیں ۞ اپنے دنیاوی نفع کے لئے بندگان (خدا) پر ظلم کرتے ہیں ۞

فہل[۵۱] لک ان تدارک ما لدینا ۞ وتمنع عن رعیتک الفسادا ۞ وتعزل تابعا ابدا ہواہ ۞ یخرب من بلادتہ البلادا ۞
اذا ما قلت اقصر عن ہواہ ۞ تمادی فی ضلالتہ وزادا ۞

یہ اشعار جب حضرت معاویہ کو پہونچے تو انھون نے عبدالرحمن کو معزول کر دیا۔ انکو حضرت معاویہ نے مقام جزیرہ کا حاکم بھی بنایا تھا۔ ان عبدالرحمن نے سنہ ۵۳ھ مین روم مین جہاد کیا اور وہین عمر بسر کی اور جب دمشق سے ضحاک قیس مرج راہط کیطرف گیا تو انھون نے دمشق پر بھی قبضہ کر لیا اور لوگون کو مروان بن حکم سے بیعت کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ مین انکی ولایت اولی الکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکہا ہی مگر ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکہا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن ابی عقیل ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکر آئے تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ انکی حدیث عبدالرحمن بن علقمہ سے مروی ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ عبدالرحمن ام حکم بنت ابی سفیان کے بیٹے ہین ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے انھون نے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی سے انھون نے عبدالرحمن بن عقیل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مین ایک وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا جسوقت ہم لوگون نے دروازہ پر پہونچکر اونٹ کو بٹھلایا اسوقت تک میری یہ حالت تھی کہ روئے زمین پر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجہے ناپسندیدہ نہ تھا مگر جسوقت ہم آپ کے پاس اٹھکر چلے اسوقت یہ حالت تھی کہ دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ مجہکو محبوب نہ تھا مین کہتا ہون یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا کلام تھا مگر صحیح یہ ہی کہ یہ عبدالرحمن بن ام حکم صحابی نہین ہین اور ابوعقیل کے بیٹے نہین ہین تابعی ہین محمد بن سعد نے کہا ہی کہ اہل طائف کے پہلے طبقہ سے ہین اور ابوزرعہ نے کہا ہی کہ یہ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے تہین یہانتک کہ وہان حاکم تھے اور بہت دنون حاکم بھی نہین رہے کہ انکو کوفہ کا رہنے والا کہدیا جاسکے پس شاید یہ کوئی اور شخص ہون واللہ اعلم یہ وہی شخص ہین جنہون نے جمعہ کے دن بیٹھکر خطبہ پڑہنا شروع کیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ اس خبیث کو دیکھو بیٹھکر خطبہ پڑھتا ہی حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہی واذا راؤتجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما[۵۲]۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

حمیری ہین۔ حمید کے والد ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا انسے انکے بیٹے حمید نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو دو شخص پکارین تو اسکے پاس جاؤ جو

۵۱ پس کیا تم ہماری حالت کا تدارک کر سکتے ہو ۞ اور اپنی رعیت سے اس فساد کو دور کر سکتے ہو ۞ اور ایسے شخص کو معزول کر سکتے ہو جو ہمیشہ اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہو ۞ اور اپنی کج فہمی سے شہرون کو ویران کئے ڈالتا ہو ۞ جب اس سے کہو کہ اپنی خواہش نفسانی کو ترک کرو ۞ تو اسکی گمراہی اور بڑھجاتی ہی ۞ ۱۲
۵۲ ترجمہ اے نبی جب یہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہین تو تم کو (خطبہ پڑھتے ہوئے) کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہین۔

بہ نسبت دوسرے کے تم سے قریب تہا اسوجہ سے کہ جس کا دروازہ قریب ہو وہی پڑوس کا زیادہ حقدار ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ کلدہ بن حنبل کے بھائی ہیں یہ اور انکے بھائی کلدہ دونوں صفوان بن امیہ کے اخیافی بھائی ہیں انکی والدہ صفیہ بنت معمر ابن حبیب بن وہب ہیں قبیلہ جمح کے تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ دونون صفوان کے بھانجے تھے ان دونون کی والدہ صفیہ بنت امیہ بن خلف تھین اسی وجہ سے کلدہ صفوان کے پاس رہتے تھے انکی خدمت کیا کرتے تھے کبھی انسے جدا نہوتے تھے ان دونون کے والدین سے مکہ میں آکے رہے تھے انشاء اللہ تعالی انکے بھائی کلدہ کے تذکرہ میں یہ سب حال بیان کیا جائیگا عبد الرحمن کی کوئی روایت معلوم نہیں انھین نے حضرت عثمان کی شان میں یہ اشعار کہے تھے یہ حضرت عثمان سے کچھ منحرف تھے اگرچہ اس انحراف پر یہ قائم نہیں رہے (وہ اشعار یہ ہین) [۱]

اقسم باللہ رب العباد ما خلق اللہ شیئاً سدی ولکن خلقت لنا فتنہ لکی نبتلی بک او تبتلی

یہ اشعار اور بھی ہین۔ یہ عبد الرحمن واقعہ اجنادین میں ملک شام مین شریک ہوے تھے انکو خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کے پاس فتح دمشق کی بشارت دینے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ جنگ صفین مین علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ولید بن مغیرہ قریشی مخزومی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا بھی تھا انکے والد بھی صحابی تھے۔ انکی والدہ اسماء بنت اسد بن مدرک خثعمی تھین۔ انکی کنیت ابو محمد تھی قریش کے شہسوار اور بہادرون مین سے تھے اور صاحب فضل وکرم و نیک سیرت تھے۔ لیکن حضرت علی مرتضی اور بنو ہاشم سے منحرف تھے بوجہ اسکے کہ یہ اپنے بھائی مہاجر بن خالد کے مخالف تھے اور مہاجر حضرت علی کے محب تھے۔ اُنکے ساتھ واقعہ جمل و صفین مین شریک تھے (پس ضرور ہوا کہ یہ حضرت علی مرتضی سے احتراز کرین) یہ عبد الرحمن واقعہ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور حمص مین سکونت اختیار کی تھی واقعہ یرموک مین اپنے والد کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ نے انکو غزوہ روم مین عامل بنایا تھا اہل روم کے ساتھ انھون نے خوب جنگ کی۔ جب عباس ابن ولید حمص مین حاکم ہوے تو انھون نے اہل حمص کے سردارون سے کہا کہ جسقدر تم عبد الرحمن کو یاد کرتے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ اپنے حاکمون مین سے کسی حاکم کو نہین یاد کرتے ہو۔ بعض لوگون نے جواب دیا عبد الرحمن کو (زیادہ ہم اسوجہ سے یاد کرتے ہین) کہ وہ ہمارے سردارون کو اپنے قریب جگہ دیتے تھے اور ہم لوگون کی خطائین معاف کرتے تھے (ایسے منکسر مزاج تھے کہ) ہمارے مکانون مین

[۱] ترجمہ۔ اللہ کی قسم کھاتا ہون جو تمام بندون کا پروردگار ہے کہ کوئی چیز اللہ نے بیکار نہین پیدا کی ؛ بلکہ سب چیزین ہماری آزمایش کے لیے پیدا کی گئی ہین اور اے عثمان تم بھی (اسی لیے پیدا ہوے ہین) کہ یا ہماری آزمایش تمسے کی جاے یا تمھاری آزمایش (ہمسے) کی جاے ۱۲

اُنکو پڑھا کرتے تھے ۔ ہماری بازاروں میں جاتے تھے ۔ اور مظلوموں کا انصاف کرتے تھے مریضوں کی عیادت کرتے تھے جنازوں میں شریک ہوتے تھے ۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت معاویہ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے یزید کے لیے لوگوں سے بیعت لین تو اہل شام کو بلا کر انکے سامنے خطبہ پڑھا انہین بیان کیا اے لوگون مین اب بوڑھا ہو گیا اور میری موت کا زمانہ قریب آگیا ہی تو یہ ارادہ ہو کہ ایک ایسے شخص کی تم لوگون سے بیعت لون جو تمہارا انتظام درست رکھے ۔ اور مین تو تمہین مین کا ایک شخص ہون میں بغیر خوف و خطر کے اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہوں (جسے بناؤ کے خلیفہ بنانا چاہتے ہو) تو لوگون نے ایک زبان ہو کر عبد الرحمن بن خالد کے واسطے اپنی خوشنودی ظاہر کی حضرت معاویہ کو یہ بات ناگوار گذری مگر اسے دل ہی مین اسکو رکھا ۔ اسکے بعد عبد الرحمن بیمار ہو گئے اور ابن اثال نصرانی (طبیب) نے (انکو دوا کے دھوکے) جاکر زہر دیدیا جس سے ۴۶ھ مین انتقال ہو گیا ۔ بعض کا بیان ہی کہ عبد الرحمن کو ابن اثال نے حضرت معاویہ کے حکم سے زہر دیدیا ۔ محمد بن سعد نے لکھا ہی کہ انکی کوئی اولاد نہ تھی پھر مہاجر بن خالد نے (جو عبد الرحمن کے بھائی تھے اور باوجودیکہ دونون مین نفاق تھا مگر خون کے جوش سے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے انتقام کے لیے) پوشیدہ طور پر اپنے ایک غلام کے ساتھ دمشق جاکر (ابن اثال کی گھات میں رہے ایک دن (ابن اثال) رات کو حضرت معاویہ کے پاس سے آرہا تھا مہاجر نے (موقع پاکر) اسپر حملہ کیا ۔ یہ قصہ اہل سیر مین مشہور ہی ۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی زبیر بن بکار کہتے ہین کہ (مہاجر نہین بلکہ) خالد بن مہاجر ابن خالد نے حضرت معاویہ کو یہ تہمت لگائی کہ انھون نے ابن اثال کو بھیجکر میرے چچا کو زہر دلوا دیا ۔ اور اسی صدمہ سے انکا انتقال ہو گیا ۔ اسی بنا پر اثال کو انھون نے راہ مین مار ڈالا واللہ اعلم ۔ عبد الرحمن نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی وہ مرسل[1] ہی اور ان سے خالد بن سلمہ و زہری اور عمرو بن قیس شامی و یحیی بن ابی عمرو شیبانی و ابو ہزان نے روایت کی ہی ۔ ابو ہزان نے عبد الرحمن ابن خالد سے روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ انھون نے اپنے سر اور شانون مین پچھنے لگوائے لوگون نے دریافت کیا کہ آپ پچھنے کیون لگواتے تو جواب دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پچھنے لگوا کر اپنا خون نکلوا ڈالے تو وہ شخص اگر دوا نکریگا تو اسکو کچھ ضرر نہوگا ۔ جب انکی وفات ہوئی تو کعب بن جعیل نے یہ مرثیہ کہا[2]

الا تبکی وما ظلمت قریش ... باعوال البکاء علے فتاہا

ولو سئلت دمشق لاخبرتکم ... وبصری من اباح الکم حماہا

وسیف اللہ ادرکہ المنایا ... وہدم حصنہا وحمی حماہا

---

[1] مرسل وہ حدیث ہی کہ جسکی بیچ مین صحابی کو نہ بیان کرے ۱۲ [2] ترجمہ (اے مخاطب) تو نہین روتا قریش تو اپنی نوجوان کی موت پر بلند آواز سے روتے نہین کوتاہی نہین کرتے ۔ اگر شہر دمشق سے پوچھا جائے تو وہ تجسے بیان کریگا ۔ اور شہر بصری بھی کہ کس نے وہان کی چراگاہ تمہارے واسطے عام کر دی تھی اور کس نے خدا کی تلوار کو موت (کے گھاٹ) اُتارا ۔ اور کس نے دمشق و بصری کے قلعے (جو کافرون نے بنائے تھے) منہدم کیے اور وہان کی چراگاہین محفوظ رکھین ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب سلمی اور بعض نے ابن خباب بن ارت بیان کیا ہو یہ اہل بصرہ میں شمار کیے گئے ہیں اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہمکو اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد نے اپنی سند سے جو ابوعیسی ترمذی تک پہونچتی ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا انھون نے سکن بن مغیرہ سے جو آل عثمان کے غلام تھے انھون نے ولید ابن ہشام سے انھون نے فرقد ابی طلحہ سے انھون نے عبد الرحمن بن خباب سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اسوقت آپ غزوہ جیش العسرت (یعنے غزوہ تبوک یہ جیش العسرت کے نام سے اسوجہ سے مسمی ہوا کہ نہایت قحط سالی اور بے سروسامانی مین ہوا تھا) کا سامان مہیا فرما رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ اسکی مدد کے واسطے) سو اونٹ مع نمدہ و کاٹھی کے اللہ کی راہ مین مینے دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے دو سو اونٹ مع کاٹھی وغیرہ کے اللہ کی راہ مین (اس لشکر کو) دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے اللہ کی راہ مین تین سو اونٹ مع اسباب دیے پھر مینے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی کرگزرین انکے لیے (آخرت مین) مضر نہوگا[1]- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنیمہ جہنی ہین انکی حدیث عبد اللہ بن نافع زرگر کے واسطہ سے مروی ہو عبد اللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے انھون نے معاذ بن عبد الرحمن جہنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا اپنا داہنا بایان ہاتھ پہچاننے لگے تو اسکو نماز کا حکم کرو- یہ حدیث کسی دوسری سند سے معلوم نہین ہوتی اسکو ابوعمر نے بیان کرکے کہا ہو کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو مین ان عبد الرحمن کو عبد اللہ بن حبیب کا بھائی سمجھتا ہون-

(سیدنا) عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش انصاری ہین انکی کنیت ابولیلی ہو- علی مرتضی کے ساتھ واقعہ صفین مین موجود تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر بیان کیا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

خطمی- موسی کے والد ہین- جعید بن عبد الرحمن نے موسی بن عبد الرحمن خطمی سے روایت کی ہو کہ انھون نے محمد بن کعب قرظی کو اپنے والد سے پوچھتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے قمار بازی کے بابت کیا سنا ہو اسکے

---

[1] یہ ایک نہایت لطف وکرم کا خطاب ہو تمام گناہون کی بخشش کا پروانہ ہو ایسا لطف وکرم کا خطاب صرف اسی شخص کے ساتھ ہوتا تھا جسکی آیندہ زندگی کی حالت اللہ ورسول نے جانچ لی ہوتی تھی اہل بدر کے لیے بھی اس قسم کا جملہ ارشاد ہوا ہو کہ اب جو چاہے کرو مین تمھین بخش چکا ۱۲

والد سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے جوا کھیلا پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو انکی حالت مثل اُس شخص کے ہی جو پیپ سے وضو کرے اللہ تعالی فرماتا ہو کہ نماز اسکی مقبول نہوگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو موسی نے عبد الرحمن بن حبیب خطمی کا تذکرہ لکھا ہو حالانکہ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر انکے تذکرہ مین کوئی بات ایسی نہین بیان ہوئی جس سے معلوم ہوتا کہ یہ عبد الرحمن حبیب کے بیٹے ہین یا اور کوئی ہین لیکن غالب گمان یہ ہو کہ ابو موسی نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہو تو یہی سمجھکر کہ یہ عبد الرحمن (حبیب کے بیٹے نہین بلکہ) کوئی اور ہین واللہ اعلم۔ وہ حال انکا بیان نکیا جس سے ظاہر ہوتا کہ یہ عبد الرحمن خطمی ہین یا دوسرے۔ غالب گمان یہ ہو کہ اس خدشہ کا انکو استدراک نہین ہوا۔ اور سمجھ لیا کہ یہ عبد الرحمن دوسرے ہین اور وہ عبد الرحمن خطمی دوسرے ہین۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

خلاد کے والد تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ مین اور دوسرے لوگون نے تابعین مین ذکر کیا ہو۔ عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے خلاد سے انھون نے اپنے والد عبد الرحمن سے روایت کی ہو کہ غزوۂ تبوک مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا تم لوگون کو اس آدمی کی خبر دون جو اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہو تو ہم لوگون نے گمان کیا کہ اب کسی شخص کا نام بتائینگے اور کہا ہان فرمائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگون مین زیادہ محبوب ہو وہی اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خنبش تیمی اور بعض نے انکو عبد اللہ بیان کیا ہو مگر عبد الرحمن صحیح ہو۔ ہمکو ابن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن حاتم یعنی ابو سلمہ غنوی نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے انھون نے ابو تیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ مین نے عبد الرحمن بن خنبش سے پوچھا وہ اس وقت بہت بوڑھے تھے کہ کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انھون نے کہا کہ ہان دیکھا تھا پھر مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات کو جسمین شیاطین انکے ساتھ فریب کرنا چاہتے تھے کیا کیا تو عبد الرحمن بن خنبش نے کہا کہ شیاطین پہاڑون کے درون اور نالون سے (نکل نکل کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انمین ایک شیطان تھا جسکے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ (نصیب دشمنان) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کو جلانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا مین جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیے حضرت نے فرمایا کیا کہون جبریل نے کہا کہیے (یعنی یہ دعا پڑھیے)

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق و برا و ذرا و من شر ما ینزل من السماء و من شر ما یعرج فیہا و من شر ما یخرج من الارض و من شر ما ینزل فیہا و من شر فتن اللیل و النہار و من شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمان۔

(چنانچہ حضرت نے یہ دعا پڑھی پڑھتے ہی) اس شیطان کی آگ گل ہو گئی اور اللہ تعالی نے اُن سب کو ہزیمت دی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

خیثمہ بن عبد الرحمن کے والد ہیں اور ابن ابی سبرہ کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابن مندہ نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے نام میں لکھا ہے اور یہ اپنی کنیت سے مشہور بھی نہیں ہیں کہ کنیت کے ترک ہو جانے سے ابن مندہ پر استدراک کیا جاسے۔ علاوہ ازیں ابن مندہ وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھکر یہ بھی کہا ہے کہ یہ خیثمہ کے والد ہیں انکی کنیت ابو خیثمہ نہیں لکھی۔ پس ابن مندہ پر استدراک نہیں ہو سکتا انشاء اللہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے تذکرہ میں وہ باتیں آئینگی جنسے معلوم ہو جائیگا کہ خیثمہ کے والد یہی عبد الرحمن ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن درہم کندی ہیں۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے انھوں نے استغفار کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک حدیث) روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن دلہم۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں انکا صحابی ہونا معروف نہیں ہے۔ اور سند حدیث انکی مجروح ہے حمید بن ابی حمید نے عبد الرحمن بن دلہم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کدو کا استعمال کیا کرو کیونکہ کدو دل و دماغ کی قوت زیادہ کرتا ہے اور اسی طرح ایک حدیث مور کی فضیلت میں انسے مروی ہے کہ مور کی فضیلت ستر انبیا نے بیان فرمائی ہے سوا اے ان حدیثوں کے اور بھی حدیثیں انسے مروی ہیں مگر سب ضعیف اور احادیث صحیحہ کی معارض ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابو راشد۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور احتمال کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن ابن عبد یا ابن عبید ہیں سوا اسکے کہ

۱؎ ترجمہ۔ میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اُن چیزوں کے شر سے جو اُسنے پیدا کی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اُترتی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہیں اور اُن چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین پر اُترتی ہیں اور رات اور دن کے فتنوں سے اور آنیوالوں کے شر سے سوا اس آنے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آئے ۱۲

ابونعیم عنے ان دونوں کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔ اور عبد الرحمن بن عبد کا انشاء اللہ ہم ذکر کرینگے اور ابو عمرو ابونعیم نے کہا ہے کہ عبد الرحمن ابو راشد ازدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے کہا عبد العزی فرمایا کہ تمھارے والد کا کیا نام ہے کہا ابو مُغْوِیَہ۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ عبد الرحمن ابو راشد تمھارا نام ہے پھر فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھ کون شخص ہے انھوں نے کہا میرا غلام ہے آنحضرت نے فرمایا اسکا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا نہیں بلکہ عبد القیوم۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع انصاری ظفری ہیں۔ عبد الرحمن بن عبد العزیز نے حکیم بن حکیم سے انھوں نے فاطمہ بنت خشاف سے انھوں نے عبد الرحمن ابن ربیع ظفری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے پاس زکوۃ وصول کرنے کے لیے کسیکو بھیجا مگر دینے سے انکار کیا پھر دوبارہ آنحضرت نے زکوۃ لینے کے واسطے اُسکے پاس بھیجا اُسنے پھر انکار کیا تیسری بار پھر آنحضرت نے زکوۃ لینے کے واسطے اُسکے پاس بھیجا اور فرمادیا کہ اگر ابکی مرتبہ وہ زکوۃ نہ دے تو اسکی گردن مار دینا۔ عبد الرحمن بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے حکیم بن حکیم سے کہا میرا خیال یہ ہے کہ حضرت ابو بکر نے منکرین[1] زکوۃ سے شاید اسی حدیث کی بنا پر جہاد کیا تھا حکیم نے کہا ہاں۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب اسلمی مدنی ہیں انسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی ہیں یہ سلمان بن ربیعہ بن یزید بن سہم بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن باہلی کے بھائی ہیں۔ باہلی باہلہ بنت صعب ابن سعد بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ اور معن کی اولاد سب باہلہ کی طرف منسوب ہوئی ہے۔ یہ عبد الرحمن ذی النور کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے مگر کوئی حدیث آپسے نہیں سنی یہ اپنے بھائی سلمان سے بڑے تھے۔ جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو شہر قادسیہ کی طرف (عامل بناکر) بھیجا تو عبد الرحمن بن ربیعہ کو وہاں کا قاضی بنایا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم اور وصول انکے سپرد کی تھی پھر انکو حضرت عمر نے شہر باب اور ابواب اور ترکستان کے معرکہ جنگ پر حاکم بنادیا تھا یہ عبد الرحمن شہر بلنجر میں جو ملک باب کا آخری شہر ہے حضرت عثمان کی خلافت کے آٹھ برس گذرنے کے بعد شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] سرور عالم صلعم کی وفات کے بعد کچھ لوگ فرضیت زکوۃ کے منکر ہو گئے تھے اُنسے حضرت ابو بکر نے جہاد کیا تھا اسی جہاد کو قتال مرتدین اور واقعہ ردت سے تعبیر کرتے ہیں۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن رشید - ابو موسی نے کہا ہو کہ بعض لوگ بجز امام بخاری انکو صحابی کہتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن بقیش بن رباب بن یعمر اسدی ہین غزوۂ احد مین شریک تھے یزید بن رقیش کے بھائی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس - ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن زبیر بن باطیا قرظی ہین امیر ابو نصر نے دونون طرح سے انکا نسب بیان کیا ہو - اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہو انھین عبد الرحمن نے رفاعہ قرظی کی مطلقہ عورت سے نکاح کیا تھا (ایک دن) وہ عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے (عبد الرحمن کی شکایت کی اور) کہا کہ عبد الرحمن کے پاس جو چیز[1] ہو وہ میرے کپڑے کے کنارہ کے مثل ہو - ہمکو ابو الفرج یحیی بن محمود اور ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند دون سے (جو) مسلم بن حجاج تک (پہونچتی) ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان نے بیان کیا اور انھون نے زہری سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہو کہ وہ فرماتی تھین رفاعہ قرظی کی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ مین رفاعہ قرظی کے نکاح مین تھی انھون نے مجکو مغلظہ طلاق دیدی مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر انکے پاس جو چیز ہو وہ میرے کپڑے کے مانند ہو آنحضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کیا اب تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو یہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ تم عبد الرحمن کی چاشنی نہ چکھ لو اور وہ تمھاری چاشنی نہ چکھ لین - اس حدیث کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہو - اور مسور بن رفاعہ نے زبیر بن عبد الرحمن بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو - محمد بن اسحاق نے اس عورت کا نام تمیمہ اور بعض نے سہیمہ بیان کیا ہو اور بعض ان دونون نامون کے اور نام بیان کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - زبیر بفتح زا معجمہ عبد الرحمن کے والد اور زبیر بضم زا معجمہ و فتح با یہ تحتانی عروہ کے والد ہین -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

زجاج - حضرت ام المومنین ام حبیبہ کے غلام تھے - انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا - عمر بن عثمان بن ولید بن عبد الرحمن نے روایت کی ہو کہ مجکو میرے والد نے اور نیز میرے دوسرے عزیزون نے عبد الرحمن زجاج سے انھون نے ام المومنین ام حبیبہ

---

[1] مطلب یہ ہو کہ وہ نامرد ہین انکا عضو مخصوص بیکار ہو اسی مضمون کو کنایہ مین ادا کر رہی ہین ۱۲

نقل کرکے خبر دی کہ وہ فرماتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور عبد الرحمن میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام حبیبہ یہ کون ہو مینے کہا میرا غلام ہو اسکے آزاد کرنیکی مجھے اجازت دیجیے تو آپنے آزاد کرنیکی اجازت دی ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے کیا ہو اور یہ گمان کیا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہو مگر انکا شمار تابعین مین ہو اور انھون نے اپنی سند سے (جو عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز تک (پہونچتی ہی) انھون نے عبد الرحمن زجاج سے روایت کی ہو کہ مینے شیبہ بن عثمان سے کہا لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوے مگر کعبہ کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہین پڑھی تو شیبہ نے کہا وہ لوگ جھوٹے ہین۔ میرے والد حضرت پر فدا ہو جائین جب آپ کعبہ مین تشریف لے گئے تو عمودین کے درمیان آپنے نماز ادا کی۔ پھر اپنی پشت و شکم سے اسکو مس فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشی عامری ہین) ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ یہ زمعہ کی اس کنیزک کے بطن سے متولد ہوے تھے جسکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ لڑکا عورت کے واسطے ہو اور زانی کے لیے پتھر ہین اور یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ جب ان عبد الرحمن کے بھائی عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے (انکے متعلق) باہم جھگڑا کیا تھا۔ (ہر شخص کہتا تھا کہ یہ لڑکا ہمین ملنا چاہیے) جو نسب انکا ہمنے بیان کیا اسمین قریش کے نسب بیان کرنے والون یعنے مصعب اور زبیر اور عدوی نے اختلاف نہین کیا اور علما نے بیان کیا ہو کہ انکی والدہ انکے والد زمعہ کی کنیزک تھین یمن کی رہنے والی تھین ام المومنین سودہ زوجۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد الرحمن کی بہن تھین یہ عبد الرحمن صاحب اولاد تھے انکی اولاد مدینہ مین رہتی تھی۔ یہانتک ابو عمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن زمعہ بن مطلب عبد اللہ اور عبد فرزندان زمعہ کے بھائی ہین۔ انکی حدیث ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن زمعہ سے روایت کی ہو کہ عبد الرحمن ابن زمعہ نے ایک لڑکے کی نسبت رسول اللہ کے پاس جھگڑا کیا اور کہا میرا بھائی ہو کیونکہ میرے والد کا بیٹا ہو اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ حدیث اسی طرح مروی ہو۔ ابن مندہ کے سوا دوسرون نے سند حدیث مین عبد بن زمعہ بیان کیا ہو۔ ابو نعیم نے عبد الرحمن (کا نسب اس طرح بیان کیا ہی) ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی اور کہا ہو کہ انکی والدہ قریبہ ابو امیہ بن مغیرہ ابن عمر بن مخزوم کی بیٹی تھین۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کی طرح ہشام سے حدیث بھی روایت کی ہو مگر نسب مین اسود کو بڑھا دیا ہو۔ ہمین فتیان بن احمد بن محمد جوہری نے جو ابن سمینہ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی سند کو قعنبی تک پہونچا کر خبر دی انھون نے (امام) مالک سے

ف اسمین اختلاف ہو کہ آیا کعبہ کے اندر نماز جائز ہو یا نہین حنفیہ جواز کے قائل ہین خواہ فرض نماز ہو یا نفل انکا استدلال اسی حدیث سے ہو۔

انھون نے ابن شہاب سے انھون نے عروہ سے انھون نے عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ وہ فرماتی تھین عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرے نطفہ سے ہو لہذا تم اسکو لے لینا چنانچہ فتح مکہ کے سال مین اس لڑکے کو سعد نے لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہو اسکی نسبت میرے بھائی مجھے وصیت کر گئے تھے پس عبد بن زمعہ کھڑے ہوے انھون نے کہا یہ میرا بھائی ہو کیونکہ میرے والد کی کنیزک کا بیٹا ہو میرے والد ہی کے یہان پیدا ہوا ہو (بہت جھگڑا زیادہ بڑھا) تو دونون آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی مجھے اس لڑکے کی بابت وصیت کر گئے تھے (لہذا یہ لڑکا مجھے ملنا چاہیے) عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہو میرے والد کی کنیزک کا لڑکا ہو میرے والد ہی کے یہان پیدا ہوا ہو (لہذا مین ہی اسکا مستحق ہون) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد ابن زمعہ اس لڑکے کو تم لیلو کیونکہ لڑکا عورت کے واسطے ہو اور زانی کے واسطے پتھر ہین پھر ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو (یہ حکم) اس سبب سے (دیا) کہ حضرت نے عبد الرحمن کو عتبہ بن ابی وقاص کا مشابہ دیکھا حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ سودہ نے عبد الرحمن کو نہین دیکھا یہانتک کہ وفات ہوگئی۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو انکے نسب مین علما نے اسقدر سخت اختلاف کیا ہو کہ اُنکے اقوال مین تطبیق دینا ممکن نہین صحیح وہی ہو جو ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ اسکی دلیل یہ ہو کہ ابو نعیم نے عبد بن زمعہ بن اسود کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی کہا ہو اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح عبد بن زمعہ کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی بیان کیا ہو اور ان دونون نے نسب کے ذکر مین ام المومنین سودہ کو بنت زمعہ بن قیس بیان کیا ہو۔ جس طرح کہ ہمنے پہلے بیان کیا بس اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جن عبد الرحمن کو ان دونون (یعنے ابن مندہ و ابو نعیم) عبد اللہ بن زمعہ کا بھائی کہا ہو یہ وہی عبد الرحمن ہین جو زمعہ بن قیس عامری کے بیٹے ہین نہ وہ عبد الرحمن جو زمعہ بن اسود اسدی کے بیٹے تھے۔ ابو عمر کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ جب سعد اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے (یعنے انھین عبد الرحمن) کی بابت جھگڑا کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کو عتبہ بن ابی وقاص سے صریح مشابہ دیکھکر اپنی زوجہ حضرت سودہ کو حکم دیا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو گو یہ لڑکا بوجہ صاحب فراش ہونے کے زمعہ کو دلا یا گیا ہو (مگر دراصل یہ عتبہ ہی کا بیٹا ہو) پس اگر عبد الرحمن حضرت سودہ کے بھائی نہ سمجھے جاتے بوجہ اسکے کہ انکے والد کے یہان پیدا ہوے تھے تو آپ حضرت سودہ کو پردہ کا حکم کیون دیتے واللہ اعلم۔ (اس مقام پر) سب سے پہلے ابن مندہ سے غلطی ہوئی انھون نے زمعہ کو قریشی لکھا دیکھا اس وجہ سے انکے خیال مین یہ بات آگئی کہ یہ زمعہ اسود اسدی کے بیٹے ہین کیونکہ اسود اسدی (قریش مین) زیادہ مشہور تھے ابو نعیم نے بھی ابن مندہ ہی کی پیروی کی ہو لیکن ان دونون کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ بنی عامر بن لوی سب قریشی ہین تو ہرگز ایسا نہ کہتے حالانکہ یہ لوگ قریش ظواہر سے ہین اور کعب بن لوی کا خاندان قریش بطاح سے ہو۔ زبیر بن بکار نے بھی انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ قیس بن عبد شمس عامری سے زمعہ

پیدا ہوئے اور زمعہ سے عبد بن زمعہ اور عبد الرحمن بن زمعہ پیدا ہوئے یہ وہی عبد الرحمن ہیں کہ انکی بابت عبد بن زمعہ نے فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص سے جھگڑا کیا تھا۔ پھر بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سکران بن عمر کی زوجہ تھیں جب سکران نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ نکاح کر لیا۔ یہ قول بھی ہمارے بیان کی تائید کرتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر انصاری ہیں۔ انکی کنیت ابو خلاد تھی اور صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے۔ یحیی بن سعید بن ابان قرشی نے ابو فروہ سے انہوں نے ابو خلاد سے روایت کی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ انکا نام عبد الرحمن بن زہیر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی انکو حاصل ہوئی ہے یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت تم کسی کو دیکھو کہ دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم سخنی اسکو عنایت کی گئی تو اس سے نزدیکی حاصل کرو کیونکہ اسکو حکمت عنایت ہوئی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن ابو خلاد کو دوسرے عنوان سے بیان کیا ہے جو پہلے گذر چکا۔ اور غالب ظن میرا یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس بیان میں انکے والد کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے اور گذشتہ تذکرہ میں نہیں ذکر کیا گیا اسی وجہ سے ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور انکا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن خطاب قرشی عدوی ہیں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں انکے والد کے ذکر میں انکا نسب بیان ہو چکا انکی والدہ لبابہ بنت ابی لبابہ بن عبد المنذر ہیں۔ عبد الرحمن کو ابو لبابہ ساتھ لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے آنحضرت نے فرمایا اے ابو لبابہ یہ تمہارا کون ہے ابو لبابہ نے کہا میرا نواسہ ہے آنحضرت نے فرمایا اس سے چھوٹا بچہ میں نے نہیں دیکھا۔ آپ نے چھوہارا چبا کر انکے منہ میں ڈالا اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا دی پس عبد الرحمن ہر مجمع میں بلند قامت معلوم ہوتے تھے پورے قد کے آدمی تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو چھ برس کے تھے عمر بن عبد العزیز نے انکے عبد الحمید کو کوفہ کا حاکم کر دیا تھا۔ عبد الرحمن اپنے والد زید سے بہت مشابہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جسوقت انکو دیکھتے تھے تو یہ شعر پڑھتے تھے

> الحمد کم خیر اشیب فتد اتا کم عبد اللہ عادلہ الشباب[1]

اور حضرت عمر نے اپنی بیٹی فاطمہ کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تھا۔ انسے ایک بیٹے عبد اللہ پیدا ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط۔ ابو عیسی ترمذی نے اپنے جامع میں انکو بیان کیا ہے۔ اور ترمذی نے سہیہ بن نصر سے انھوں نے ابن مبارک سے

[1] ترجمہ۔ خدا کا شکر ہے کہ تمہارے بھائی آئے ہیں جو ابھی بوڑھے نہیں ہوئے شباب انکا ابھی کامل ہے ۱۲

انھون نے سفیان سے انھون نے علقمہ بن مرثد سے انھون نے عبد الرحمن بن سابط سے جنت کے گھوڑون کی صفت مین روایت کی ہو اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن سابط نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اور اس سند مین علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہو بعض نے کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے عبد الرحمن بن ساعدہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے عمیر بن ساعدہ سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے سلیمان بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے اور اسکے سوا اور بھی اختلاف ہو۔ ہمکو ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو خالد احمر نے بیان کیا انھون نے ابن جریج سے انھون نے ابی زبیر سے انھون نے جابر سے روایت کرکے کہا کہ مجھکو عبد الرحمن ابن سابط نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کی قربانی اس طرح کرتے تھے کہ اسکے بائین پیر کو باندھ دیتے تھے اور وہ باقی پیرون سے کھڑا رہتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سارہ۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو۔ عبید بن عبید اللہ نے سری بن اسمعیل سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد الرحمن ابن ابی سارہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کی تعداد پوچھی تو آنحضرت نے فرمایا کہ تیرہ رکعت آٹھ رکعت تہجد اور (تین رکعت) وتر اور دو رکعت (نفل) فجر کے قریب پھر مینے پوچھا کہ وتر مین کون کون سورتین پڑھون تو فرمایا سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔ انکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہو مگر ابو نعیم کہتے ہین کہ انکے والد کا نام ابی سارہ ذکر کرنا [illegible] ہون بلکہ یہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہین۔ اور حدیث اسی نام سے یعنے عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہو۔ ابو نعیم نے اسمعیل بن فرملی سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہو کہ عبد الرحمن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وتر مین کیا پڑھا جاوے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ انصاری ساعدی ہین حنش بن حارث نے علقمہ بن مرثد سے انھون نے عبد الرحمن بن ساعدہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین گھوڑے کو بہت دوست رکھتا تھا (اسی بنا پر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا یا رسول اللہ مجھکو جنت مین بھی گھوڑا ملیگا آنحضرت نے فرمایا اگر اللہ عز و جل تمکو جنت دیگا تو ایک گھوڑا یا قوت کا ایسا عنایت کریگا کہ اسکے دو شہپر ہونگے جس طرف تم چاہو گے وہ اپنے پرون سے اڑیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور اس حدیث مین علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہو اور یہ اختلاف عبد الرحمن بن سابط کے ذکر مین بیان ہو چکا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب عبد اللہ بن سائب کے بھائی ہیں واقعہ جمل[۱] میں شہید ہوئے انکے والد کے مسلمان ہونے میں [illegible] گذرا جیسا کہ ہمنے (اس اختلاف کو) انکے نام سائب میں بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ اسدی ہیں۔ کوفیوں میں انکا شمار کیا گیا ہے۔ منطین نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے۔ انسے شعبی نے روایت کی ہے اور انکے والد صحابی تھے۔ اسمعیل بن قرلی نے عامر شعبی سے انھوں نے عبد الرحمن بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ وتر میں کیا پڑھا جاوے تو آپنے فرمایا کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ و قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے بعض متاخرین نے انکو عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور یہ عبد الرحمن میرے خیال میں وہی پہلے شخص ہیں یعنے عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہیں جنکا ذکر ہم اب کرینگے۔

مین کہتا ہوں یہ قول میرے نزدیک مجروح ہے کیونکہ یہ عبد الرحمن بن سبرہ اسدی ہیں اور وہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ کہ جنکا ذکر ہوگا جعفی ہیں تو دونوں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ۔ اور ابو سبرہ کا نام یزید ہے وہ ابن مالک بن عبد اللہ بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مردان بن جعفی ہیں۔ ان عبد الرحمن کا شمار اہل کوفہ میں ہے انکا نام عزیز تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور فرمایا جو نام اللہ کو بہت پسند ہیں وہ عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں یہ عبد الرحمن خیثمہ کے والد تھے۔ ہم انکے والد ابو سبرہ کا ذکر باب الکنیت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے اور انکے بھائی سبرہ بن ابی سبرہ کا ذکر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہ قول ابو عمر کا تھا۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد عبد الرحمن اپنے دادا کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے بیٹے کا کیا نام ہے انھوں نے کہا عزیز۔ آنحضرت نے فرمایا انکا نام عزیز نہیں بلکہ عبد الرحمن رکھو اور فرمایا عبد الرحمن و عبد اللہ و حارث بہت اچھے نام ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا نام جبار تھا آنحضرت نے عبد الرحمن رکھا اور بعض انکا نام عبد العزی بیان کرتے ہیں لیکن ابو نعیم نے انکو اور جن عبد الرحمن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے انکو ایک ہی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

---

[۱] واقعہ جمل۔ جنگ جمل سے مراد ہے یہ لڑائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دسویں جمادی الاخری ۳۶ھ ہجری میں ہوئی تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن زرارہ۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر مین ہم بیان کر چکے ہین اور بعض لوگ انکو ابن سعد بن زرارہ بیان کرتے ہین اور انکا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے اس مقام پر انکا ذکر صرف ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن منذر اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری ساعدی ہین۔ انکی کنیت ابو حمید تھی یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ انکے نام مین اختلاف ہے امام احمد بن حنبل نے تو جیسا ہمنے بیان کیا ہے ویسا ہی کہا ہے مگر بخاری نے انکا نام منذر کہا ہے۔ انہنے جابر بن عبد اللہ اور عباس ابن سہل اور عروہ بن زبیر وغیرہم نے روایت کی ہے ابو زبیر نے جابر سے انھون نے حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن ایک برتن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام نقیع[1] سے دودھ لائے مگر برتن کھلا ہوا تھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ تمنے اسکو بند کیون نہ کر لیا اگر کوئی چیز نہ تھی تو لکڑی ہی اسکے عرض پر رکھ لیتے۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کیا جاویگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہین۔ انکا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا۔ بعض کہتے ہین کہ انکے والد کا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سعید رکھا۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ ابن کلبی اور ابو عبید اور یحیی بن معین اور بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے زبیر بن بکار (اور) مصعب زبیری نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبد الرحمن) بن سمرہ بن حبیب ابن ربیعہ بن عبد شمس۔ انھون نے نسب بیان کرتے وقت ربیعہ کو زیادہ کر دیا ہے۔ مگر جو نسب پہلے بیان ہوا وہی صحیح ہے حافظ ابو القاسم نے اسکو ذکر کیا ہے۔ اور ابو احمد عسکری نے ابن کلبی اور انکے ساتھ والون کے مانند انکا نسب لکھا ہے۔ عبد الرحمن کی والدہ ابو فرعہ کی بیٹی تھین ابو فرعہ کا نام حارثہ تھا۔ (نسب انکا اس طرح ہے حارثہ) بن قیس بن اعیاض بن مالک بن علقمہ جذل الطعان کنانی ہین۔ انکی کنیت ابو سعید تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ اور رسول خدا کے صحابی تھے انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا۔ انھون نے بصرہ مین سکونت اختیار کی تھی عبد اللہ بن عامر نے جبکہ وہ بصرہ کے حاکم تھے

[1] نقیع مدینہ سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہے ۱۲

انکو ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا جس سے انھون نے ۳۳ھ مین سجستان فتح کیا اور شہر رخج کے حاکم سے صلح کر کے وہین مقیم رہے یہانتک
کہ جب حضرت عثمان کی خلافت مین خلل پڑگیا تو یہ وہان سے چلے آئے اور بنی یشکر کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو اپنا جانشین کردیا
مگر اس شخص کو اہل سجستان نے نکالدیا جسوقت حضرت معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو بصرہ مین حاکم بنایا عبد الرحمن بن سمرہ
کو بھی ۴۳ھ مین پھر سجستان بھیجا اس جہاد مین حسن بصری اور مہلب بن ابی صفرہ اور قطری بن فجاۃ انکے ہمراہ تھے پس انھون نے
رخج کو فتح کیا اور ۴۴ھ ہجری مین رخج اور زابلستان کو فتح کیا۔ پھر انکو حضرت معاویہ نے ۴۶ھ مین سجستان سے معزول کردیا اور انکے بعد
ربیع بن زیاد کو عامل بنایا جسوقت یہ (عبد الرحمن) معزول ہوگئے بصرہ مین لوٹ آئے اور ۵۰ھ مین وہین وفات پائی اور بعض
کہتے ہین ۵۱ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین انھون نے شہر مرو مین وفات پائی۔ مگر قول اول صحیح و اکثر ہے۔ بصرہ مین محلہ سمرہ
انھین کی طرف منسوب ہے۔ یہ عبد الرحمن بڑے منکسر مزاج تھے۔ جس روز پانی برستا تھا اوس دن یہ بارانی پہن لیتے تھے اور
پھاوڑہ ہاتھ مین لیکر راستہ کو صاف کیا کرتے تھے انسے حسن اور ابن سیرین اور عمار بن ابی عمار نے جو ہاشم کے غلام تھے اور
سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمکو ابو المنصور یعنے مسلم بن علی بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات
محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن
احمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ ایلی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حسن نے عبد الرحمن بن سمرہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ
کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ حکومت کو طلب نکرو کیونکہ اگر (طلب کرنے پر) حکومت
تمکو ملیگی تو (خدا کی طرف سے) تم اسی حکومت کے قبضہ مین دیدیے جاوگے اور بغیر طلب اگر تمکو حکومت ملجائیگی تو (خدا کی طرف سے)
اسمین تمھاری مدد کی جائیگی اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور اسکے خلاف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور جس کام کو بہتر سمجھتے ہو
وہی کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیرہ بعض نے سمیر بیان کیا ہے۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ سری بن یحیی نے قبیصہ سے انھون نے
سفیان سے انھون نے عون بن ابی جحیفہ سے انھون نے عبد الرحمن بن سمیرہ یا سمیر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کر کے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص ایسا نہین کرسکتا کہ جب کوئی شخص (ناحق) اسکے قتل کے ارادہ سے
آئے تو (اسکے سامنے) اپنی گردن بڑھا دے (کہ لے کاٹ لے اگر ایسا کرو تو بہت مناسب ہے کیونکہ) قاتل دوزخی ہے اور مقتول
جنتی ہے حفص بن عمر نے قبیصہ سے انھون نے اپنی سندون سے عبد الرحمن بن سمیرہ سے انھون نے ابن عمر سے اسکو روایت کیا ہے

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر۔ اسود کے والد تھے۔ سندر رومی تھے اور زنباع جذامی کے غلام تھے اور زنباع جذامی روح کے والد تھے طبرانی نے انکا نام عبد الرحمن بیان کیا ہے اور دوسرون نے عبد اللہ کہا ہے انسے یہ حدیث اوپر نقل ہو چکی ہے کہ (آنحضرت نے بطور دعا کے فرمایا) قبیلۂ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔ اور ابوموسی نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے کہ جنکا نام معلوم نہین انکی حدیث اسلم وغفار کے ذکر مین مروی ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سنہ اسلمی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ ہمکو ابو یاسر نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے احمد ابن ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے بیان کیا انھون نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انھون نے یوسف بن سلیمان سے انھون نے اپنی دادی میمونہ سے انھون نے عبد الرحمن بن سنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ شروع ہوا اسلام غربت کی حالت مین اور عنقریب پھر پلٹے گا اور غربت کی حالت مین آجائیگا جیساکہ شروع ہوا تھا پس مژدہ ہو غریبون کے واسطے۔ لوگون نے عرض کیا کہ غربا کون لوگ ہین فرمایا کہ غربا وہ لوگ ہین جسوقت آدمیون مین بدکاری پھیلے وہ لوگ نیکوکاری کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف انصاری ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ابن ابوداؤد نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر صحیح نہین ہے۔ انکے والد اور انکے بھائی ابی امامہ صحابی تھے۔ ہان انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو حازم نے عبد الرحمن بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی نازل ہوئی اسوقت آپ اپنے کسی مکان مین تشریف رکھتے تھے (بعد نزول اس آیت کے) پس آپ مکان سے تشریف لائے اور ان لوگون کی جستجو کی (جنکا ذکر اس آیت مین ہے) تو آپنے کچھ لوگون کو دیکھا کہ وہ اللہ کو یاد کرتے ہین بعض انمین سے ایسے لوگ تھے جنکے سر کے بال پریشان اور موٹے کپڑے پہنے ہوے تھے اور بعض ایک ہی کپڑے مین بسر کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان لوگون کو دیکھا فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے ایسے لوگون کو میری امت مین پیدا کیا ہے کہ انکے ساتھ رہنے کا مجھے حکم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

[1] ترجمہ (اے نبی) تم اپنے کو ان لوگون کی صحبت مین رکھو جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام (غرض ہر وقت) یاد کیا کرتے ہین ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہین اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہو انکی والدہ لیلی بنت نافع بن عامر تھین ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن غزوہ بدر مین شریک تھے ابو نعیم کہتے ہین کہ غزوہ احد اور خندق اور ان کے علاوہ سب غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کر دو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبد الرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ مین حاکم بنا دیا تھا۔ ابن عیینہ نے یحیی بن سعید سے انہون نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہو کہ حضرت ابو بکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئی حضرت ابو بکر نے میت کی نانی کو اُسکے مال مین سے چھٹا حصہ دلا دیا اور دادی کو کچھ بھی نہ دلایا عبد الرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ مین سے تھے اور غزوہ بدر مین شریک ہو چکے تھے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ آپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت مرجاتی تو اُسکے مال مین سے میت کو کچھ بھی نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کر دیا کہ اگر وہ (دادی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی پس حضرت ابو بکر نے اُس چھٹے حصہ مین دونون کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکی نسبت محمد بن کعب قُرظی نے روایت کی ہو کہ حضرت عثمان کے زمانے مین عبد الرحمن بن سہل انصاری جہاد کے واسطے گئے اُسوقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا مین عبد الرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوئے نکلے عبد الرحمن (انکو دیکھ کر) کھڑے ہو گئے اور اُن مشکون کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلامون نے عبد الرحمن سے مزاحمت کی (اسی اثنا مین) حضرت معاویہ کو یہ خبر پہونچی تو انھون نے (تاجر کے غلامون سے) کہا کہ انسے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث سے انکی عقل جاتی رہی ہو عبد الرحمن نے (یہ سنکر) کہا اللہ کی قسم میری عقل نہین گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین منع کیا ہو کہ شراب کو ہم اپنے شکم مین یا پانی کے ظروف مین داخل کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکے بھائی خیبر مین مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے اپنے بھائی کے مقدمۂ قتل مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے مین اپنے چچا حویصہ و محیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا آدمی گفتگو کرے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سیحان بعض لوگون نے انکو ابن سحان کہا ہو یہ بنی انیف کے بھائی تھے یہ (بنی انیف) قبیلہ بلی کی شاخ ہو یہ وہی شخص ہین جنھون نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی۔ انکی کنیت ابو عقیل تھی محمد بن مروان نے ابو صالح سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے اللہ تعالی کے اس قول الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات کی تفسیر

روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی اور انکو مستعد کیا۔ چنانچہ ابو عقیل جنکا نام عبد الرحمن تھا اور بنی انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوہارے لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنی تمام رات پانی بھرنے مین ختم کردی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوہارے ملے تھے انمین سے ایک صاع چھوہارے تو اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور ایک صاع چھوہارے اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوہارے صدقے کے چھوہارون مین ڈالدو پھر منافقون نے عبد الرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوہارے لانیکی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی بشیر بن عبد اللہ بن مکنف بن محیصہ نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) مکان سے باہر تشریف لائے اور آپکے ساتھ عبد الرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ انپر پڑھ کے دم کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے ان عبد الرحمن کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انھین سانپ نے کاٹا تھا اور عبد الرحمن ابن سہل کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انھین عبد الرحمن بن سیحان کی نسبت سانپ کا کاٹنا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبلی بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بنو مالک بن لوذان کو بنو سمیعہ بھی کہتے ہین اور ایام جاہلیت مین یہ لوگ بنو الصماء کہے جاتے تھے صماء قبیلہ مزینہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبد اللہ بن شبل صحابی تھے یہ (عبد الرحمن) شام مین فروکش ہوے تھے انسے تمیم بن محمود نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندون کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لینے جیسے اونٹ اپنی قیام گاہ کو مخصوص کر لیا کرتا ہے (کہ سوا اس مقام کے پھر کہین نہین بیٹھتا) منع کیا ہو ہمکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابو الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابو کثیر نے ابو راشد حبرانی سے انھون نے عبد الرحمن بن شبل سے نقل کر کے بیان کیا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (پڑھتے وقت اسکے الفاظ کو) نہ لپیٹو اور اسکے پڑھانے مین بخیلی نکرو اور اسکو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اسکے ذریعہ سے مال نہ جمع کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ انکو ربیع بن سلیمان جیزی نے ان صحابہ مین ذکر کیا ہو جو شہر مصر مین داخل ہوے تھے۔ یہ غسانی کا بیان تھا ابن یونس نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن شرحبیل بن عبد اللہ بن مطاع ہین انکی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے اور انکے بھائی

ربیعہ بن شرحبیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور یہ دونوں فتح مصر میں شریک تھے انکے بیٹے عمران نے ان سے روایت کی ہو عمران شہر مصر کے قاضی تھے - عبد الرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور عبد الرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہو یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عثمان بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی حجبی عبدری ہین انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تھا مگر آپ سے حدیث نہین سنی انکے والد اور چچا اور دادا سب صحابی تھے عبد الملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انھوں نے ابو قلابہ سے روایت کی ہو انکو عبد الرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بیچین تھے اور بستر پر کروٹین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا (یا رسول اللہ) اگر یہ بیماری ہم مین سے کسی نے دی ہوتی تو بیشک اسپر ہمین سخت غصہ آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہان یہ تو خدا کی طرف سے ہو دنیا مین) مومن پر سختی ہی کی جاتی ہو یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن تابعی تھے - اسمین کسی کا اختلاف نہین ہو انسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہو بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو موسی سے انھوں نے ابو عامر سے انھوں نے علی بن مبارک سے انھوں نے یحیی سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہو اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھوں نے یحیی سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے عبد اللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیحہ تیمی ہین واقدی نے کہا ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تھا انھوں نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو مدینہ مین چھلنی بنانے والوں اور زرہ فروشوں[1] کے پاس انکا مکان تھا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر انکی کنیت ابو ہریرہ تھی عبد اللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہو - ابو ہریرہ کا نام عبد الرحمن بن صخر تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

---

[1] زرہ فروش یعنی زرہ کار می فروشد [illegible]

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ ابو صعصعہ کا نام عمرو ہے وہ زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے بیٹے انصاری خزرجی ہیں قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے جو اہل بدریین سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو انصار کے بیٹوں کو انصار کے پوتوں کو بخشدے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور جس طرح ہمنے عبدالرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہے اسی طرح انھوں نے بھی بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے پھر اُنکے بھائی کا اس طرح بیان کیا ہے قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم۔ عمرو یعنے ابوصعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کر دیا اور منذر کے عوض مبذول لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمحی قریشی ہیں انکا شمار اہل مکہ میں ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے انکے والد صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار عاریتاً لیے تھے انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ عبدالرحمن ابن صفوان جمحی وہی شخص ہیں جنھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے ہتھیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے اور جن عبدالرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہے وہ دوسرے ہیں اور انکو لوگ عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمن کہتے ہیں اور قریش کی طرف منسوب نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ مرائی نے اپنے والد میمون سے انھوں نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر گئے اُسوقت آپ مدینہ میں تھے اور انھوں نے آپسے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہیں اور انھوں نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھوں نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب ہم دونوں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے) میرے والد نے کہا یہ عبدالرحمن آپکے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کیواسطے ہجرت کر کے

آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھے گا اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علاء سے انھون نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی ہے مگر انھون نے اسمین غلطی کی ہے کیونکہ ابو علقمہ جنسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہے انکا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہے اور انھون نے اپنے والد سے مقام سنخہ مین روایت کی ہے یہ ابو علقمہ موسی مرائی کے علاوہ ایک اور شخص ہین کیونکہ ابو علقمہ مرائی بصرہ کے ہین اور انکا نام یحیی بن موسی ہے اور یہ ابو علقمہ حمصی ہین انکا نام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کی کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ اور انکے والد دونون صحابی تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ۔ انصاری ہین۔ انکا نسب کو واقدی نے بیان کیا ہے انکی والدہ لیلی بنت نافع بن عامر تھین ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ (عبد الرحمن) غزوہ بدر مین شریک تھے۔ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کرو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبد الرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ ابن عیینہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئی حضرت ابو بکر نے میت کی نانی کو اسکے مال مین سے چھٹا حصہ دلایا اور دادی کو محروم کر دیا۔ عبد الرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ مین سے تھے اور غزوہ بدر مین شریک ہو چکے تھے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ آپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت (یعنے نانی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو کچھ نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کر دیا کہ اگر وہ (یعنے دادی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی پس حضرت ابو بکر نے اُس چھٹے حصہ مین دونون کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان کے زمانے مین عبد الرحمن بن سہل انصاری جہاد کے لیے گئے اُسوقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا مین عبد الرحمن کے سامنے سے ایک تاجر کے کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوے نکلے تو یہ کھڑے ہوگئے اور اُن مشکون کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلام لڑنے لگے عبد الرحمن سے مزاحمت کی یہ خبر حضرت معاویہ کو پہونچی تو انھون نے (تاجر کے غلامون سے) کہا کہ انسے درگزر کرو بڑھاپے کے سبب انکی عقل جاتی رہی ہے عبد الرحمن نے کہا اللہ کی قسم میری عقل نہین گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین اس امر سے منع کیا ہے کہ اس شراب کو ہم اپنے شکم مین یا پانی کے ظروف مین داخل کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکے بھائی خیبر مین مارڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے اپنے بھائی کے مقدمۂ قتل مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے مین اپنے چچا حویصہ و محیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سیحان بعض لوگون نے انکو ابن سحان کہا ہو - یہ بنی انیف کے بھائی تھے - (بنی انیف) قبیلہ بلی کی ایک شاخ ہو یہ وہی شخص ہین جنھون نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے - اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی انکی کنیت ابو عقیل تھی - محمد بن سائب نے ابو صالح سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے اللہ تعالی کے اس قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات[1] کی تفسیر مین روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی اور انکو مستعد کیا چنانچہ ابو عقیل جنکا نام عبد الرحمن تھا اور بنو انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوارے لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے اپنی تمام رات پانی بھرنے مین ختم کر دی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوارے ملے اُنمین سے ایک صاع چھوارے اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور یہ ایک صاع چھوارے اپنے پروردگار عز وجل کو قرض دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوارے صدقہ کے چھوارون مین ڈالدو - پھر منافقون نے عبد الرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوہارے لانے کی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی - بشر بن عبد اللہ بن مکنف بن محیصہ نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور آپکے ساتھ عبد الرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ پڑھکے انپر دم کر دیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - ان عبد الرحمن کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو عبد الرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انھین عبد الرحمن بن سیحان کی نسبت ذکر کیا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنو مالک بن لوذان کو بنو السمیعہ بھی کہتے ہین اور ایام جاہلیت مین یہ لوگ بنو الصما کہے جاتے تھے - صما قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبد اللہ بن شبل صحابی تھے - عبد الرحمن نے شام مین فروکش ہوے تھے - انسے تمیم بن محمود نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے سے اور درندون کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لینے سے جیسے اونٹ اپنی قیامگاہ کو مخصوص کر لیا کرتا ہو (کہ سوا اُس مقام کے پھر کہین نہین بیٹھتا) منع کیا ہو - ہمکو ابو الفضل یعنے منصور بن ابی الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ... بن خالد ... بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے ابو راشد حبرانی سے انھون نے عبد الرحمن بن شبل سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا

[1] ترجمہ جو لوگ طعنہ زنی کرتے ہین بطور خیرات کرنیوالے مسلمانون پر - ۱۲

کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (اسکے الفاظ کو پڑھتے وقت) نہ لپیٹو اور اسکے پڑھانے مین غلطی نکرو اور اسکو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اسکے ذریعہ سے مال جمع نکرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ۔ ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ مین انکا ذکر کیا ہے جو شہر مصر مین داخل ہوئے تھے۔ اسکو غسانی نے بیان کیا ہے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن شرحبیل بن عبد اللہ بن مطاع کے بیٹے ہین اور بیان کیا جاتا ہے کہ انھون نے اور انکے بھائی ربیعہ بن شرحبیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور یہ دونون فتح مصر مین شریک تھے انکے بیٹے عمران نے انسے روایت کی ہے اور عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبد الرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے عبد الرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی حجبی عبدری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر آپسے حدیث نہین سنی انکے والد اور چچا اور دادا صحابی تھے عبد الملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ انکو عبد الرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بےچین تھے اور بستر پر کروٹین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا (یا رسول اللہ) اگر یہ بیماری ہم مین سے کسی نے (کو) ہوتی تو بیشک آپ ہمپر سخت غصہ آتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہان بیشک یہ تو خدا کی طرف سے ہے دنیا مین) مومن پر سختی ہی کی جاتی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن تابعی ہین (صحابی نہین ہین) اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے انسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہے۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو موسی سے انھون نے ابو عامر سے انھون نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے عبد اللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

[illegible] تیمی ہین۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تھا انھون نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے مدینہ مین حلقی بنانے والون اور سبزی فروشون کے پاس انکا مکان تھا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر کنیت انکی ابوہریرہ تھی۔ عبد اللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہو ابوہریرہ کا نام عبد الرحمن بن صخر تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ کا نام عمرو ہو وہ بیٹے ہین زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری خزرجی مازنی ہین قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو اہل بدر مین سے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور انصار کے بیٹون کے بیٹون کو بخش دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور جس طرح ہمنے عبد الرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہو اسی طرح انھون نے بھی بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو پھر انکے بھائی کا یون نسب بیان کیا ہو قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم عمرو یعنے ابوصعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کر دیا اور منذر کے عوض مبذول کہا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمحی قریشی انکا شمار اہل مکہ مین ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے انکے والد صفوان ابن امیہ سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو ابوحاتم رازی نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن صفوان جمحی وہی شخص ہین جنھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو اور جن عبد الرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہو وہ دوسرے ہین (یعنی) وہ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کہے جاتے ہین اور قریش کی طرف منسوب نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ موسی بن میمون بن موسی المرائی نے اپنے والد میمون سے انھون نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر کے گئے اس وقت آپ مدینہ مین تھے اور انھون نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ مین آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اسی کے ساتھ ہوگا ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہین اور انھون نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھون نے

ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ
وہ کہتے تھے مینے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب آنحضرت کی خدمت مین ہم دونون پہونچے) تو میرے
والد نے کہا کہ یہ عبد الرحمن آپکے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کیواسطے ہجرت کرکے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو
دوست رکھیگا اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علاء سے انھون نے ابی علقمہ یعنے
نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی ہو مگر انھون نے اسمین غلطی کی ہو کیونکہ ابو علقمہ
جنسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہو انکا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہو اور انھون نے اپنے والد سے مقام حمص مین روایت
کی ہو یہ ابو علقمہ مرائی کے علاوہ ایک اور شخص ہین۔ کیونکہ ابو علقمہ مرائی بصری ہین اور انکا نام میمون بن موسی ہو اور یہ ابو علقمہ حمصی ہین
انکا نام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کی کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ
اور انکے والد دونون صحابی تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ حجمی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قریشی ہین۔ اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ
ابن خلف ہو انکی حدیث مجاہد سے روایت کی گئی ہو۔ ابو بکر بن عیاش نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے مجاہد سے انھون نے
عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کی بیعت دریافت
کیا حضرت نے فرمایا کہ اب ہجرت نہین ہو۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی
وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبد الرحمن بن صفوان سے
روایت کرکے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن صفوان نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ کو فتح کیا مینے (اپنے دل مین) کہا کہ
کپڑے اپنے پہن لون اور دیکھون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہین پھر مین (دیکھنے کیواسطے) چلا تو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کعبہ سے باہر تشریف لاتے ہوے پایا اور آپکے ساتھ آپکے صحابی بھی تھے جنھون نے کعبہ کو دروازہ سے حطیم تک (یعنی اسکے
چارون رکنون کو) بوسہ دیا اور اپنے رخسار سینہ کعبہ پر رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انسب کے درمیان مین تھے۔ مینے حضرت
عمر سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ مین داخل ہوے تو آپنے کیا کیا حضرت عمر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نام اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہو۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن صفوان
ابن قدامہ تمیمی ہین انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نام کو بدلکر) عبد الرحمن رکھا۔ یہ اپنے والد صفوان اور

بھائی عبد اللہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکے والد صحابی تھے اہل مدینہ میں انکا شمار ہو لیکن فتح مکہ کے بعد ہجرت کے باقی نہ رہنے کی حدیث ابو عمر نے ایک دوسرے شخص کے بیان میں لکھی ہو ان عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے بیان میں اس حدیث کو نہیں لکھا اور (انکے نام میں اپنا شک بھی ظاہر کیا ہو) کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن ہیں اور اسی شک کے ساتھ حدیث بھی روایت کی ہو کہ مجاہد نے عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو اور اکثر راوی کہتے ہین کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان ہین ابو عمر کہتے ہین کہ مین بھی یہی سمجھتا ہون کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ ہین واللہ اعلم۔ جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے مجاہد سے حدیث روایت کی ہو وہ کہتے تھے ایک شخص مہاجرین مین سے تھے لوگ انکو عبد الرحمن بن صفوان کہتے تھے انھون نے اسلام مین بڑے بڑے کام نمایان کیے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے دوست تھے جب مکہ فتح ہوا تو وہ اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے عرض کیا کہ مین ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہین رہی یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ وہ ان عبد الرحمن کو صفوان بن امیہ بن خلف سے علیحدہ سمجھتے ہین چنانچہ انھون نے دونون کو علیحدہ علیحدہ بیان مین لکھا ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون کو ایک ہی سمجھا ہو چنانچہ انھین عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے نسب تحریر کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ بن خلف بھی کہے جاتے تھے واللہ اعلم۔ دیکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو اور عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو ایک کر دیا اور کہا کہ انھین کو بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین بعض یہ بھی کہتے ہین اور عبد الرحمن ابن صفوان بن قتادہ کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہو لیکن ابو عمر نے عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو علیحدہ بیان کیا ہو اور عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو علیحدہ اور عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کو علیحدہ بیان کیا ہو اور انکا نسب (جسقدر یہان پر ہمنے لکھا ہو اس سے) زیادہ نہین بیان کیا اور کہا ہو کہ مین انھین عبد الرحمن کو ابن قدامہ خیال کرتا ہون واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو۔ انسے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی طرف) لشکر بھیجتے تھے تو لشکر والون سے فرماتے تھے کہ لوگون کے ساتھ نرمی اور مصاحبت کرنا دعوت[1] اسلام دیے بغیر انھین لوٹ مار نکرنا مجھکو بہ نسبت اسکے کہ تم کافرون کی عورتون اور بچون کو (قید کر کے) لے آؤ اور انکے مردون کو مار ڈالو یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ انکو مسلمان کر کے میرے پاس لے آؤ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہون یا گاؤن کے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] دعوت بمعنی بلانا یعنی جب تک ان لوگون کو اسلام کیطرف نہ بلاؤ اسوقت تک انکے مال نہین لوٹ مار نکرنا ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن معاذ بن انس۔ عدوی نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن غزوہ احد اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور جنگ قادسیہ مین شہید ہوے انکے والد عائذ بھی صحابی تھے جن عبد الرحمن بن عائذ کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین یہ عبد الرحمن انسے علاوہ ہین کیونکہ ان عبد الرحمن بن عائذ نے فقط عبد الرحمن کو دیکھا ہی تھا (اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ اُسوقت بچے تھے اور یہ عبد الرحمن جنگ احد مین شریک تھے (اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین) زیادہ عمر کے تھے کیونکہ جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بچپن مین دیکھا ہو وہ جنگ قادسیہ مین اتنی عمر کا نہین ہوسکتا کہ لڑے اور مارا جاے۔ کیونکہ جنگ قادسیہ ۱۵ھ مین ہوئی تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش حضرمی ہین۔ انکا شمار اہل شام مین ہو انکی صحابیت اور اسناد حدیث مین اختلاف ہو انسے خالد بن لجلاج اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہو۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو کیونکہ انکی حدیث مضطرب ہو۔ ہمکو ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے اپنی سند سے خبر دی انھون نے معافی بن عمران سے انھون نے اوزاعی سے انھون نے عبد الرحمن بن زید سے انھون نے خالد بن لجلاج سے سنا کہ وہ کہتے تھے مکحول نے عبد الرحمن بن عائش حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے پروردگار کو ایک بہت اچھی صورت مین دیکھا اور آپ نے بہت سی باتین کین اور یہ بھی بیان کیا (کہ مینے پروردگار عالم سے یہ دعا کی) کہ اے اللہ نیک چیزون کی مین تجھسے طلب کرتا ہون اور بُری چیزون کو تجھسے چھوڑا دے اور مسکینون کی محبت مجھکو عنایت فرما۔ میری توبہ کو قبول فرما جب تو میری قوم مین کسی فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھکو ظہور فتنہ کے قبل اُٹھا لے۔ اس حدیث کو ولید بن مسلم نے ابن جابر سے انھون نے خالد سے انھون نے عبد الرحمن بن عائش سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا۔ اس حدیث مین سواے ولید کے کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ عبد الرحمن بن عائش نے یہ کہا ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اور صدقہ بن خالد نے بھی ابن جابر سے انھون نے خالد سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر اس روایت کی سند پیش کرتے وقت یہ نہین کہا کہ عبد الرحمن نے کہا ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا۔ اور اسی طرح ابن جابر نے ابو سلام سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور یحیی بن ابی کثیر نے ابو سلام سے انھون نے عبد الرحمن ابن عائش سے انھون نے مالک بن یخامر سے انھون نے معاذ بن جبل سے اس طرح روایت کی ہو۔ اور یہی (مسند) محدثین کے نزدیک صحیح ہو اسکا ذکر بخاری وغیرہ نے کیا ہو۔ اور کہا ہو کہ ابو قلابہ نے جو خالد بن لجلاج سے انھون نے ابن عباس سے

روایت کی ہو غلط ہو۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا۔ اور انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے اور عبد اللہ بن عباس کے بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوے تھے شہر افریقہ میں یہ اور انکے بھائی معبد بن عباس عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے ساتھ شہید ہوے۔ اسکو مصعب زبیری وغیرہ نے بیان کیا ہو۔ ابن کلبی نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن عباس شہر شام میں شہید ہوے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن مالک بن عامر بن جشم بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی عقیل پسند والے اور بنو جحجبا بن کلفہ بن عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا یہ غزوہ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اور جنگ یمامہ میں شہید ہوے اسکو واقدی نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان۔ یہ عبد الرحمن امیر المومنین ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ کے بیٹے ہیں انکے والد کے ذکر میں انکا نسب بیان ہو چکا انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض نے بیان کیا ہو کہ انکی کنیت ابو محمد تھی یہ اس وجہ سے کہ انکے بیٹے کا نام محمد تھا جنکو لوگ ابو عتیق کہتے ہیں اور بعض ابو عثمان بیان کرتے ہیں انکی والدہ ام رومان تھی یہ مدینہ میں رہتے تھے اور مکہ میں وفات ہوئی۔ صحابہ میں کوئی چار شخص ایسے نہیں ہیں جنکی چار پشتوں کے لوگ اسلام لائے ہوں اور صحابی ہوں سوا ابو قحافہ اور انکے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق اور انکے بیٹے عبد الرحمن اور انکے بیٹے محمد ابو عتیق کے یہ عبد الرحمن حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی تھے غزوہ بدر اور احد میں کافروں کی طرف سے شریک تھے (جب میدان جنگ میں) انھوں نے اپنے لڑنے کے واسطے مقابل طلب کیا تو حضرت ابوبکر انکے مقابلہ پر جانے کو تیار ہوے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم میرے ہی خدمت میں رہو یہ عبد الرحمن بہادر اور بہت اچھے تیر انداز تھے حدیبیہ میں اسلام لائے تھے اور انکا اسلام بہت اچھا تھا (یعنی نفاق کی آمیزش نہ تھی) انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام عبد العزی تھا خالد بن ولید کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک تھے اور اس دن اہل یمامہ کے سات بڑے بڑے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہیں جنھوں نے محکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا اسکے سینہ میں انھوں نے تیر مارا تھا محکم یمامہ قلعہ کے ٹوٹے ہوے جانب میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب انھوں نے محکم کو قتل کر ڈالا تو اسی شکستہ جانب سے مسلمان

قلعہ کے اندر داخل ہو گئے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عبد الرحمن حضرت ابو بکر کے بیٹوں میں سب سے بڑے تھے اور انھیں مزاح کرنیکی عادت تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی تھیں اور انسے ابو عثمان نہدی اور عمرو بن اوس اور قاسم بن محمد اور موسیٰ بن وردان اور میمون بن مہران اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمکو ابو العباس یعنے احمد بن ابی منصور یعنے احمد بن محمد بن نبال صوفی نے جو ترک کنانہ کے نام سے مشہور تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مطیع یعنے [illegible] عبد الواحد ابن عبد العزیز مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید محمد بن علی نقاش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن زیاد بن مہران عدل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو شہاب نے عمرو بن قیس سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسوقت آپ مرض وفات میں علیل ہوے) فرمایا کہ شانہ کی ہڈی اور دوات میرے پاس لاؤ کہ میں تمکو ایک تحریر ایسی لکھدوں جسکی وجہ سے تم لوگ میرے بعد گمراہی میں نہ پڑو (اتنا فرماکر آپنے ہماری طرف) پیٹھ کر لی پھر (تھوڑے عرصہ کے بعد) ہماری طرف منھ کیا اور فرمایا کہ اللہ عزوجل اور تمام ایمان والے سوا ابو بکر کے اور کسی (کی خلافت) کو منظور نکرینگے یہ عبد الرحمن شام میں تجارت کے واسطے آئے تو انھوں نے وہاں ایک عورت کو جسکو لوگ ابنۃ الجودی کہتے تھے دیکھا اسکے گرد بہت سی لڑکیاں تھیں انکو وہ عورت بہت اچھی معلوم ہوئی اور انھوں نے اسکے متعلق یہ اشعار نظم کیے ہیں[1]

تذکرت لیلی والسماوۃ دونہا　　فما لابنۃ الجودی لیلی ومالیا
وانی تعاطی قلبہ حارثیۃ　　تدمن بصری او تحل [illegible]
وانی تلاقیہا بلی ولعلہا　　ان الناس حجوا قابلا ان توافیا

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر ملک شام کی جانب روانہ کیا تو سپہ سالار کو حکم دیا کہ اگر لڑنے کے بعد تمھیں فتح ہو (اور لیلیٰ بنت جودی (تمھیں ملجاے) تو اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے حوالہ کر دینا چنانچہ (جسوقت) سپہ سالار نے لیلیٰ بنت جودی کو پایا [illegible] کے حوالہ کر دیا عبد الرحمن اسکو پاکر بہت خوش ہوے اور اپنی تمام بی بیوں سے اسکو زیادہ چاہنے لگے یہانتک کہ انکی [illegible] حضرت عائشہ سے شکایت کی حضرت عائشہ عبد الرحمن پر [illegible] ہوئیں عبد الرحمن نے کہا میں [illegible] لیلیٰ کا حسن وجمال ایسا ہے کہ گویا میں اسکے دانتوں سے انار کے دانے چوستا ہوں پھر (تھوڑے زمانہ کے بعد) [illegible] سختی وبدخوئی شروع کر دی جسکی وجہ سے لیلیٰ نے حضرت عائشہ سے انکی شکایت کی حضرت عائشہ نے عبد الرحمن سے کہا کہ [illegible] عجیب حالت ہے لیلیٰ کو دوست رکھا تو اسقدر کہ حد سے بڑھا دیا اور اب اسکے ساتھ دشمنی کی تو [illegible]

---

[1] ترجمہ میں لیلیٰ کو یاد کیا کرتا ہوں مگر (افسوس) میرے اور اسکے درمیان [illegible] لیلیٰ یعنی ابنۃ الجودی [illegible] حارث کی وہ عورت کیوں لیتی ہے جو مقام بصریٰ اور جابیہ میں [illegible]

بس یا تو اُسکے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو یا اسکو سامان کے ساتھ اُسکے عزیزوں میں بھیجدو چنانچہ عبد الرحمن نے لیلیٰ کو سامان دیکر اُسکے عزیزوں کے پاس بھیجدیا۔ لیلیٰ قبیلہ غسان کی تھیں عبد الرحمن اپنی بہن حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے ہمکو ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازتًا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم بن سمرقندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھ بھیجا کہ میرے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی جائے عبد الرحمن (کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انھوں) نے کہا تم لوگوں نے رسم ہرقل (شاہ روم) کی سنت[1] اختیار کی کہ اپنے بیٹوں کے لیے بیعت لیتے ہو مروان نے کہا اے لوگو یہ (عبد الرحمن) وہی شخص ہیں جنکے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذی قال لوالدیہ اف لکما[2] اور آخر تک پوری آیت پڑھی اسکے سننے سے حضرت عائشہ کو غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قسم عبد الرحمن وہ شخص نہیں ہیں کہ اس آیت میں مراد ہوں نہیں ہیں بلکہ جو شخص اس آیت میں مراد ہے اگر میں اسکا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتی ہوں۔ زبیر بن بکار نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ مجھسے ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت معاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بعد اُسکے کہ عبد الرحمن یزید کی بیعت سے انکار کر چکے تھے انھوں نے وہ درہم واپس کر دیے اور اُنکے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں اپنے دین کو دنیا کے عوض میں نہیں بیچتا اور یہ (مدینہ سے) مکہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی قبل اسکے کہ یزید کی بیعت کامل ہو۔ انکی موت ناگہانی تھی (اور اسکا واقعہ اس طرح ہے) کہ یہ عبد الرحمن ایک مکان میں جسکا نام حبشی تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہاں سے انکی نعش مکہ میں لائی گئی اور وہیں دفن ہوئے جب حضرت عائشہ کو انکی وفات کی خبر پہونچی تو بارادہ حج تشریف لے گئیں اور عبد الرحمن کی قبر پر کھڑے ہو کر روئیں اور یہ شعر پڑھے

وكنا كندماني جذيمة حقبة ... من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كأني ومالكا ... لطول اجتماع لم نبت ليلة معا[3]

(اے عبد الرحمن) آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر میں تمھارے پاس ہوتی تو جہاں تم مرے تھے (وہیں) تمکو دفن کرتی اور اگر میں تمھارے پاس

---

[1] یعنے جس طرح قیصر و کسریٰ کا دستور ہے کہ جب کوئی بادشاہ مر جاتا ہے تو اسکا بیٹا اسکا جانشین ہوتا ہے اب تم بھی کرنے لگے حضرت ابن عمر نے بھی یزید کی بیعت کا حکم سنا تو فرمایا کہ یہ تو کسریٰ و قیصر کی سنت ہے ابو بکر و عمر کی سنت نہیں ہے ۱۲

[2] اس آیت میں اُس شخص کی مذمت کی گئی ہے جس نے اپنے والدین سے سخت بدکلامی کی تھی ۱۲

[3] ترجمہ (ایک زمانہ وہ تھا جب) ہم دونوں مثل جذیمہ (بادشاہ عراق) کے دو ہمنشینوں کے (ایک ساتھ رہتے) تھے بہت دنوں تک یہی کیفیت رہی) یہاں تک کہ کہا گیا اب ہم دونوں جدا نہونگے۔ مگر جب ہم اور مالک بعد اسقدر طویل یکجائی کے جدا ہوئے تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا ہم دونوں ایک شب بھی ساتھ نہیں رہے ۱۲

اسوقت ہوتی تو تمھارے لیے نہ روتی عبدالرحمن کی وفات ۵۳ھ مین ہوئی اور بعض لوگ ۵۴ھ اور بعض لوگ ۵۵ھ مین بیان کرتے ہین مگر ۵۳ھ مین انکی وفات ہونیکو بہت لوگ بیان کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عثمان ثقفی ہین اور یہ ام حکم کے بیٹے ہین عبدالرحمن بن ام حکم کے بیان مین پہلے یہ ذکر ہو چکا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد ہین انکا نسب کسی نے نہین بیان کیا ہو۔ ابو عمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو صحابی تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین لوگون نے عرض کیا کہ قبیلۂ ازد کے لوگ ہین فرمایا قبیلۂ ازد کے لوگ تمھارے پاس آئے ہین وہ بہت اچھی صورت والے ہین اور شیرین کلام اور خندہ پیشانی ہین پھر دوسرے گروہ کی طرف دیکھکر پوچھا یہ کون ہین لوگون نے عرض کیا قبیلۂ بکر بن وائل کے لوگ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ یا اللہ انکی شکستگی کو دور کر دے انکے ٹوٹے ہوئے کو جوڑ دے (یعنے انکی مصیبت دور کر اور فلاح عنایت کر) اور انکے بے ٹھکانے والون کو جگہ دے اور انکے کسی سائل کو رد نہ کر۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد رب انصاری ہین انکو صرف ابن عقدہ نے بیان کیا ہو ہمکو ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید ابو عمر یعنے حمزہ بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن اسحاق راشدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن خلف نمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حسن عبدی نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کوفہ کے ایک میدان مین حضرت علی نے لوگون سے کہا خم غدیر کے دن جس کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے سنا ہو تو کھڑے ہوکر بیان کرے اور وہ شخص نہ کھڑا ہو جس نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہ سنا ہو حضرت علی کے اس قول سے دس سے زیادہ آدمی کھڑے ہو گئے ان لوگون مین ابو ایوب انصاری اور ابو عمرو بن عمرو بن محصن اور ابو زینب اور سہل بن حنیف اور خزیمہ بن ثابت اور عبداللہ بن ثابت انصاری اور حبشی بن جنادہ سلولی اور عبید بن عازب انصاری اور نعمان بن عجلان انصاری اور ثابت بن ودیعہ انصاری اور ابو فضالہ انصاری اور عبدالرحمن بن عبد رب انصاری بھی تھے ان لوگون نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے فرماتے ہوئے سنا ہو کہ الا ان اللہ عزوجل ولیی وانا ولی المومنین الا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ۔

۱؎ ترجمہ آگاہ ہو بیشک اللہ عزوجل میرا ولی (یعنی میری تمام اشیا متصرفہ کا مالک ہو) اور مین تمام مسلمانون کا ولی (یعنی مسلمانون کے تمام اشیا متصرفہ کا مین مالک) ہوا [illegible]

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبد الرحمن عمرو مزنی کے والد ہین ہمکو ابو الفضل عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن علی بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے دادا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معشر نے یحیی بن شبل سے انھون نے عمرو بن عبد الرحمن مزنی سے انھون نے اپنے والد عبد الرحمن مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی حالت دریافت کی گئی۔ آپنے فرمایا کہ مقام اعراف مین وہ لوگ ہونگے جو اللہ کی راہ مین قتل ہوے مگر اپنے والدین کے نافرمان تھے ان لوگون کو والدین کی نافرمانی نے جنت سے باز رکھا اور قتل فی سبیل اللہ نے انکو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ لیکن ابونعیم اور ابو عمر نے کہا ہو کہ عبد الرحمن مزنی (یعنے انکے والد کا نام نہین لکھا) اور انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر کیا جاویگا اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکے والد کا نام محمد بیان کرتے ہین اور یہی درست ہو اور انکا ایک بھتیجا تھا جنکا نام عبد الرحمن تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری یہ بنی قارہ جو بن خزیمہ برادر اسد بن خزیمہ کے اولاد کو کہتے ہین یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے مگر انھون نے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اور نہ آپ سے کوئی روایت کی واقدی نے انکو صحابی کہا ہو اور اپنی کتاب الطبقات مین ان لوگون مین انکا ذکر کیا ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زمانہ خلافت مین عبد اللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بعض لوگ ابن عبیدہ بیان کرتے ہین یہ راشد کے والد تھے اور انکی کنیت ابو معاویہ تھی انسے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہو انکی حدیث اہل شام سے مروی ہو عثمان بن محمد نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انھون نے اپنے والد عثمان بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد عبد الرحمن بن ابی راشد بن عبید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنی قوم کے سو سوارون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا جسوقت ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچے تو ٹھہر گئے آنحضرت نے مجھسے فرمایا اے ابو معاویہ تم آگے آؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر ابونعیم اور ابو عمر نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہو اسمین عبد الرحمن نام ابو راشد انکی کنیت بیان کی ہو ابونعیم نے یہ دونون تذکرہ لکھے ہین لیکن ابو عمر نے صرف

ایک تذکرہ عبد الرحمن ابو راشد کا لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبید اللہ کے بھائی تھے اور صحابی تھے جنگ جمل میں ماہ جمادی الاخری ۳۶ھ میں شہید ہوئے اور اسی واقعہ جمل میں انکے بھائی طلحہ بھی شہید ہوئے۔ انکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید نمیری ہیں انکا شمار اہل شام میں ہے ابن ابی عاصم نے انکو احادیث میں ذکر کیا ہے ابو نعیم نے انکو علیحدہ بیان میں لکھا ہے ہمکو ابو موسی نے اجازتاً خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی بکر اور احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن محمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی عمرو شیبانی نے عبد اللہ بن دیلمی سے انھوں نے عبد الرحمن بن عبید نمیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسلام میں تین سو پندرہ اخلاق ہیں جو شخص انمیں سے ایک خصلت پر بھی بغرض تحصیل ثواب عمل کرے اسکو اللہ جنت میں داخل کریگا ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میری کتاب میں مرفوعاً نہیں مروی ہے۔ اور حماد بن سلمہ نے ابو سنان سے انھوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی ہیں انکی والدہ جویریہ بنت ابی جہل تھیں جنسے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کرنا چاہا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح کرنے سے) منع فرمایا اسکے بعد عتاب نے انکے ساتھ نکاح کر لیا اور انسے یہ عبد الرحمن پیدا ہوئے یہ حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے اور نماز میں اُن لوگوں کے امام تھے جنگ جمل میں بمقام بصرہ شہید ہوئے جب حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو کہا یہ قوم کے یعسوب (سردار) تھے جب یہ قتل ہو گئے تو ایک پرند انکے ہاتھ کو اٹھا لے گیا اور مدینہ میں جا کے ڈال دیا وہاں کے لوگوں نے انکی انگوٹھی سے جو انکے (کٹے ہوئے) ہاتھ میں تھی انکو پہچانا چنانچہ انھوں نے اُس ہاتھ پر نماز جنازہ پڑھکر اسکو دفن کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن عویم بن ساعدہ۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت

شرفیاب ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عبید اللہ قریشی تیمی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کے بھتیجے تھے انکی والدہ عمیرہ بنت جدعان عبد اللہ بن جدعان کی بہن تھیں واقعہ حدیبیہ میں اسلام لائے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ واقعہ یرموک میں شریک تھے معاذ اور عثمان انکے بیٹے تھے ان دونوں نے انسے روایت کی ہے اور انسے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب نے روایت کی ہے یہ عبد اللہ بن زبیر کے ساتھیوں میں سے تھے اور انھیں کے ساتھ شہید ہوے عبد اللہ ابن زبیر کے حکم سے یہ مسجد میں دفن کیے گئے اور انکی قبر پوشیدہ کر دی گئی پھر قبر پر گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اہل شام اُس قبر کو نہ دیکھیں ہمکو منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد اللہ ابن دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طالقانی یعنے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے عید کے دن دیکھا کہ آپ بازار میں کھڑے ہوے تھے اور جو لوگ اس طرف سے گذر رہے تھے انکو دیکھ رہے تھے نیز ہمکو یحیی بن محمود اور عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سندوں کو مسلم بن حجاج تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطاہر اور یونس بن عبد الاعلی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انھوں نے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھوں نے عبد الرحمن بن عثمان سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اُٹھانے کو منع فرمایا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ ابو موسی نے بھی لکھکر بیان کیا ہے کہ انھیں عبد الرحمن کے بارے میں ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے باوجودیکہ انکے دادا نے عبد الرحمن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون[1] جمحی ہیں انکا نسب انشاء اللہ تعالی انکے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جاویگا۔ انکی اور انکے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ تھیں ان عبد الرحمن کا کسی نے ذکر نہیں کیا ہے اور میں نے انکو ذکر کیا ہے کیونکہ انکے والد نے مدینہ میں سلسہ ہجری میں وفات پائی تھی اور انکی والدہ مدینہ میں موجود تھیں پس بلا شک یہ عبد الرحمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں موجود تھے اور کئی برس کا سن تھا واللہ اعلم۔

---

[1] مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمحی تھے انکی کنیت ابو السائب تھی ۱۲۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی یہ غزوۂ احد مین شریک تھے ہینے انکا نسب انکے بھائی ثابت بن عدی کے بیان مین ذکر کیا ہو جسرا بی عبید کے قلت شہید ہوئے ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدلیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ہم بن ذہل بن ہنی بن بلی ۔ اسی طرح ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہو ۔ یہ بلوی (یعنے خاندان بلی سے) ہین اور صحابی تھے بیعت رضوان مین شریک تھے انھون نے بھی اُس دن بیعت کی تھی یہ لشکر مصر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جسنے انکو شہید کیا تھا یہ اُسکے سردار تھے انسے مصر کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہو منجملہ انکے ابو الحصین ہثیم بن سفیان اور عبد الرحمن بن شماسہ و ابو ثور فہمی ہین ابن لہیعہ نے عیاش ابن عیاش بن عباس سے انھون نے ابو الحصین حجری سے اُنھون نے عبد الرحمن بن عدلیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لیے) نکلینگے اور وہ کوہ خلیل مین قتل کیے جائینگے چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدلیس بھی اُن لوگون مین تھے جنکو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین مین قید کر دیا تھا مگر یہ سب لوگ قیدخانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگون کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انھین مین سے ایک سوار نے ابن عدلیس کو گرفتار کر لیا ابن عدلیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرنے مین اللہ سے ڈر مین اصحاب شجرہ مین سے ہون اُس سوار نے جواب دیا کہ کوہ خلیل مین بہت سے شجر ہین (اصحاب شجرہ سے ہونا یہان کوئی فضیلت نہین ہو) اور انکو وہین ۳۶ھ مین قتل کر ڈالا ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی ہین ۔ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ کہتے ہین مگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہو اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہو اور یہ حال رفاعہ اور عبد اللہ کے نام مین پہلے بیان ہو چکا ہو معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے عبد الرحمن بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہو اور (کہا ہو کہ) یہ صحابی تھے ۔ کہتے تھے کہ جنت والون مین (جو اعلیٰ درجہ کے ہونگے انکا تو حال ہی نہ پوچھو انمین) ادنیٰ درجہ کے وہ لوگ ہونگے جو خدا کی رحمت سے دوزخ سے نکالے جائینگے اور جنت مین داخل کیے جائینگے اور انسے کہا جائیگا کہ تم انگو (جو مانگنا ہو) پس وہ لوگ کہینگے اے پروردگار (فلان چیز) دے (غرض وہ مانگتے جائینگے اور انکو ملتا جائیگا) یہانتک کہ وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار بس اسی قدر ہمکو کافی ہو اسوقت فرماویگا یہ (جو کچھ) تمھارے واسطے ہو اور اس سے دس گنا (اور بھی زیادہ دیا جاویگا) ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عسیلہ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی صنابحی ہیں صنابح یمن میں ایک قبیلہ ہے۔ ابو عبد اللہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکے واسطے انھوں نے ہجرت کی تھی جب (مقام) جحفہ میں پہونچے تو انکو خبر ملی کہ پانچ دن ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی یہ تابعین کے اعلی طبقہ میں شمار کیے گئے ہیں۔ شہر کوفہ میں فروکش تھے۔ انھوں نے حضرت ابو بکر اور عمر اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے یہ عبد الرحمن بڑے بزرگ تھے یزید بن ابی حبیب نے ابو الخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے صنابحی سے کہا کہ تم نے ہجرت کی ہے انھوں نے جواب دیا کہ میں یمن سے نکلکر جحفہ تک پہونچا تھا کہ ہمارے پاس ایک سوار کا گذر ہوا ہم نے اس سے کہا تیرے پیچھے والوں کا کیا حال ہے اُسنے جواب دیا کہ آج پانچ دن ہوئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن کے پہونچنے کے دو روز قبل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔ ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد الرحمن یعنے محمد ابن عبد الرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور اُنکے بیٹے محمود بن محمد اور قاضی ابو سلیمان یعنے محمد بن علی بن خالد موصلی اربلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا ابو الغانم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنے عبد اللہ بن حسین بن حسن بن احمد ابن قاضی نصر نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنے حارث بن اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے (امام) مالک اور زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو عبد اللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آفتاب شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے جسوقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہوتا ہے اور جسوقت آفتاب بلند ہوتا ہے شیطان اُس سے دور ہو جاتا ہے پھر جسوقت آفتاب غروب کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اُسکے قریب آجاتا ہے اور جسوقت غروب ہو جاتا ہے شیطان اُس سے دور ہو جاتا ہے تم لوگ ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت)۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقبہ فارسی تھی۔ انصار کے غلام تھے یحیی بن علاء نے داؤد بن حصین سے انھوں نے عقبہ بن حصین سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا ایک کافر پر میں نے وار کیا اور کہا اس (حملے) کو لے میں فارسی غلام ہوں اس قول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا تمنے کیوں نہ کہا،

کہا اس (شخص) کو یہ نہیں کہا کہ میں انصاری غلام ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی قوم میں سے ہو- انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو ابو موسی کہتے ہیں کہ علاوہ دوسروں نے اس حدیث کو داؤد سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ عبد الرحمن بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے داؤد بن حصین نے عبد الرحمن بن عقبہ سے انھوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک انصاری کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میں اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کو میں نے مارا جسوقت میں نے اسکو قتل کیا تو (اس سے) کہا اس (حملے) کو مجھسے لے میں مرد فارسی ہوں- میرے اس قول کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمنے یہ کیوں نہ کہا کہ اسکو مجھسے لے میں انصاری مرد ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی میں سے ہو ابن قانع نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو عبد الرحمن ارزق فارسی یہی شخص ہیں واللہ اعلم-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیل بن مسعود بن عتیب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں ہشام بن کلبی نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو اور یہ عبد الرحمن حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل کے چچا زاد بھائی ہیں اور لوگوں نے انکے نسب میں اختلاف کیا ہو مگر ثقفی ہونے میں سب کا اتفاق ہو صحابی تھے آپسے عبد الرحمن بن علقمہ ثقفی نے روایت کی ہو اور چند لوگوں نے عبد الرحمن بن علقمہ ثقفی کو صحابہ میں ذکر کیا ہو- اور عبد الرحمن بن عقیل کا صحابی ہونا درست ہو ہشام بن عمیرہ ثقفی نے بھی عبد الرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہو یہ ابو عمر کا بیان تھا لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن ابی عقیل ثقفی ہیں دونوں میں سے کسی نے انکا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہو یہ عبد الرحمن ام الحکم بنت ابی سفیان کے بیٹے تھے انکا شمار اہل کوفہ میں ہو انسے عبد الرحمن بن علقمہ نے روایت کی ہو انکی روایت کردہ حدیث کا ذکر عبد الرحمن بن ام الحکم کے حال میں پہلے ہو چکا ہو ابن مندہ نے جو ذکر کیا ہو کہ ابو مسعود کا نام انکے نسب میں صحیح ہو جس طرح کہ ابو عمر نے انکا نسب میں ذکر کیا ہو یہ عبد الرحمن ام الحکم کے بیٹے کے علاوہ ہیں واللہ اعلم-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بعض لوگوں نے انکو ابن ابی علقمہ ثقفی بیان کیا ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور بیان کیا گیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کے وفد آئے انہیں میں سے یہ عبد الرحمن بھی تھے آپسے عبد الملک بن عمیر ابن نجیر نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کا وفد آیا اور انکے ساتھ کچھ تحفہ تھا- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہو ہدیہ ہو یا صدقہ ان لوگوں نے کہا کہ ہدیہ آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ چیز ہو جس سے صرف خدا کی رضامندی چاہی

مقصود ہو اور ہدیہ وہ ہو جس سے رضامندی رسول اور (کو ئی) حاجت روائی مقصود ہو ان لوگون نے کہا کہ یہ صدقہ نہین ہو بلکہ ہدیہ ہو اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو قبول کر لیا عبد الرحمن سے عون بن حجیفہ نے اسی طرح روایت کی ہے ابو حاتم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن تابعی ہین صحابی نہ تھے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علی حنفی یامی صحابی ہین انسے عبد اللہ بن بدر نے روایت کی ہو کہ عبد الرحمن نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اللہ تعالی اُس شخص پر نظر (عنایت) نہین کرتا ہو جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین اچھی طرح نہ رکھے اس حدیث کی روایت صرف عبد الوارث بن سعید نے ابو عبد اللہ بن تمام شقری سے انھون نے عمر بن جابر سے انھون نے عبد اللہ بن بدر سے کی ہو اور عکرمہ بن عمار نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے طلق بن علی سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہو اور یہ صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بیٹے عبید اللہ اور حضرت ام المومنین حفصہ کے بھائی تھے انکی والدہ زینب بنت مظعون عثمان بن مظعون جمحی کی بہن تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن کوئی آپکی حدیث انھین یاد نہ تھی اور عبد الرحمن ابو شحمہ یہ حضرت عمر کے منجھلے بیٹے ہین انکو عمرو بن عاص نے شرابخواری کی حد مصر مین لگائی تھی پھر (وہان سے) انکو مدینہ بھیجدیا تو انکے والد حضرت عمر نے انکو تادیبا ضرب دی بعدہ یہ بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ کے بعد انتقال ہو گیا معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہو لیکن اہل عراق کہتے ہین کہ انکو کوڑے لگائے جا رہے تھے اُسی حالت مین انکا انتقال ہو گیا یہ غلط ہو اور عبد الرحمن ابو المجبر حضرت عمر کے چھوٹے بیٹے ہین اور مجبر کا نام بھی عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن عمر کے بیٹے تھے انکا نام مجبر اسوجہ سے مشہور ہو گیا کہ یہ اپنے بچپن مین گر پڑے تھے جسکی وجہ سے انکی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تو اپنی پھوپھی حفصہ کے پاس لائے گئے اور حفصہ سے کہا گیا اپنے مکسر بھتیجے کو دیکھیے تو انھون نے کہا کہ مکسر نہین بلکہ وہ مجبر ہو یہ ابو عمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبد الرحمن کی کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عیسی رکھی تھی انکے والد عمر رضی اللہ عنہ نے انکی کنیت بدلنا چاہی عبد الرحمن نے کہا اے امیر المومنین اللہ کی قسم میری کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہو (اسکو بدلنے کا ارادہ نکیجیے) ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے غلطی کی ہو کہ انکو صحابہ مین شمار کیا ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابو عیسی رکھی تھی نہ کہ ان عبد الرحمن کی اور عبد الرحمن نے اپنے والد سے یہی کہا تھا جب کہ انھون نے انکی کنیت بدلنے کا ارادہ کیا اور انکی کنیت ابو عیسی تھی

کہ اللہ کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت (ابوعیسی) رکھی ہو - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ انصاری ہیں انکو طبرانی نے بیان کیا ہو ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے جو انصاری سے جو محسن کے بیٹے تھے انھوں نے عبد الرحمن انصاری سے جو بنی نجار میں ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو قیامت کے قریب ہونیکی (علامت) بارش کا زیادہ ہونا اور پیداوار کا کم ہونا اور سرداروں کی کثرت اور امانت داروں کی قلت ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور ابوعمر نے انکے بھائی حارث بن عمرو کے بیان میں انکا ذکر کیا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ابی عمرہ انکے حال میں لوگوں نے اختلاف کیا ہو حضرمی نے انکو وحدان میں ذکر کیا ہو ہمکو ابوموسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن شریک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی زرعہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اے آل محمد کس حال میں صبح کی آنحضرت نے فرمایا ہماری حالت اس شخص سے بہتر ہو کہ جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو اور صبح کو روزہ دار نہو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیرہ مزنی ہیں اہل شام میں انکا شمار ہو - ولید بن مسلم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن عمیرہ ہیں اور بعض نے بیان کیا ہو کہ عبد الرحمن بن ابی عمیر مزنی ہیں اور بعض نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن عمیر یا عمیرہ قریشی ہیں انکی روایت کردہ حدیث مضطرب ہو انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو - ہمکو ابراہیم بن محمد اور انکے سوا دوسروں نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسی سلمی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومسہر نے سعید بن عبد العزیز سے انھوں نے ربیعہ ابن یزید سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آنحضرت نے حضرت معاویہ کے واسطے دعا کی کہ اے اللہ (معاویہ کو) ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور اسکے ذریعہ سے ہدایت نصیب کر ابوعمر نے کہا ہو کہ بعض نے انکی اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہو اور بعض نے مرفوع بیان کیا ہو - اور انھیں کی حدیث سے لاہجرة والامتہ بھی ہو الا مانت قریش کی بندگی میں بھی

ط۔ ترجمہ مرض کسی سے نہیں لگتا اور بری فال کوئی چیز نہیں ہو ۱۲

ایک حدیث مروی ہو اور ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ انکی حدیث منقطع السند اور مرسل ہو نہ توانکی حدیثیں پایۂ ثبوت تک پہونچی ہیں اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قریشی اسدی ہیں انکی والدہ ام الخیر بنت مالک بن حمیلہ بن سباق بن عبد الدار بن قصی تھیں یہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور صحابی تھے زبیر (ابن بکار) نے کہا ہو کہ ایام جاہلیت میں انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلعم نے عبد الرحمن رکھا واقعہ یرموک میں شہید ہوے تھے اور انکے بیٹے عبد اللہ حضرت عثمان کی شہادت کے واقعہ میں قتل کیے گئے ابو عبید اللہ عدوی نے اپنی کتاب النسب میں بیان کیا ہو کہ انھیں عبد الرحمن کے سبب حسان بن ثابت نے آل زبیر بن عوام کی ہجو کی تھی اور کہا (ابو عبید اللہ نے) ہو یہی درست ہو اور جس نے کہا ہے کہ یہ ہجو عبد اللہ بن زبیر کے سبب سے تھی اسکا قول صحیح نہیں ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری ہیں انکی کنیت ابو محمد تھی اور ایام جاہلیت میں انکا نام عبد عمرو تھا بعض لوگوں نے عبد الکعبہ بیان کیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدلکر) عبد الرحمن رکھا انکی والدہ شفا بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ تھیں یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں پہونچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے اور یہ اُن آٹھ شخصوں میں سے ہیں جو سب سے پیشتر ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیوں میں سے جو حضرت ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے ایک یہ بھی تھے ان لوگوں کو ہمنے حضرت ابو بکر صدیق کے بیان میں ذکر کیا ہو۔ اور یہ ان مہاجرین اولین میں سے ہیں جنھوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انمیں اور سعد بن ربیع میں بھائی چارا کرا دیا تھا یہ غزوہ بدر اور احد اور تمام غزوات میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) دومۃ الجندل[1] میں کلب کی طرف بھیجا تھا اور اپنے دست مبارک سے انکے (سر پر) عمامہ باندھا اور دونوں شانوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکا دیا تھا اور انسے فرمایا کہ اگر تمکو اللہ تعالی فتح دیوے تو (وہاں کے) بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لینا یا (فرمایا کہ وہاں کے) شریف کی لڑکی سے نکاح کر لینا (بادشاہ اور شریف دونوں کو اس روایت میں اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا ہو) اصبغ بن ثعلبہ بن ضمضم کلبی

[1] دومہ دال اور میم کو زبر دوم گول کے درخت کو کہتے ہیں اور بڑے بھاری درخت خوش سایہ کو بھی کہتے ہیں۔ جندل جیم اور دال کو فتح نون کو سکون اس پتھر کو کہتے ہیں کہ اُٹھ سکے اور ایک موضع کا نام ہو جو تبوک سے قریب ہو اور بکسر دال آدمی کا نام ہو ۱۲

(وہان کا) شریف تھا انھون نے (بعد فتح کے) اُسکی لڑکی تماضر کے ساتھ نکاح کر لیا اُنسے ابو سلمہ پیدا ہوے عشرہ مبشرہ
مین سے یہ بھی ایک شخص ہین اور اُن چھ اہل مشورہ مین سے ایک یہ بھی ہین جنھین عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ
کرنے کے واسطے پیش کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ رسول خدا نے انتقال فرمایا اور ان چھ شخصون سے بہت راضی تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے سفر مین نماز پڑھی تھی غزوۂ احد مین انکے زخم لگے تھے اور ایک زخم انکے پیر مین لگ گیا تھا
کہ جسکی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے اور (غزوۂ احد مین) انکے دو دانت آگے کے شہید ہو گئے تھے اسکی وجہ سے بہت رنجیدہ تھے یہ
اللہ کی راہ مین اپنے مال کو زیادہ خرچ کرتے تھے (ایک مرتبہ) تیس غلام ایک دن مین آزاد کیے ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران
فقیہ اور اسمعیل بن علی نے ذکر اور انکے علاوہ لوگون نے اپنی سندون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے
صالح بن مسمار مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے موسی بن یعقوب سے انھون نے عمر بن سعید سے انھون نے
عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ بیشک سعید بن زید نے لوگون مین بیان کیا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو تحقیق دس آدمی جنت مین (ضرور) ہونگے (وہ یہ ہین) ابو بکر جنت مین عمر جنت مین
اور علی عثمان زبیر طلحہ عبد الرحمن بن عوف ابو عبیدہ بن جراح سعد بن ابی وقاص کہا (ابراہیم نے) ان نو آدمیون کو گنا یا
اور دسوین سے سکوت کیا۔ لوگون نے کہا کہ تمکو خدا کی قسم دسوین کو بھی بیان کر دو تو (سعید نے) کہا تم لوگ مجھکو اللہ کی قسم
دیتے ہو (تو دسوان) ابو الاعور جنتی ہے اور ابراہیم نے کہا کہ ابو الاعور سعید بن زید ہین ہمکو ابو الفرج بن ابی الرجاء اصفہانی نے
خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث حسن بن احمد سے پڑھی جا رہی تھی اور مین انکے پاس موجود تھا حسن بن احمد کہتے تھے
ہمسے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حماد بن زغبہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن عفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے انھون نے
حمید سے انھون نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار مین بھائی چارا
کرایا سعد بن ربیع اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان مین بھائی چارا کرایا سعد نے عبد الرحمن سے کہا میرے پاس بہت
مال ہے وہ میرے تمھارے درمیان نصف نصف ہونا چاہیے اور دو بیبیان ہین انکو دیکھ لو جسکو تم پسند کرو مین اسکو طلاق
دیدون جب عدت ختم ہو جاوے اسوقت اس عورت سے نکاح کر لو انھون نے جواب دیا کہ خدا تمھارے مال اور بی بی کی
مجھکو کچھ حاجت نہین ہو اللہ تعالی تمھارے مال اور اہل مین برکت دے مجھکو بازار بتلا دو۔ ہمکو ابو منصور بن مسلم
ابن علی بن محمد بن سمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن علی نے

خبردی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز
ابن محمد دراوردی نے عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت
کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو دس آدمی جنت مین (ضرور) ہونگے ابوبکر جنت مین عمر جنت مین
عثمان جنت مین علی جنت مین طلحہ جنت مین زبیر جنت مین عبد الرحمن بن عوف جنت مین سعد بن ابی وقاص جنت مین
سعید بن زید جنت مین ابوعبیدہ بن الجراح جنت مین ہونگے۔ حافظ ابونعیم نے کہا ہو کہ ہمسے احمد بن علی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن حیان مصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عمر بن عبید اللہ رومی نے بیان کیا کہ ہمنے
خلیل بن مرہ کو ابو بیثہ وہ سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ عالم (شریعت کا تبع) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہو درمیان ہر دو درجون کے
(اتنا فاصلہ ہی) جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عبد الرحمن بن
عوف (اہل) آسمان مین امانت دار ہین اور (اہل) زمین مین امانت دار ہین۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات
ہوئی عبد الرحمن بن عوف نے ان اہل مشورہ سے جن مین حضرت عمر نے (امر) خلافت کو ڈالدیا تھا اور انسے یہ کہدیا
گیا تھا کہ ان لوگون مین سے جسکو چاہنا خلیفہ کرنا) کہا کون شخص ہو جو خلافت سے اپنے کو نکالڈالے اور مسلمانون کیواسطے
برگزیدہ کرے انکو کسی نے جواب نہ دیا عبد الرحمن نے کہا مین اپنی ذات کو خلافت سے باہر کرتا ہون اور مسلمانون کیواسطے
پسند کرتا ہون ان لوگون نے اسکو منظور کر لیا انھون نے اسی بات پر ان لوگون سے عہد لیے (جب وعدے لے چکے) تو
حضرت عثمان کو (خلافت کے واسطے) منتخب کیا اور انکی بیعت کی۔ یہ قصہ مشہور ہو ہمنے اسکو تاریخ کامل مین ذکر کیا ہو یہ عبد الرحمن
بڑے تاجر تھے (انھون نے) تجارت مین بہت نفع پایا اور بڑے مالدار تھے۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن
(ایک دن) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا اے مان مین ڈرتا ہون کہین مجھکو میرے مال کی زیادتی
ہلاک نکر دے حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹا اسکو اللہ کی راہ مین خرچ کرو۔ ہمکو ابو محمد بن ابی القاسم نے کتابتاً
خبردی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر محمد بن محمد بن قاسم اور ابو الفتح عثمان بن عبد الحمید
اور ابو المحاسن اسعد بن علی اور ابو القاسم حسین بن علی بن حسین نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی عبد الرحمن بن
محمد بن مظفر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن احمد بن حمویہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن خزیم نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمارہ ابن
زاذان نے ثابت بنانی سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبد الرحمن بن عوف نے

جب ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عثمان بن عفان کے درمیان مواخاۃ[1] کرادی تھی انسے (حضرت) عثمان نے کہا کہ میرے پاس خرمے کے دو باغ ہیں (انمیں سے) جو چاہو تم پسند کر لو عبدالرحمن نے کہا کہ اللہ تمھارے باغ میں برکت دے میں اسواسطے مسلمان نہیں ہوا ہوں۔ تم مجھکو بازار کا راستہ بتادو (تاکہ کچھ کام کروں حضرت) عثمان نے انکو (بازار کا) راستہ بتادیا پس (یہ بازار جاکر) گھی اور پنیر اور چمڑے کی خرید فروخت کیا کرتے تھے (اس تجارت سے انھوں نے) مال جمع کرلیا (اُسکے بعد) انھوں نے (ایک عورت سے) اپنا نکاح کرلیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آنحضرت نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو (انس بن مالک نے) کہا (تجارت نے انکو ایسا نفع دیا کہ) انکے پاس بہت سا مال (جمع) ہوگیا یہانتک کہ (ایکمرتبہ) عبدالرحمن (ابن عوف) کے سات سو اونٹ گیہوں اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے (حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں) کہ جب یہ اونٹ مدینہ (منورہ) میں پہونچے تو مدینہ (منورہ) والوں کو (انکی رفتار سے) گونج کی آواز سنائی دی حضرت عائشہ نے (اس گونج کو سنکر) فرمایا کہ یہ گونج کیسی ہے بعض لوگوں نے آپسے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے اونٹ آئے ہیں انپر وہ سات سو ہیں گیہوں اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے حضرت عائشہ نے (یہ سنکے) فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف جنت میں گھسلتے ہوئے جاوینگے جب عبدالرحمن کو انکی خبر پہونچی (تو حضرت عائشہ سے) کہا اے ماں بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اونٹ مع کل سامان و اسباب کے اللہ کی راہ میں وقف ہیں ابو اسحاق نے اس روایت میں ذکر کیا ہے کہ انسے اور حضرت عثمان سے مواخاۃ کرادی گئی تھی مگر صحیح یہ امر ہے کہ سعد بن ربیع انصاری کے ساتھ مواخاۃ ہوئی تھی جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور معمر نے زہری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن عوف نے (ایک مرتبہ اپنا) نصف مال جو چار ہزار تھا (اللہ کی راہ میں) خیرات کیا پھر (اُسکے بعد) چالیس ہزار دینار خیرات کیے پھر پانچسو گھوڑے فی سبیل اللہ (یعنی جہاد میں) سوار ہونے کے لیے دیے پھر پانچسو اونٹ فی سبیل اللہ (جہاد میں) سواری کے لیے دیے ان کا مال تجارت ہی سے تھا۔ حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی پس خالد نے عبدالرحمن سے کہا کہ تم جن کاموں کے باعث جو پہلے کرچکے ہو زبان درازی کرتے ہو یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا میرے اصحاب کو میرے واسطے چھوڑ دو قسم اُس (ذات) کی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص تم میں سے (اللہ کی راہ میں کوہ) احد کے مانند سونا خرچ کرے (تو وہ سونا اصحاب کے) ایک مد یا نصف (مد) کے برابر بھی نہ پہونچیگا اور یہ (واقعہ) دونوں (یعنے عبدالرحمن و خالد) کے درمیان اُسوقت ہوا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو فتح مکہ کے بعد بنی جذیمہ کے پاس بھیجا خالد نے دھوکے سے انکے کچھ لوگوں کو قتل کر ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں (یعنے بنی جذیمہ کے مقتولوں) کا خونبہا دیا اور انکا اسباب جو کچھ لے لیا گیا تھا وہ اُنھیں لوگوں (یعنے

[1] آپس میں بھائی چارہ کرلینا ۱۲۔

بنی جذیمہ کو واپس دیا بنو جذیمہ نے ایام جاہلیت میں عوف بن عبد عوف یعنی عبد الرحمن کے والد کو قتل کر ڈالا تھا اور خالد کے چچا
فاکہ بن مغیرہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا عبد الرحمن نے خالد سے کہا کہ تمنے ان لوگوں (یعنی بنی جذیمہ) کو اسوجہ سے قتل کیا کہ انھوں نے
تمھارے چچا کو قتل کیا تھا۔ خالد نے کہا کہ تمھارے باپ کو بھی تو انھوں نے قتل کیا تھا اور گفتگو میں سختی کی (اس واقعہ کی
خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی) آپنے وہ الفاظ فرمائے (جو اوپر مذکور ہوئے) ۔ ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ اور
دوسرے لوگوں نے بطریق اجازت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد
جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمسے یحیی بن محمد
ابن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبد الرحمن کھانا لیکر آئے
اور روزہ سے تھے پس انھوں نے کہا مصعب بن عمیر شہید ہوے اور وہ مجھسے نیک تھے (انکو) انھیں کی چادر کا کفن
دیا گیا وہ چادر اسقدر (چھوٹی تھی) کہ اگر انکا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اگر پیر ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔
میں یہ خیال کرتا ہوں کہ (عبد الرحمن نے) کہا حضرت حمزہ قتل ہوگئے اور وہ مجھسے بہتر تھے پھر دنیا ہمارے لیے کشادہ کردی گئی
جسقدر کشادہ کی گئی یا یہ کہا کہ دنیا ہمیں دی گئی جسقدر دی گئی ہمیں اندیشہ ہوتا ہو کہ شاید ہماری نیکیاں ہمیں دنیا ہی میں دیدی گئیں
پھر یہانتک روئے کہ اُنکے ہاتھ سے کھانا گر پڑا۔ ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کو ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک
پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد یعنی ابو سعید بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعد نے
اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے پاس پہونچے اور وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے ارادہ کیا کہ
پیچھے ہٹ جائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو یہ اشارہ پاکر انھوں نے نماز پڑھنا
شروع کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کے پیچھے نماز پڑھی۔ انسے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ
ابن عمر اور جابر اور انس اور جبیر بن مطعم اور ابراہیم اور حمید اور ابو سلمہ اور مصعب عبد الرحمن کے بیٹوں اور مسور بن
مخرمہ عبد الرحمن کے بھانجے اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اور مالک بن اوس بن حدثان وغیرہم نے روایت کی ہے
سنہ ۳۲ھ میں بمقام مدینہ عبد الرحمن کی وفات ہوئی انکی عمر پچھتر برس کی تھی اور پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ میں صرف
کرنیکی انھوں نے وصیت کی تھی اسکو عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہو اور زہری نے کہا ہو کہ عبد الرحمن نے غزوۂ بدر میں
جو لوگ شریک تھے اور شہید نہوئے تھے انمیں سے ہر ایک آدمی کے واسطے چار سو دینار (دینے کی)

وصیت کی تھی وہ سب سو آدمی تھے اُن لوگون نے (چار چار سو دینار وصیت کے موافق) لے لیے جن لوگون نے وہ دینار لیے تھے اُنھین مین حضرت عثمان بھی تھے اور ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ دینے کی وصیت کی تھی۔ جب عبد الرحمن کی وفات ہوئی حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اے (عبد الرحمن) ابن عوف جاؤ بیشک تمنے اچھا زمانا پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیئے جو لوگ عبد الرحمن کا جنازہ اُٹھائے ہوے تھے اُنھین مین سعد بن وقاص بھی تھے اور واجبلاه (یعنے اے میرے پہاڑ چل بسے) کہتے (جارہے) تھے انھون نے اپنے متروکہ مین نا بہت چھوڑا تھا وہ کلھاڑیون سے کاٹا گیا اس سے (مال کی اسقدر کثرت تھی کہ) لوگون کے ہاتھ بھر گئے اور ایکہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین سو بکریان جو بقیع مین چرا کرتی تھین چھوڑین اور انکی چار بیبیان تھین۔ (جنمین سے) ایک عورت کو اسی ہزار روپیہ دیکر انکے وارثون نے رخصت کیا یہ عبد الرحمن سرخ وسفید خوبصورت آدمی تھے اکہرا جسم تھا۔ فراخ چشم پلکین زیادہ اور بڑی تھین۔ انکی ناک اونچی و لمبی تھی انکے سر کے بال شانون تک لٹکے ہوے تھے اور انکی دونون ہتھیلیان پُر گوشت تھین اُنگلیان موٹی تھین اپنی داڑھی اور اپنے سر (کے بال) کو نہین بدلتے تھے (یعنے خضاب نہین لگاتے تھے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف جرشی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اسی طرح آدم بن ابی ایاس نے کہا ہے مگر یہ غلط ہے عبد الرحمن اہل حمص کے تابعین مین سے ہین آدم بن ابی ایاس نے حریز بن عثمان سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی عوف سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نماز تاریکی مین پڑھتے ہوے دیکھے گئے۔ یہ ابن مندہ کا بیان تھا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن ابی عوف جرشی اہل شام کے تابعین سے تھے بعض متاخرین نے انکو صحابہ مین کہا ہے۔ مین کہتا ہون انھین (ابو نعیم) کے مانند ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ بیشک آدم نے انکے (بیان مین) غلطی کی ہے کیونکہ عبد الرحمن اہل حمص کے تابعین سے ہین پھر (ابن مندہ پر) کوئی طعن کی وجہ نہین ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری ہین انکے والد کے بیان مین انشاء اللہ انکا نسب بیان کیا جائیگا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ہجرت کے پیشتر پیدا ہوے تھے۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے عبد الرحمن بن عویم سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے لوگون (یعنی اہل مدینہ) نے سنا کہ رسول خدا صلعم نے بارادۂ ہجرت مکہ سے کوچ کر دیا ہے ہم لوگ (حضور کے استقبال کے واسطے) ہر روز ظہر تک

۱؎ اس قسم کے الفاظ کسی میت کے غم مین نکالنا شرعاً ممنوع ہین مگر شدت غم مین بے ساختہ زبان سے نکل جاتے ہین اسلئے تکلیف شرعی قائم نہین رہتی ۱۲۔

(ا اپنے اپنے مکانوں سے) نکلکر انتظار کیا کرتے تھے پھر پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اسکو ابن مندہ نے کہا ہو ابونعیم اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے انھوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن عویم ابن ساعدہ انصاری سے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ پر ایمان بھی لائے تھے یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دو آدمی (ایک انصاری اور ایک مہاجر) اللہ واسطے بھائی بھائی بنجاؤ اور آپنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ یہ میرے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

عیاش کے والد ہین اشجعی تھے عبد الرحمن اشجعی کے تذکرہ مین انکا بیان ہو چکا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عیسی بن عقیل اور بعض نے (بجاے عقیل کے) معقل ثقفی بیان کیا ہو - زیاد بن علاقہ نے عیسی بن معقل سے روایت کی ہو کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنے لڑکے کے آیا لوگ اسکو عارم کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنام انصاری ابن یحیی بن یونس نے کتاب مصابیح مین انکا نام بیان کیا ہو علاوہ یحیی کے کسی دوسرے شخص نے انکا نام نہین ذکر کیا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے عبد اللہ بن عنبسہ سے انھوں نے ابن غنام سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپنے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اللہم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک[له] پھر پوری حدیث بیان کی ابو نعیم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن غنام ہی عبد اللہ ابن غنام ہین عبد اللہ کے بیان مین انکو ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو بوجہ حدیث قعنبی کے اس شخص کے نام مین بھی ذکر کیا ہو جسکا عبد اللہ نام تھا - اور ان شخصوں مین بھی بیان کیا ہو جنکا عبد الرحمن نام تھا - اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ جو قعنبی سے حدیث روایت کی ہو اسکو بھی نقل کیا ہو اور دونون جگہ ابن غنام ہی بیان کیا ہے یعنے عبد اللہ اور عبد الرحمن اور دونون جگہ ابن غنام کا نام نہین بیان کیا واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

[له] ترجمہ یا اللہ مجھے یا تیری کسی مخلوق کو کوئی نعمت ملتی ہو وہ تیرے ہی فضل سے ملتی ہو ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم اشعری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان تو تھے مگر آپکو دیکھا نہ تھا۔ اور نہ آپکے پاس وفد میں آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو یہ عبد الرحمن انکے ہمراہ (یمن کیطرف) چلے گئے تھے اور وہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں انکا انتقال ہو گیا یہ معاذ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے انکے شاگرد مشہور تھے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیثیں سنی ہیں اہل شام میں یہ اسقدر بڑے فقہ جاننے والے تھے انھیں نے شام کے تابعین کو فقیہ بنا دیا تھا یہ بڑے قدر اور بزرگی والے تھے یہی عبد الرحمن ہیں جنھوں نے ابو درداء اور ابوہریرہ پر (اسوقت) غصہ کیا تھا جب وہ دونوں حضرت معاویہ کا پیغام پہونچا کر حضرت علی کے پاس سے لوٹ آرہے تھے انھوں نے ان دونوں سے کہا تم دونوں سے تعجب ہے کہ کس طرح تم دونوں نے اپنے اوپر وہ امر جائز کر لیا جسکی وجہ سے تم دونوں علی سے کہتے ہو کہ (خلافت کو) مشورہ میں ڈالدو حالانکہ تم دونوں نے سمجھ لیا ہے کہ علی کی بیعت مہاجرین اور انصار اور اہل حجاز اور اہل عراق نے کی ہے اور جو لوگ ان سے راضی ہیں وہ بہتر ہیں ان لوگوں سے جو ان سے ناراض ہیں اور جس نے انسے بیعت کی ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے انکی بیعت نہیں کی اور مشورہ کرنے میں معاویہ کو کونسا دخل ہے اور ان دونوں کو انکے (قاصد ہوکر) آنے پر برا بھلا کہا (عبد الرحمن کے کلام سے انکو شرمندگی ہوئی اور) اپنے آنے پر دونوں نے انکے روبرو توبہ کی۔ انھوں نے (یعنے عبد الرحمن) نے سنہ ۷۸ھ میں وفات پائی۔ انسے ابو ادریس خولانی اور اہل شام کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن غنم بن کریب بن ہانی بن ربیعہ بن عامر بن عدی بن وائل بن ناجیہ بن جماہر ابن ادعم بن اشعر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہ کا سفر کرکے آئے تھے اور مروان بن حکم کے ساتھ مصر میں سنہ ۶۵ھ میں آئے تھے ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الحمید نے شہر بن حوشب سے انھوں نے عبد الرحمن بن غنم سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عُتُلّ الزنیم[1] کے معنی دریافت کیے گئے آپنے فرمایا (عتل الزنیم) وہ ہے جو بدخلق تندرست زیادہ کھانے پینے والا لوگوں پر زیادہ ظالم شہوت کثیر رکھنے والا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابو عمر نے جو ابو درداء اور ابوہریرہ پر عبد الرحمن کے عتاب کرنے کو ذکر کیا ہے اس میں میرے نزدیک غلطی ہے

[1] عتل بضم عین مہملہ وفوقانی وتشدید لام اُس شخص کو کہتے ہیں جو نہایت سرکش بد عادت سخت گفتار ہو لوگوں کو آزار دیتا ہو خوراک زیادہ رکھتا ہو اللہ تعالی فرماتا ہے عتل بعد ذلک زنیم۔ زنیم بفتح زائے معجمہ وکسر نون وہ مجہول النسب ہے کہ کسی قوم میں ملجائے اور اُسمیں انکے سے پکارا جاوے ... بدخو اور بد عادت اور وہ کمینہ جو اپنی ذلت اور کمینگی کی وجہ سے مشہور ہو ۱۲

کیونکہ بنابر صحیح اقوال کے ابو الدرداء کی وفات اس زمانے سے پہلے ہوئی ہو کہ جسمین حضرت علی کے واسطے بیعت کی گئی تھی ابو عمر نے کہا ہو صحیح یہ ہو کہ ابو الدرداء نے حضرت عثمان کی شہادت سے پیشتر وفات پائی جنھوں نے بیان کیا ہو کہ ابو الدرداء کی ۳۸ھ یا ۳۹ھ مین وفات ہوئی انکے قول کی تردید ہوگئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن فلان یا فلان بن عبد الرحمن یہ مجہول النسب ہین۔ انسے حازم بن مروان نے روایت کی ہو۔ محمد بن اسحاق صاغانی نے علقمہ بن سلیمان سے انھون نے حازم بن مروان سے انھون نے عبد الرحمن بن فلان یا فلان بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کے عقد نکاح مین شریک ہو کر انکا (خطبہ) نکاح پڑھا اور فرمایا تم دونون (خیر اور الفت) والفت کے ساتھ) اور وسعت رزق پر رہو پھر فرمایا کہ) یہان دف بجاؤ پس لوگ دف لائے اور (انکے قریب) بجانا شروع کیا۔ پھر وہان (لوگ) میوے اور شکر کے طباق لائے اور وہان لٹانے لگے لوگون نے اپنے ہاتھون کو (اس میوے کے لوٹنے سے) باز رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھکر) فرمایا تم لوگون کو کیا ہوا جو (اس میوے کو) نہین لوٹتے لوگون نے عرض کیا اے رسول اللہ کیا آپنے ہمکو لوٹنے سے منع نہین فرمایا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے لشکرون کی لوٹ سے منع کیا ہو عقد نکاح کی لوٹ سے منع نہین کیا ہو۔ پھر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے ساتھ شریک ہوکر (اس میوے کو) کھینچنا شروع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ محمد بن اسحاق سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو اور ابو مسلم کشی نے [illegible] سے انھون نے حازم سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے انھون نے لمازہ سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے معاذ بن جبل سے اس حدیث کو روایت کرکے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے عقد نکاح مین شریک ہوئے پھر (پہلی حدیث کے) مانند پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن قتادہ سلمی شامی ہین انسے ایک حدیث جسکی سند مضطرب ہو روایت کی گئی ہو راشد بن سعد نے انھین سے حدیث کو روایت کیا ہو اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن قتادہ سلمی ہین انکا شمار اہل حمص مین ہو۔ ہمکو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے عبد الرحمن بن قتادہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اللہ عز وجل نے آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا پھر انکے صلب سے انکی اولاد کو پیدا کرکے فرمایا کہ یہ لوگ جنتی ہین اور مین کچھ پروا نہین رکھتا ہون اور یہ دوزخی ہین اور مین کچھ پروا نہین رکھتا ہون پھر کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ کیون عمل کرین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی مقدر ہو چکا ہو معن بن عیسی وعبد اللہ بن وہب وحماد بن خلف خیاط وغیرہم نے حضرت معاویہ سے اسی حدیث کے مانند نقل کرکے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قراد سلمی۔ انکا اہل حجاز مین شمار ہو۔ انکو بعض لوگ ابن فاکہ بھی کہتے ہین۔ ان سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اور حارث ابن فضیل نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کو عبد الرحمن احمد بن شعیب تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جعفر خطمی یعنے عمیر بن یزید نے عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی قراد سے نقل کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفع حاجت کو اسلئے کہ آنحضرت جب (رفع) حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور (تشریف لیجاتے) جاتے تھے۔ ابو جعفر انصاری نے حارث بن فضیل سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت کی ہو کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا اور لوگ آپکے وضو کا غسالہ لیکے اپنے چہرون کو ملنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس شے نے اس فعل پر تمکو ترغیب دی لوگون نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت نے آنحضرت نے فرمایا جسکو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اللہ اور رسول اس سے محبت کرین اسکو چاہیئے کہ سچ بولے اور امانت مین خیانت نکرے اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط ثمالی ہین انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ مین انکو عبد اللہ بن قرط کا بھائی سمجھتا ہون انھون نے شام مین سکونت اختیار کی تھی اہل فلسطین مین انکا شمار ہو۔ سکین بن میمون نے جو حمص ریاستکے موذن تھے عروہ بن رویم سے انھون نے عبد الرحمن بن قرط سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب (یعنے شب معراج مین) مسجد اقصی کی (جو ملک شام مین بیت المقدس کے نام سے مشہور ہو) اس شب مین جسمین آپکو معراج ہوئی اور مسجد اقصی تک آپ پہونچائے گئے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان (تشریف فرما) تھے جبرئیل آپکے داہنی (طرف) اور میکائیل بائین (طرف) تھے پھر وہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اڑے یہانتک کہ آپ ساتون آسمانون تک پہنچے

بعدہ پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ سکین بن میمون نے عبد الرحمن سے روایت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے سکین اور عبد الرحمن کے درمیان مین عروہ کو بھی بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہین غزوۂ احد مین اپنے والد قیظی کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ انکی کنیت ابو لیلی تھی انصاری مازنی ہین۔ مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ بن کعب بیان کرتے ہین۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک مین نہ جاسکنے کی وجہ سے رونے لگے تھے۔ پس انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین (یہ آیت) نازل ہو تولوا واعینہم تفیض من الدمع حزنا ان لا یجدوا ما ینفقون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے ابو نعیم کے اس قول کو ذکر کر کے کہ بعض نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ ابو نعیم کی غلطی ہو کیونکہ کسی عالم نے ابو لیلی کا نام عبد اللہ نہین بیان کیا بلکہ انکا نام عبد الرحمن تھا اور انکے ایک بھائی تھے انکا نام عبد اللہ تھا۔ ابن کلبی نے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزندان کعب کو بھائی بھائی لکھا ہو اس سے ابو نعیم کے قول کی تردید ہو گئی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اشمر ابو ثعلبہ خشنی کے بھائی تھے انکے نام مین بہت اختلاف کیا گیا ہو ہمنے اس (اختلاف) کو انکے بھائی کے تذکرہ مین ذکر کر دیا ہو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وفات پائی تھی قاسم بن ثابت کی (کتاب) دلائل النبوت وغیرہ مین انکا ذکر بہت ہو۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز انکو علی بن سعید عسکری نے افراد مین ذکر کیا ہو۔ اور ابن مندہ نے انکو عبد اللہ کے نام مین بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن جذیمہ بن ورلع بن عدی بن دار بن ہانی داری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام

سلہ ترجمہ وہ لوگ لوٹ گئے اس حال مین کہ آنکھون سے آنسو جاری تھے اس رنج مین کہ انکے پاس خرچ کرنیکو نہین۔ ۱۲

عبد الرحمن رکھا انکا (اصلی) نام عروہ تھا اور تمیم داری کے قبیلہ سے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے عروہ بن مالک کے نام میں کیا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام مروان بن مالک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا یہ اُن داریوں میں سے ہیں جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت) خیبر سے کچھ دینے) کی وصیت فرمائی تھی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

محمد کے والد ہیں - مجہول ہیں - انکا صحابی ہونا مشہور نہیں ہو انکو (بعض لوگوں نے) صحابہ میں ذکر کیا ہو - وکیع نے محمد ابن فضیل سے انھوں نے یحیی بن محمد بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جب آپ خیبر میں تشریف لائے تو آپکے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی آپنے اور بشر بن براء بن معرور نے اس گوشت کو کھالیا اور پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے کیا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن محیریز - انسے دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت میں حدیث (مروی) ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکی (حدیث) میرے نزدیک مرسل ہو انکو صحابہ میں ذکر کرنیکی کوئی وجہ نہیں ہو سوا اسکے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوے تھے اسکے متعلق عبد اللہ بن محیریز کے بیان میں بحث ہو چکی ہو - عقیلی نے بھی انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو - بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکا نام عبد اللہ تھا اور (یہ) بڑے بزرگ تھے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مدلج انکو ابن عقدہ نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ ابو غیلان یعنی سعد بن طالب سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے عمرو ذی مر اور یزید بن نقیع اور سعید بن وہب اور ہانی بن ہانی سے روایت کی ہو ابو اسحاق نے کہا ہو کہ مجھسے بیشمار لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے میدان میں قسم دیکر پوچھا کہ کن لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ کو سنا ہو (جس نے سنا ہو بیان کرے یہ سنکے) کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور گواہی دی کہ (ہمنے) اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا اور کچھ آدمیوں نے اسکو چھپایا (انکی یہ حالت ہوئی) کہ دنیا میں اندھے ہو گئے اور انکو کوئی آفت (ضرور) پہونچی انھیں (یعنے جنھوں نے اس خبر کو پوشیدہ رکھا تھا) سے یزید بن ودیعہ اور عبد الرحمن بن مدلج بھی تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قیظی - انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ کے بیان میں پہلے گذر چکا ہو - یہ انصاری حارثی ہیں غزوہ احد ...

اُسکے بعد تمام غزوات مین شریک تھے جسر ابو عبید کے واقعہ مین شہید ہوے یہ دونون (یعنے عبد الرحمن اور عبد اللہ) زید ابن مربع اور عرارہ بن مربع کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع سلمی ہین انکا شمار اہل مدینہ مین ہو انسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہو کہ عبد الرحمن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین ایک ہزار آٹھ سو صحابی کو ساتھ لیکر جہاد کیا پھر اُسکو اٹھارہ حصہ پر تقسیم کیا۔ خیبر اسوقت بہت ہی سرسبز تھا لوگ میوہ کھانے مین مشغول ہوگئے (جسکی وجہ سے) ان سب کو بخار آگیا (جب بخار مین مبتلا ہوے) تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی بیماری کی) شکایت کی آپنے فرمایا اے لوگون بخار اللہ تعالی (کی طرف سے) قیدخانہ ہو اور (دوزخ کی) آگ کا ایک ٹکڑا ہو جب وہ تمکو پکڑلے (یعنے جب بخار مین مبتلا ہو جاؤ) تو اسکو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنے غسل کرو حسب الحکم) ان لوگون نے ویسا ہی کیا پس انکا بخار جاتا رہا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی عمرو کے والد ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ یحیی بن شبل نے عمرو بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی کیفیت پوچھی گئی پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ یہان پر ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہو اور لوگون نے انکو عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن کے بیان مین ذکر کیا ہو اور ہمنے یہان پر اسوجہ سے انکا تذکرہ لکھا ہو کہ کوئی شخص انکا تذکرہ (یہان پر) نہ دیکھکر یہ خیال کرے کہ ہمنے انکا بیان چھوڑ دیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین شریک بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عبد الرحمن مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مجھے (اللہ کی طرف سے) نو خصلتین عنایت ہوئی ہین (انمین) تین (خصلتین) دنیا مین اور تین آخرت مین اور تین (خصلتون) کی انکے واسطے مین امید کرتا ہون اور ایک (خصلت) جو انکے واسطے ہو اُس سے مین خوف کرتا ہون اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھکر بیان کیا ہو کہ اسبات کا احتمال ہوتا ہو کہ یہ اُن دونون عبد الرحمن مین سے ایک ہین جنکا ذکر ہو چکا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود خزاعی ہین انھون نے شام مین سکونت اختیار کی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اسمعیل

ابن عیاش نے سعید بن عبد اللہ خزاعی سے انھون نے ہشیم بن مالک طائی سے انھون نے عبد الرحمن بن مسعود خزاعی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اے لوگون خوشی اور ناخوشی (غرض ہر حال) مین (حاکم کی بات کا سننا اور ماننا اپنے اوپر لازم کرو (تم لوگ) آگاہ رہو بیشک جو شخص سنے اور مانے اسپر کوئی الزام نہین ہو جو سنے اور نہ مانے اسکا کوئی عذر (مقبول) نہین اور تم لوگ اللہ عز وجل کی طرف نیک گمان رکھنا اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ اللہ ہر بندے کو اسکے نیک گمان کے موافق دیتا ہو بلکہ اس سے زیادہ دیتا ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مطاع بن عبد اللہ بن غطریف بن عبد العزی بن جثامہ بن مالک بن ملادم بن مالک بن رہم بن اینکر بن مبشر بن غوث بن مر تمیم بن مر کے بھائی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن کندہ (کے خاندان) سے ہین اور شرجیل بن حسنہ کے بھائی تھے اعمش نے زید بن وہب سے انھون نے عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (مکان سے) نکلکر تشریف لائے اور آپکے پاس سپر کے مانند کوئی چیز تھی۔ اُسی کو سامنے (پردہ کے لیے) رکھکر آپنے پیشاب کیا بعض لوگون نے (یہ حالت دیکھکر) کہا دیکھو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) پیشاب کرتے ہین جس طرح عورتین پیشاب کرتی ہین یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو معلوم نہین ہو کہ (اس بارے مین) بنی اسرائیل پر کیا آفت آئی انکے یہان یہ دستور تھا کہ جس چیز مین پیشاب لگ جاتا اسکو قینچی سے کاٹ ڈالتے پس انکے ایک حاکم نے انکو اس فعل سے منع کیا اسکو قبر مین عذاب ہوتا ہو انکا تذکرہ اس بیان مین ابونعیم اور انکے والد نے لکھا ہو لیکن ابن مندہ اور ابوعمر نے عبد الرحمن بن حسنہ کے بیان مین ذکر لکھا ہو اور وہ دونون ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن مطیع بن نوفل بن معاویہ۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جاسے الخ مگر ایک نام مین دوسرے نام کا داخل کر دینا صحیح نہین ہو اسی طرح ابن طہمان نے عباد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوبکر بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد الرحمن بن مطیع بن نوفل سے روایت کی ہو اور ابن ابی ذئب نے زہری سے انھون نے ابوبکر سے انھون نے نوفل سے مرسل روایت کی ہو ابونعیم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن ابن مطیع کا تابعین مین شمار ہو اور انھون نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہو پس بعض متاخرین نے جو کہا ہو کہ عبد الرحمن بن مطیع بن نوفل بن معاویہ تو یہ بیان (نسب) مین غلطی کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن جبل انصاری ہین انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ انھون نے اپنے والد کے ساتھ طاعون عمواس واقع ۱۸ھ ہجری مین وفات پائی یہ (ایک) بزرگ شخص تھے۔ لوگون نے انکی بابت اختلاف کیا ہے بعض لوگون نے تو کہا ہے کہ معاذ بن جبل کے کوئی لڑکا ہی نہین پیدا ہوا اور زبیر نے کہا ہے عبد الرحمن بن معاذ بن جبل نے (مرض) طاعون مین (مبتلا ہوکر) شام مین وفات پائی۔ یہ عبد الرحمن انھی لوگون مین آخری شخص تھے جو ادی بن سعد برادر سلمہ بن سعد کی اولاد سے باقی رہ گئے تھے یہ تمام لوگ گذر گئے اور انکا شمار بنی سلمہ مین ہے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن معاذ بن جبل اپنے والد کے پیشتر طاعون مین مبتلا ہوکر انتقال کر گئے تھے۔ جن لوگون نے کہا ہے کہ معاذ کے لڑکا ہوا ہی نہین شاید انکا یہ مطلب ہو کہ معاذ نے (اپنے بعد) کوئی لڑکا نہین چھوڑا۔ (اگر یہی مراد ہے تو) اُن لوگون کا قول ابن کلبی کے مانند ہے کہ عبد الرحمن اپنے والد کے پیشتر مر گئے تھے (اور اگر یہ مراد نہین ہے تو) عبد الرحمن بن معاذ (ایک) مشہور (شخص) ہین اور انکے صحابی ہونے مین بھی شک نہین ہے کیونکہ ۱۸ھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً آٹھ برس بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ اور جب آپکی وفات ہوئی تھی تو یہ بڑے تھے پس (یہ امر ضروری ہے کہ) صحابی بھی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ سے باہر کے بھی نہین تھے کہ (انکی نسبت) کہا جاتا کہ یہ وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آئے تھے واللہ اعلم صحیح یہی ہے کہ انکی وفات آپکے والد معاذ کے پہلے ہوئی تھی۔ ہمکو عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابان بن صالح نے شہر بن حوشب سے انھون نے رابہ سے روایت کرکے بیان کیا جو انکی قوم مین سے ایک شخص تھے اور اُنکے والد کے بعد انھون نے انکی والدہ سے نکاح کر لیا تھا اور وہ طاعون عمواس مین موجود تھے۔ وہ کہتے تھے جب مرض زیادہ ہونے لگا تو ابو عبیدہ بن جراح لوگون مین خطبہ پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوے اور کہا اے لوگون یہ مرض تمھارے واسطے رحمت خدا ہے اور تمھارے نبی کی دعا ہے اور (اسی مرض مین) تمسے پہلے نیک لوگون کی موت آئی ہے اور ابو عبیدہ بیشک اللہ سے چاہتا ہے کہ اس مرض مین جو حصہ اسکا ہو اسکو عنایت ہو راوی کہتے تھے پس ابو عبیدہ طاعون مین مبتلا ہوے اور وفات پائی اور معاذ بن جبل کو لوگون پر خلیفہ کر گئے (وہ بھی) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور کہا اے لوگون بیشک یہ مرض تمھارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمھارے نبی کی دعا ہے اور تمسے پہلے نیک لوگون کی موت (اسی مین ہوئی) ہے معاذ بھی چاہتا ہے کہ اللہ اسکی اولاد کے واسطے بھی کچھ اس مرض سے حصہ عنایت کرے پس (اس دعا کے بعد) انکے بیٹے عبد الرحمن طاعون مین مبتلا ہوے اور انتقال ہو گیا پھر کھڑے ہوکر

انھون نے اپنے واسطے بھی پروردگار سے دعا کی دعا مانگتے ہی طاعون مین مبتلا ہو گئے اور انتقال کیا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبید اللہ کے چچازاد بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے روایت کی ہو مگر انکو دیکھا نہین ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوارث نے حمید اعرج سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عبد الرحمن بن معاذ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ہم لوگ (مقام) منی مین تھے پس ہم لوگون کی سماعت ایسی کشادہ (یعنی بہت تیز) ہوگئی کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے اسکو ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین تھے آپنے مناسک (حج) تعلیم فرمانا شروع کیے یہانتک کہ کنکریان پھینکنے کے احکام تک پہونچے۔ تو آپنے دونون سبابہ انگلیون کو (برابر) رکھکر فرمایا (رمی) خذف کی کنکریون سے (چاہیے) پھر مہاجرین کو (قیام کا) حکم دیا انھون نے مسجد کے آگے قیام کیا انصار کو (قیام کا) حکم دیا وہ مسجد کے پیچھے مقیم ہوے۔ راوی کہتا ہو کہ ان سب کے بعد تمام آدمیون نے اپنے اُترنیکا سامان کیا اسکو حسن بن عمارہ نے حمید اعرج سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے عبد الرحمن بن معاذ سے اسی طرح روایت کیا ہو محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص سے جو انھین کی قوم سے تھا روایت کی ہو کہ ان عبد الرحمن کو لوگ ابن معاذ کہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ۔ انکو (کچھ لوگون نے) صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر صحیح نہین ہو۔ انھون نے مصر مین سکونت اختیار کی تھی۔ یزید ابن ابی حبیب نے سوید بن قیس سے انھون نے عبد الرحمن بن معاویہ سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کون سی چیز حلال ہو اور کون سی چیز مجھپر حرام ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکے) سکوت فرمایا پھر (اس شخص نے) رسول خدا سے یہی سوال تین بار کیا اور آنحضرت نے ہر بار سکوت کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپنے فرمایا کہ دریافت کرنے والا کہان ہو اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا جس چیز سے تیرا قلب[1] انکار کرے اسکو تو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

[1] مطلب سائل کا یہ تھا کہ علاوہ اُس حلال و حرام کے جو منصوص قطعی ہین اور کون کون چیزین حلال یا حرام ہین حضرت نے اسکا کلیہ قاعدہ بتادیا کہ جس سے قلب انکار کرے یعنے اسمین حرمت کا شبہہ ہو اسکو ترک کر دینا چاہیے ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معقل سُلمی ہین ڈثینہ کے حاکم تھے۔ حسن بن ابی جعفر نے ابو محمد سے انھون نے عبد الرحمن بن معقل حاکم ڈثینہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کفتار کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا مین نہ اسکو کہاتا ہون اور نہ اُس سے منع کرتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ منع نکرینگے بیشک مین اُسکو کھایا کرونگا پھر مینے عرض کیا آپ گوہ کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون اور نہ اس (کے کھانے) سے منع کرتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ منع نکرینگے مین اسکو کھایا کرونگا۔ پھر مینے عرض کیا کہ خرگوش کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون اور نہ حرام سمجھتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ حرام نکرینگے مین اُسکو کھایا کرونگا پھر مینے عرض کیا کہ لومڑی کی نسبت کیا حکم ہو آپنے فرمایا (کیا) کوئی اسکو کھاتا ہو (یعنی وہ کھانیکی چیز نہین ہی) پھر مینے عرض کیا بھیڑیے کی نسبت کیا حکم ہو۔ آپنے فرمایا (کیا) اُسکو کوئی شخص کھاتا ہو (یعنی وہ بھی کھانیکی چیز نہین ہی)۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انصاری ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو۔ انسے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہو انکو بخاری نے وحدان مین ذکر کیا ہو۔ محمد بن ابراہیم انصاری نے عبد الرحمن بن معمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (رمضان مین) سحری کہایا کرو بیشک اللہ تعالی سحری کھانے والون پر رحمت نازل کرتا ہو اگرچہ تھوڑے ہی چھوہارے سے (سحری) ہو یا روٹی کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مکفوف۔ انکا ذکر صلوۃ الاعمی (یعنی نابینا کی نماز پڑھنے کے بیان) مین کیا گیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ مینے کتاب وصالکف مین انکو ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مل اور بعض لوگون نے ابن ملی بیان کیا ہو (اور آگے انکا نسب اس طرح ہی) ابن عمرو بن عدی بن وہب بن ربیعہ ابن سعد بن خزیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید نہدی تھے انکی کنیت ابو عثمان تھی۔ اور نہد (خاندان) قضاعہ سے ایک قبیلہ ہو یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایمان تو لائے تھے مگر آپکو دیکھا نہین ہو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (مقرر کیے ہوے) محصلین زکوۃ کو تین مرتبہ زکوۃ دی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دو حج کیے تھے اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانے مین مدینہ آ گئے تھے۔ اور انھین کے

زمانے مین بہت سے جہاد کیے - قادسیہ اور جلولا اور تستر اور نہاوند اور آذربیجان اور مہران کی فتح مین عراق سے (آکر) شریک ہوئے شام سے (آکر) یرموک (کے واقعہ مین) شریک ہوئے - ابو عثمان نے کہا ہو میرا سن ایکسو تیس برس کے قریب پہونچ گیا اب ہر چیز مین کمی مجھے محسوس ہو رہی ہو (بینائی سماعت غرض تمام قوی کمزور ہو گئے) سوا امید ون کے کہ وہ اب بھی ویسی ہی ہین جیسی تھین - یہ عبد الرحمن عبادت (خدا) زیادہ کرتے تھے انکی قرأت بہت اچھی تھی بارہ برس سلمان فارسی کے ساتھ رہے عاصم احول نے بیان کیا ہو کہ ابو عثمان نہدی سے مینے کہا کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو انھون نے کہا نہین مینے کہا (کیا) ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہو کہا نہین لیکن حضرت عمر کے ساتھ رہا ہون جبسے وہ خلیفہ ہوئے اور مینے تین مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ بھیجا تھا - یہ عبد الرحمن کوفہ مین رہتے تھے مگر جب (وہان) حضرت حسین کی شہادت ہوئی تو بصرہ مین چلے گئے اور کہا کہ جس شہر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ شہید ہو جائے وہان نہین رہتا ہون - ابو عثمان نے کہا ہو کہ ہم (ایام) جاہلیت مین ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے لوگ اس (بت) کو یغوث[1] کہا کرتے تھے - اور ایک ایسے کا بت خاندان قضاعہ کے پاس تھا (جسکو انھون نے) عورت کے مانند بنایا تھا - مینے ذو الخلصہ کی بھی پرستش کی - ہم لوگ پتھر کی پرستش کیا کرتے تھے (جہان کہین پتھر دیکھتے تھے) اسکو اپنے ساتھ اٹھا لیتے تھے - پھر جب اس (پتھر) سے اچھا (دوسرا پتھر) دیکھتے تھے تو اسکو پھینک دیتے تھے اور دوسرے (پتھر) کی پرستش کرنے لگتے تھے جب (کوئی) پتھر (ہماری لاعلمی مین) اونٹ پر سے گر جاتا تھا تو ہم لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا گر پڑا اب کوئی دوسرا پتھر ڈھونڈو (یہی کیفیت رہا کرتی تھی) - یہانتک کہ مینے اسلام کی پیروی کی - یہ عبد الرحمن نماز بہت پڑھا کرتے تھے (اسقدر) نماز پڑھا کرتے تھے کہ انپر غشی (طاری) ہو جاتی تھی انھون نے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سعد بن وقاص اور سعید بن زید اور حذیفہ اور سلمان اور ابن عباس اور ابو موسی (رضی اللہ عنہم) وغیرہم سے روایت کی ہو انسے عاصم احول اور سلیمان تیمی اور داود بن ابی ہند اور قتادہ اور حمید طویل اور ایوب وغیرہم نے روایت کی اور سنہ ۹۵ھ مین انکا انتقال ہوا تھا اسکو عمرو بن علی اور ترمذی نے بیان کیا ہو کہ ایکسو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگون نے بیان کیا ہو سنہ ۱۰۰ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض نے بیان کیا ہو کہ سنہ ۱۰۱ھ مین وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سخام بعض لوگون نے ابن ام سخام بیان کیا ہو کعب بن مرۃ کی حدیث مین انکا ذکر ہو - ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے

[1] یغوث ایک بت کا نام قبیلہ مذحج اسکی پرستش کیا کرتے تھے اور انھین کے قبیلہ مین وہ بت خاص تھا ۱۲

ابو معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انھون نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے شرحبیل بن سمط سے روایت کرکے بیان کیا کہ شرحبیل نے کعب بن مرہ سے کہا اے کعب بن مرہ ہمسے کوئی روایت رسول خدا کی بیان کرو اور ڈراؤ کعب نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو اہل حرفہ تم لوگ تیر اندازی کیا کرو جسکا ایک تیر بھی دشمن کے پڑگیا اللہ تعالی اسکا درجہ بسبب تیر کے بلند کردیگا عبد الرحمن بن نحام نے عرض کیا یارسول اللہ درجہ کیا شئے ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درجہ تمھاری مان کی چوکھٹ کی طرح نہین ہو بلکہ دو درجون کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہو - اسکو اسباط بن محمد نے اعمش سے انھون نے عمرو بن ابی عبیدہ بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اور اس حدیث کی روایت مین عبد الرحمن بن ام نحام کہا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بزرج انکو سیف نے فتوح مین ذکر کرکے کہا ہو کہ مقام سبا کے لوگون مین سے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایمان لائے وہ باذان اور سعد بن بالویہ اور عبد الرحمن بن نعمان بن بزرج اور وکیو وہین -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نیار اسلمی ہین بعض لوگون نے انکو ہانی بن نیار کہا ہو - اور یہی صحیح ہو - یحیی بن جذام نے عبد الرحمن بن یزید مقری سے انکے نام کو اسی طرح روایت کرکے بیان کیا ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ ابو یحیی بن ابی میسرہ سے انھون نے عبد اللہ بن یزید مقری سے انھون نے سعید بن ابی ایوب سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے بکیر بن اشج سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے ابن نیار سے روایت کی ہو بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کسی کو (کسی خطا قصور مین) دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائین سوا منجملہ الٰہی مین سے کسی چیز کے ارتکاب کے اور اسیطرح ابو نعیم نے کہا ہو - ان دونون نے (نسب مین تو) نام بیان کیا ہو اور حدیث جو روایت کی ہو اسمین سوا ابن نیار کے انکا نام نہین ذکر کیا - ابن مندہ نے جو حدیث بیان کی ہو اسکو ہمنے ذکر کردیا (اب رہے) ابو نعیم انھون نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن موسی سے انھون نے عبد اللہ سے ابن مندہ کے مانند روایت کی ہو - عبد اللہ نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو بردہ اسلمی ہو اور انکا نام ہانی بن نیار ہو اگرچہ بعض نے انکو ابو بردہ اسلمی کہا ہو تو ابو بردہ کا نام ہانی تھا انکو عبد الرحمن کہنا غلط ہو اس حدیث کو مقری کے سوا دوسرون نے بھی روایت کیا ہو مگر اسی (پہلی طرح (ابن نیار کا) نام نہین بیان کیا ہمکو اسمعیل بن علی اور بہت سے لوگون نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انھون نے عبدالرحمن ابن جابر بن عبداللہ سے انھون نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو منہیات اللہ عز وجل نے بیان کر دیے ہین اُنکے علاوہ (کسی اور قصور مین) دس کوڑون سے زیادہ نہ لگائے جائین ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی ہو جسنے انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہو اُسنے غلطی کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح ذکر کرکے کہا ہو کہ عبدالرحمن کو بعض لوگ ہانی بن نیار اسلمی کہتے ہین اور یہی صحیح ہو۔ یہ قول (ان دونون کا) میرے نزدیک غلط ہو کیونکہ انھون نے ہانی بن نیار یعنے ابو بردہ کو (خاندان) بلی کی طرف منسوب کیا ہو اور بلی براء بن عازب کے ماموں ہین۔ انسے (یعنی ہانی بن نیار سے) ابو نعیم نے وہ حدیث روایت کی ہو جسکو اس بیان مین ذکر کیا ہو کہ دس کوڑون سے زیادہ الخ پس اس سیاق سے ظاہر ہو گیا کہ عبدالرحمن بن نیار وہی ہین جنکا اس بیان مین تذکرہ ہوا ہو اور دونون نے کہا ہو کہ ہانی بن نیار صحیح (نام) ہو یہ اسلمی ہین یہ کچھ چیز نہین ہو کیونکہ ان دونون نے اور انکے علاوہ اور لوگون نے نقل کیا ہو کہ ہانی بن نیار بلوی ہین۔ انکا نام کسی نے عبدالرحمن نہین کہا ہو

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ انصاری ہین۔ انکو ابو علی یعنے احمد بن عثمان ابہری نے (اپنی کتاب) طوالات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بیان مین ذکر کیا ہو انھون نے اپنی سند کو جعفر بن محمد بن علی تک پہونچا کر کہا ہو کہ جعفر نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے حضرت علی مرتضی سے روایت کی ہو کہ انھون نے حضرت معاذ کے یمن بھیجے جانے اور وہان سے انکے لوٹنے کا تذکرہ کیا یہانتک کہ کہا جب معاذ مدینہ سے دو منزل نکل گئے یکایک انھون نے رات کی تاریکی مین ایک شخص کو پکارتے ہوے سنا وہ کہتا تھا کہ اے معاذ کے خدا معاذ بن جبل کو خبر پہونچا دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے مفارقت کی اور زمین کے نیچے استراحت کر رہے ہین (اسکو سنکر) معاذ نے اُسکے پاس جاکر کہا تجھکو تیری مان روئے (بتلا) تو کون ہو۔ (اسنے) کہا مین عبدالرحمن بن واثلہ انصاری ابوبکر صدیق کا پیغام معاذ بن جبل لیے جا رہا ہون کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کی خبر کر دون اور یہ خط انکو دیدون۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ صحابی ہین غزوۂ احد اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے جنگ قادسیہ مین شہید ہوے۔ اسکو ابن قداح نے بیان کیا ہے مگر ابن قداح کے سوا کسی شخص نے انکا غزوۂ احد مین شریک ہونا نہین بیان کیا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ہند کے والد تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ابراہیم بن سعد نے اپنی خالہ ہند سے انھوں نے اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کی ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی یہ اپنے بستر کی تہ میں ایک چھڑی رکھا کرتے تھے انکے بیٹے بھانجے جب انکے پاس آتے اور کوئی شخص انھیں سے حدیث بیان کرنے لگتا اور کہتا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ اسپر چھڑی نکال لیتے اور کہتے کہ تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث سے کیا تعلق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع یہ مولفۃ القلوب[۱] سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ آدمی تو قریشی تھے (باقی اور لوگ تھے) ان قریشیون مین ابوسفیان بن حرب تھے جو بنی امیہ مین سے تھے اور حارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن یربوع تھے جو بنی مخزوم مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری مجمع کے بھائی ہین۔ انکی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن اقلح تھین یہ عاصم بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی تھے انکی کنیت ابومحمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ یہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریم (موضع) لد[۲] کے دروازہ پر دجال کو قتل کرینگے۔ ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہو کہ عبدالرحمن بن یزید بن جاریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو مجمع کا بھائی کہا ہو اور یہ بھی ان دونون کا بیان ہو کہ محمد بن اسمعیل نے انکو تابعین مین اور دوسرون نے صحابہ مین شمار کیا ہو اور ان دونون نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت (بھی) کی ہو کہ بیشک مجمع اور عبدالرحمن دونون یزید ابن جاریہ کے بیٹے تھے۔ ان دونون نے خبر دی ہو کہ نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کردیا تھا مگر وہ لڑکی اپنے باپ کے کیے ہوے نکاح سے راضی نہ تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کا نکاح جو اسکے والد نے

---

[۱] مولفۃ القلوب وہ لوگ ہین جو ظاہر اسلام لائے تھے مگر انکے دل مین اسلام کی جڑ مضبوط نہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو بغرض تالیف قلب کچھ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲

[۲] لد بضم لام و دال مہملہ مشدد فلسطین مین ایک موضع کا نام ہو اور بعض نے شام مین بیان کیا ہو ۱۲

کر دیا تھا فسخ کر دیا اور ائسنے ابولبابہ کے ساتھ نکاح کر لیا اس حدیث کو لوگون نے یحیی سے روایت کیا ہو مگر عبد الرحمن کے متعلق اس روایت مین اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن رافع بعض لوگون نے انکو یزید بن راشد انصاری بیان کیا ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو یہ بصرے مین رہتے تھے انسے حسن بصری نے روایت کی ہو کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم لوگ سرخ رنگ سے پرہیز کرو کیونکہ شیطان کو (سب زینتون سے) سرخ رنگ کی زینت زیادہ محبوب ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عامر بن حدیدہ انھون نے اور نیز انکے بھائی منذر بن یزید نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یہ دونون بہت بزرگ تھے اسکو غسانی نے عدوی پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر دیلمی ہین انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی۔ ہمکو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندون کو محمد بن عیسی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان نے بکیر بن عطا سے انھون نے عبد الرحمن بن یعمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ کچھ لوگ اہل نجد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) عرفہ مین (تشریف فرما) تھے ان لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپنے ایک منادی کو ندا کرنیکا حکم فرمایا پس اسنے ندا دی کہ حج (کا بڑا رکن مقام) عرفہ (مین وقوف کرنا) ہو جو شخص شب مزدلفہ کی فجر سے پہلے یعنے نوین تاریخ کو عرفہ مین) آجاسے اسکا حج پورا ہوگیا منی (مین رمی کرنے) کے تین دن ہین اگر کوئی شخص دو ہی دن مین فراغت کرلے تو اسپر کچھ گناہ نہین اور جو پورے تین دن مین فراغت کرے اسپر بھی کچھ تنگی نہین یحیی نے اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو سواری پر بٹھالیا تھا اور وہ شخص ندا کرتا ہوا جاتا تھا ان (عبد الرحمن) سے بکیر بن عطا لیثی نے روایت کی ہو اسکو شعبہ اور ثوری نے بکیر سے روایت کیا ہو اور وکیع اور دوسرے لوگون نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو۔ عبد الرحمن بن ابی مالک نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد الرحمن سے

روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسلام کی طرف بلایا۔ یہ اسلام لے آئے آپنے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور انکو یزید بن ابی سفیان کے یہان رہنے کا حکم دیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا یہ (عبد الرحمن بھی) یزید کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے اور (وہان سے پھر) نہین لوٹے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسی نے انکو عبد الرحمن ابو عبد اللہ بیان کیا ہے اور انکا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابوموسی نے ابن مندہ پر جو انکا استدراک کیا ہے تو وہ یہی سمجھے کہ یہ عبد الرحمن کوئی دوسرے شخص ہین اور ابونعیم نے دونون کو بیان کیا ہے اور یہ سمجھے ہین کہ یہ دونون دو شخص ہین۔ لیکن ابن مندہ نے جو ایک کو چھوڑ دیا ہے تو شاید وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ دونون ایک ہین کیونکہ (دونون کا) قصہ قریب قریب ہے بیشک عبد الرحمن ابو عبد اللہ کی حدیث (قبیلہ) ازد مین روایت کی گئی ہے اور یہ (عبد الرحمن) یمن سے آئے تھے اور ازد بھی یمن ہی کا قبیلہ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد رضا (رضی اللہ عنہ)

خولانی ہین انکی کنیت ابومکنف تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خولان کے وفد مین آئے تھے (آپنے) ایک خط انکے واسطے معاذ کی طرف لکھدیا (تھا) یہ اسکندریہ کے اطراف مین فروکش تھے انکا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا معلوم نہین ہے۔ اسکو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن اصم[1] موذن تھے حارث ابن ابی اسامہ نے روح بن عبادہ سے انھون نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے نافع سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے انمین سے ایک حضرت بلال اور دوسرے عبد العزیز بن اصم۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن زید بن معاویہ بن خشان بن اسعد بن ودیعہ بن مبذول بن عثم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ربعی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے آپنے فرمایا تمھارا کیا نام ہے انھون نے عرض کیا کہ (میرا نام) عبد العزی ہے۔ پھر آپنے انکا نام عبد العزیز رکھا ابن کلبی نے انکو قضاعہ کے نسب مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] ایک موذن حضرت کے ابن ام مکتوم بھی تھے ۱۲

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سنجر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبد اللہ بن مالک غافقی ہیں انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد العزیز رکھا۔ یہ مصر میں چلے گئے تھے۔ اسکو ابو عبد اللہ جیزی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن حمیری ہیں انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے مگر جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا ہے وہ زرعہ بن سیف ابن ذی یزن تھے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی نے انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہو مگر ابو نعیم نے نہ تو انکی کوئی حدیث ذکر کی اور نہ کچھ انکا بیان لکھا۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ انکو ابو عبد اللہ یعنی ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان عبد العزیز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا مگر اس خط کی روایت میں کوئی سند نہیں بیان کی اسی وجہ سے ابو نعیم نے انکے قول کا انکار کیا ہے اور کہا ہے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا وہ زرعہ بن سیف بن ذی یزن ہیں اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے ابن مندہ کے سوا انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہو ابو عبد اللہ بن مندہ نے ان عبد العزیز کی حدیث (اہل) خراسان سے روایت کی ہے اور ابو موسی نے اپنی سند کے ساتھ ابن مندہ سے روایت کر کے کہا ہے کہ ہمکو ابو یزن یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن عفیر بن عبد العزیز بن سفر بن عفیر بن زرعہ بن سیف ابن ذی یزن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے چچا ابو روح یعنی احمد بن خنیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے یعنے اپنے والد اور چچا کو کہتے ہوے سنا کہ وہ دونوں اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ عبد العزیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا نام عزیز تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا کہ عزیز آپنے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبد العزیز ہو یہ ذی یزن کے بھائی تھے انھوں نے آنحضرت کی خدمت میں کچھ حلے[1] (ہدیتاً) پیش کیے حضرت نے انھیں حلوں میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب کو دیا تھا جسکی قیمت میں اونٹ (کے برابر) لگائی گئی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن اسید اس نسب کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اسی طرح ابن ابی داؤد نے بھی بیان کیا ہے

[1] حلہ عرب میں ایک جوڑے کپڑے کو کہتے ہیں اور چونکہ عرب کا لباس قدیم چادر و تہ بند تھا لہذا حلہ انھیں دونوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔

ان (کے مال) میں اختلاف کیا گیا ہے یزید بن ہارون نے عوام بن حوشب سے انھوں نے سفاح بن مطر شیبانی سے انھوں نے عبد العزیز بن عبد اللہ بن اسید سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن ایسا دن ہے کہ اسمیں لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

عبد الغفور کے والد تھے ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے انکا بیان لکھکر کے کہا ہے کہ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے اس بیان میں انھیں کی پیروی کی ہے۔ ہمکو ابو موسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن جعفر بن سلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مروان بن جعفر بن سعد بن سمرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن محمد محاربی نے عثمان بن مطر بصری سے انھوں نے عبد الغفور بن عبد العزیز سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ماہ) رجب ایک بزرگ مہینہ ہے اسمیں نیکیوں کا ثواب دونا ملتا ہے جس نے اس مہینے میں ایک دن روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے برابر ہے ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ (حدیث) مرسل ہے اسمیں ابو موسی نے دو غلطیاں کی ہیں اول تو انکو صحابی کہا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں دوسرے یہ کہا ہے کہ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا حالانکہ یہ عبد العزیز ابن سعید ہیں اسکو معلی بن مہدی نے عثمان سے انھوں نے عبد الغفور سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے لوگوں نے عبد الغفور سے اسکو روایت کیا ہے ابو نعیم وغیرہ نے انکو روایتوں میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان حذیفہ بن یمان کے بھائی تھے ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہے ہمکو ابراہیم بن محمد نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن موسی فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن زیاد ہمدانی نے ابن جریج سے انھوں نے عکرمہ بن عمار سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی قدامہ سے انھوں نے عبد العزیز بن یمان سے جو حذیفہ کے بھائی تھے نقل کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی (سخت) کام پیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اور یہ انکی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ عبد العزیز بن یمان کے بھتیجے ہیں اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمسے

اسمعیل بن عمر اور خلف بن ولید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے یحیی بن زکریا یعنے ابن ابی زائدہ نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ دولی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حذیفہ بن یمان کے بھتیجے عبد العزیز نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے اور اسکو ابو نعیم نے سریج بن یونس سے انہوں نے یحیی بن زکریا سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ دولی سے انہوں نے عبد العزیز سے جو حذیفہ کے بھتیجے تھے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جبل کلبی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن ماکولا نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ خزاعی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ذو الیدین کا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ذو الیدین کا نام عمرو ابن عبد ود تھا یہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید اور ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے ان سب نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں) دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دیا عبد عمرو بن نضلہ نے جو کہ خاندان خزاعہ سے ایک شخص تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے آپ نے توجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذو الشمالین سچ کہتے ہیں الخ۔ اسکی تحقیق ذو الیدین کے تذکرے میں ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث بن عوف بن حشیش انکی کنیت ابو حازم تھی احمسی ہیں احمس بن غوث کے خاندان سے تھے یہ قیس ابن ابی حازم کے والد تھے انسے انکے بیٹے قیس نے روایت کی ہے اور یہ (عبد عوف) اپنی کنیت سے مشہور ہیں بعض لوگوں نے انکا نام عبد عوف بیان کیا ہے اسکو ہمنے باب کنیت میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن لای بن عصیم۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکے نسب کو میں نہیں جانتا ہوں یہ غزوۂ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد القیوم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبیدہ تھی ازدی ہین (خاندان) ازد کے غلام تھے موسی بن سہل نے عبد الجبار بن یحیی بن فضل بن یحیی بن قیوم سے انھون نے اپنے دادا فضل سے انھون نے اپنے والد یحیی سے انھون نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہو کہ وہ (یعنے قیوم) اپنے غلام ابو راشد کو ہمراہ لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو راشد سے دریافت کیا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا عبد العزی (اور) ابو مغویہ (کنیت) ہو آپنے فرمایا کہ تم عبد الرحمن ابو راشد ہو فرمایا یہ تمھارے ہمراہ کون ہو عرض کیا غلام ہو فرمایا اسکا کیا نام ہو کہا قیوم فرمایا (نہین) لیکن یہ عبد القیوم ابو عبیدہ ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد المُطَّلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہین بعض لوگون نے انکا نام مطلب بیان کیا ہو انکی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم ہین یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بالغ تھے اسکو زبیر نے بیان کیا ہو بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو نہین بدلا تھا یہ مدینہ مین رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین شام چلے گئے تھے اور دمشق مین فروکش ہوے اور وہین مکان بنالیا تھا زہری نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انھون نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونون نے متفق ہو کر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم ان دونون لڑکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیتے پھر دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی حضرت نے دونون لڑکون کو تحصیل صدقات پر مقرر کردیا اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسمعیل بن محمد نے اپنی سند ون کو ابو عیسی سلمی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبد اللہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہایت رنج کی حالت مین گئے مین آپکے پاس موجود تھا۔ آپنے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم مین اور قریش مین کیا بات ہو کہ جب وہ آپس مین ملاقات کرتے ہین تو خندہ پیشانی سے ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین تو اس طرح نہین ملتے (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ سنکے) ایسا غصہ آیا کہ آپکا چہرہ سرخ ہوگیا

اور فرمایا قسم ہو اسکی جسکے دست قدرت مین میری جان ہو کسی شخص کے دل مین ایمان داخل نہین ہو سکتا جب تک تمکو اللہ کے واسطے دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا ای لوگون جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اُس نے مجھکو تکلیف دی کیونکہ چچا اور باپ برابر ہوتے ہین عبد المطلب نے دمشق مین وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے انکے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہو کہ غالباً انھون نے ۱۳؁ھ مین وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیدریہ (مقام) دومۃ الجندل کے حاکم تھے۔ یحیی بن وہب بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اسوقت تک) آپکے پاس مُہر نہ تھی (لہذا) اپنے ناخون سے آپنے اسپر نشان بنا دیا اسکو عبد السلام بن محمد نے ابراہیم بن عمرو بن وہب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون بلاشبہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الملک کو غزوہ تبوک مین خط لکھا تھا (وہ خط لیکر) خالد ابن ولید انکے پاس گئے تھے اور وہ خط انکو پہونچا دیا تھا عبد الملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے صلح کر لی اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جزیہ بھیجا واللہ اعلم۔ اکیدر کے بیان مین یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

حجبی ہین انکو ابو بکر بن علی نے صحابہ مین بیان کرکے ہاشم بن قاسم حرانی سے انھون نے یعلی بن اشدق سے انھون نے عبد الملک حجبی سے روایت کی ہو کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ان لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک) کیا ہم آپکو نبیذ پلاوین آپنے فرمایا ہان (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپنے اسمین پانی ملایا اور فرمایا اے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگون کو پیاس بہت لگتی ہو اور پانی ہمارے یہان کا گرم ہوتا ہو اسکا پینا ہمین ناگوار گزرتا ہو آپنے فرمایا تم لوگ مشک مین نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائیگا پس اسی کو پیا کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد بن جعفر مخزومی ہین سعید بن سائب طائفی نے عبد الملک بن ابی زہیر بن عبد الرحمن ثقفی سے روایت کی ہو انکو حمزہ بن عبد اللہ نے قاسم بن حبیب سے انھون نے عبد الملک بن عباد بن جعفر سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین اپنی امت مین سب سے پہلے جنکی شفاعت کرونگا (وہ) اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف ہین اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انھون نے حمزہ بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے قاسم بن حبیب سے انھون نے عبدالملک سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اسی طرح سنا ہو۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انھون نے محمد بن مسلم سے انھون نے عبدالملک بن زبیر سے انھون نے حمزہ بن ابی شمر سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالملک (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ ثقفی ہمکو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابوداؤد طیالسی کے مسند مین بیان کیا ہو۔ ہمکو عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن ہانی نے عروہ بن قداس سے انھون نے ابوحذیفہ سے انھون نے عبدالملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور ان لوگون نے آپکے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپنے فرمایا یہ صدقہ ہو یا ہدیہ کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہو) جس سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جاسے) وہ ہو جس سے رسول کی رضامندی یا انکی حاجت روائی مقصود ہو پھر ان لوگون نے (کچھ اور) پوچھنا شروع کیا اور یہانتک آپسے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگون نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) مین عبدالملک کا تذکرہ اسی طرح ہو اسکو بخاری نے اپنی تاریخ مین یوسف سے انھون نے انھین ابوبکر سے نقل کیا ہو یہ ابوبکر عیاش کے بیٹے ہین انھون نے یحییٰ بن ابی حذیفہ سے انھون نے عبدالملک بن محمد بن بشیر سے انھون نے عبدالرحمن بن علقمہ سے روایت کیا ہو اور ابوحاتم نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن علقمہ تابعی ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد مناف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے انکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کرلیا تھا۔ صحابی بدری ہین قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیان مین گذرچکا ہو یہ اپنی کنیت (ابوسلمہ) سے زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ باب الکنیت مین انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاویگا۔ انکا تذکرہ

ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابو موسیٰ کی یہ عادت نہیں ہے کہ اس قسم کی باتوں کا (ابن مندہ پر) استدراک کریں اور جن لوگوں کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا ہے انکو پھر پہلے نام ہی کے ساتھ ذکر کریں کیونکہ پہلا نام تو متروک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابو موسیٰ یہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا (پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ خلاف عادت و خلاف عقل عبد مناف کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیوں لکھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بجائے عبد مناف کے عبد اللہ رکھدیا تھا) واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد ہلال (رضی اللہ عنہ)

انکو مستغفری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرہ نے زید بن حباب سے انھوں نے بشر بن عمران سے انھوں نے اپنے غلام عبد اللہ بن عبد ہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے) جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچہ کے لیے دعا فرمائیے اور برکت بھیجیے اور میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہونچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے) یہ عبد ہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب انکا انتقال ہو گیا تو انکے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور انکے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ انکو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اسکو عبدہ بن عبد اللہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت تو کیا ہے مگر کہا ہے کہ یہ عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ہلال ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا

(سیدنا) عبد الواحد (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والوں میں لکھا ہے ابن وہب نے خلاد بن سلیمان سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن شریف کو حفظ کیا تھا انہیں سے عبد اللہ بن مسعود اور یہ عبد الواحد بھی تھے (ایک مرتبہ) عبد الواحد نے عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھکو بتلاؤ اللہ تعالے جو اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ تسع وتسعون نعجۃ انثی۔ کیا نعجہ کی لفظ سے یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ نعجہ مونث ہے لفظ تا سے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہے پھر لفظ انثی کی کیا ضرورت تھی) عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھکو بتاؤ اللہ تعالی جو فرماتا ہے کہ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے اسوقت جبکہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوئے۔ کیا لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہے کہ تین اور سات دس ہوتے پھر کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ دس روزے ہوئے۔ اس قول سے

۵۱ انثی۔ یہ لفظ قرأت حضرت عبد اللہ بن مسعود میں زیادہ تھی واللہ اعلم ۱۲

یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اسکا دوگے وہی تمہارے سوال کا جواب ہوجاویگا۔ ابوزرعہ نے کہا ہو کہ عبد الواحد کا نسب نہین بیان کیا گیا اور خلاد بن سلیمان جنکا حدیث مذکورہ کی سند مین ذکر ہو وہ مصری ہین۔

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سرداروں مین سے یہ بھی ایک سردار تھے۔ یہ وہ شخص ہین کہ انکو قبیلہ ثقیف کے لوگون نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (والے یہ) ارادہ کرتے تھے کہ انکو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) تنہا بھیجین مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہوے اور انکو خوف ہوا کہ مبادا کفار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کرین جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہو لہذا اُن لوگون نے اسی وجہ سے انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جنکے نام یہ ہین۔ عثمان بن ابی العاص۔ اوس بن عوف۔ نمیر بن خرشہ۔ حکم بن عمرو۔ شرحبیل بن غیلان بن سلمہ۔ یہ سب لوگ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا رہا (اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اسی طرح ابن اسحاق نے کہا ہو (کہ یہ) عبد یالیل ہی ہین مگر انکے علاوہ اور لوگون نے کہا ہو کہ (یہ) مسعود ابن عبد یالیل ہین اسکو موسی بن عقبہ اور یونس بن کلبی اور ابو عبید وغیرہم نے بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشب بن غیرہ لیثی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انھون نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو مین کہتا ہون کہ میرے علم مین خاندان بنی سعد بن لیث مین عبد یالیل نامی سوائے ایاس اور خالد اور عاقل فرزندان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہین ہو یہ ایاس اور انکے بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ سب فرزندان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو (اگر یہی عبد یالیل ہین تو) انکا صحابی ہونا بعید ہو اور اگر انکے سوا کوئی دوسرے ہین تو مین نہین جانتا۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور بعض لوگون نے انکو ضرار بن ازور بیان کیا ہو اور یہی زیادہ مشہور ہو مجاہد بن مروان نے کہا ہو مجھکو میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے عبد بن ازور سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا جب آپکے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے ان اشعار کو پڑھا ؎

تقول جمیلة فرقتنا　　وضعت اہلک شتی سلالا　　ترکت القداح وعزف القیان　　والخمر تصلیة وابتہالا

انکا تذکرہ ضرار کے بیان میں گذر چکا ہے۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن ریاب۔ اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے انکے بھائی عبد اللہ کے تذکرے میں انکا نسب بیان ہو چکا ہے انکی کنیت ابو احمد تھی انکے (نام) پر انکی کنیت غالب تھی (اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے) یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انہیں سے یہ بھی ہیں۔ زینب بنت جحش زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے کنیت کے باب میں انکا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن جلندی ہیں اور انکے بھائی جیفر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور (شہر) عمان میں (رہتے) تھے۔ انکا بیان ابو عمر نے انکے بھائی جیفر کے تذکرے میں لکھا ہے اور ہم نے بھی انکو جیفر کے تذکرے میں بیان کیا ہے

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حدرد ہے۔ اسلمی ہیں یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں آئیگا انکے نام میں علماء (نسب) نے اختلاف کیا ہے احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے تو انکا نام عبد بیان کیا ہے اور ہشام ابن کلبی نے انکا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ عبد اللہ بن ابی حدرد ہیں ام درداء کے والد تھے واللہ اعلم۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے جعفر بن عبد اللہ بن اسلم سے انھوں نے ابو حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنی قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دو سو درہم اسکے مہر کے مقرر کیے اور میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اس واسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح میں کچھ مدد کریں آپ نے (مجھسے) دریافت کیا کہ کتنے مہر کس قدر معین کیا ہے میں نے عرض کیا دو سو درہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (سمجھے ہوگے) کہ ان (دو سو درہموں) کو جنگل سے اٹھا لاؤگے۔ خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جس سے میں تمہاری مدد کروں میں (آپکے اس فرمانے سے

---

۵ ترجمہ۔ جمیلہ (انکی بی بی یا معشوقہ) کہتی ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں کو پریشان و متفرق کر دیا تم نے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیے اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور رلانیوالی چیز ہے ۱۲

کچھ دنوں ٹھہر گیا (اس اثنا میں) جشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جسکو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیون کے ساتھ مقام غابہ مین اترا وہ ارادہ رکھتا تھا کہ قبیلہ قیس کے لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان جشم سے بڑا عالی مرتبہ تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور دو اور مسلمانون کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوے تو) آپنے (ہمسے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ (جاسوس بنکر) جاؤ اور اسکے حالات سے ہکو اطلاع دو چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیارون کے چلے غروب آفتاب کیوقت ہم ان لوگون کے پاس پہونچے پھر مین ایک گوشہ مین چھپ گیا اور دونون ساتھیون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی چھپ رہو حسب الحکم وہ دونون بھی ان لوگون کے دوسری جانب ایک گوشہ مین چھپ رہے مینے ان دونون سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونون لشکر مین میری تکبیر اور حملہ کرنیکی آواز سننا تو تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہانتک کہ جب رات ہوگئی اور شام کی تاریکی رفع ہوگئی اور (اتفاق سے اس دن) انکے چرواہے کو آنے مین دیر ہوگئی تو ان لوگون کو اسکی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت انکا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ مین) لیکر کہا خدا کی قسم مین چرواہے کا پتہ لگاؤنگا اسکے ساتھیون مین سے کچھ لوگون نے کہا اس کام کے لیے ہم کافی ہین اسنے کہا خدا کی قسم سواے میرے کوئی شخص نجائے اور نہ کوئی تم مین سے میرے پیچھے آئے (یہ کہکر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اسکا گذر ہوا جب وہ بالکل میری زد پر آگیا تو مینے اسپر ایک تیر چلایا کہ وہ اسکے دل پر (ایسا کاری) پڑگیا جسکی وجہ سے کچھ بات بھی نکر سکا پھر مینے اسکے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر حملہ شروع کردیا اور میرے ساتھیون نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی خدا کی قسم اسوقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نکرسکے اور سوا اپنی عورتون اور بچون اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لیجا سکے اور ہم لوگ انکے بہت سے اونٹ اور بکریان ہانککر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور مینے اس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھدیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین سے مجھکو تیرہ ۱۳ اونٹ ادا ے مہر کے لیے عنایت کیے اور مین اپنی بی بی کو رخصت کرالایا - اسکو محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو انھون نے جعفر سے انھون نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو انھون نے کہا مینے ان لوگون سے روایت کی ہو جنپر مجھے بدگمانی نہین ہو سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اسکو روایت کیا ہو اور اسکو عبد الملک بن ہشام نے کلبی سے انھون نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہو۔

(سیدنا) **عبد** (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے الکانسب ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہو ابوعمر نے کہا ہو

کہ عبد بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہ امری ہیں انکی والدہ عاتکہ بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی معیص بن عامر بن لوی سے تھین ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبد بن زمعہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ مین سے ایک بزرگ سردار تھے اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے علاتی بھائی تھے اور عبد الرحمن بن زمعہ کے حقیقی بھائی تھے یہ زمعہ کی لونڈی کے لڑکے تھے انھین کی بابت عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور انکے اخیافی بھائی قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف تھے ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابو بکر بن عاصم تک پہونچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن یحیی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے انھون نے یحیی بن عبد الرحمن سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سودہ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کیا اور انکے بھائی عبد بن زمعہ حج سے آئے تو انھون نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انھون نے کہا بیشک میننے حماقت کی اس روز جب میننے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس رنج مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن سے کیون نکاح کر لیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ عبد کے نسب مین ابو نعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمعہ بن اسود وسودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ انکی غلط فہمی ہو کیونکہ سودہ زمعہ بن قیس کی بیٹی ہین (نہ زمعہ بن اسود کی) اسی طرح انکے نسب کو ابو نعیم نے بھی بیان کیا ہو اور اسود کو ذکر نہین کیا لیکن ابن مندہ نے انکے نسب مین زمعہ سے زیادہ نہین بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہو کہ وہ خاندان عامر بن لوی سے ہین۔ یہ جھگڑا عبد الرحمن بن زمعہ کے بیان مین پورا پورا گذر چکا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

زمعہ کے والد تھے بلوی ہین یہ اُن شخصون مین سے ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان والی بیعت کی تھی یہ مصر مین رہتے تھے انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہو جعفر نے کہا ہو کہ انکا نام عبد تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کنیت انکی ابو الحجاج ہو ثمالی ہین بعض نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد اللہ بن عبد ہو یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم انکو انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین (پورے طور سے) ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابو الحجاج ثمالی کے عنوان میں لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جدلی زمانہ قدیم سے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہو مگر (انکا صحابی ہونا) صحیح نہین ہو اسے معبد بن خالد نے

روایت کی ہو انکو بخاری نے تابعین مین ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

عرکی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عبید ہو یہ وہی شخص ہین کہ جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا کہ اس سے طہارت ہو سکتی ہو یا نہین اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہو سکتی ہو) ابن منیع نے کہا ہو کہ مجھکو خبر پہونچی ہو کہ انکا نام عبید ہو اور انکو طبرانی نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہو کہ جنکا نام عبید تھا اور عرکی ملاح (کو کہتے ہین) - انکا نام نہین ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد غنم ابو ہریرہ (انکی کنیت تھی) دوسی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہو انکے نام مین بہت اختلاف کیا گیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوہ) بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

مزنی یزید کے والد ہین انسے انکے بیٹے یزید نے روایت کی ہو - ہمکو ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انھون نے عمرو بن حارث سے انھون نے ایوب بن موسی سے انھون نے یزید بن عبید مزنی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کیا جائے مگر اُسکے سر مین (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جائے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث مرسل ہو اور ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کر کے بیان کیا ہو کہ مین اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہون -

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری - نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہین بعض لوگون نے انکے والد کا نام نصیر بن حزن بیان کیا ہو یہ کوفہ کے رہنے والے تھے انسے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہو - شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحاق نے ابو اسحاق سے انھون نے عبیدہ بن حزن سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو

(حضرت) داؤد (علیہ السلام) اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت موسی (علیہ السلام) اسی حالت میں مبعوث ہوئے کہ وہ بکریاں چراتے تھے میں بھی اسی حالت میں مبعوث ہوا کہ اجیاد[1] میں بکریاں چراتا تھا ابن مندہ نے کہا ہے کہ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے نقل کر کے (انکا نام) عبیدہ بیان کیا ہے ابو نعیم نے ابو اسحاق سے روایت کر کے (انکا نام) عبدہ بیان کیا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا ہے کہ (انکا نام) عبدہ ابن حزن ہے نصری ہیں نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے۔ ولید کے والد تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا بعض لوگوں نے انکو تابعی کہا ہے اور انکی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہے کیونکہ (انھوں نے عبد اللہ) بن مسعود سے روایت کی ہے مسلم بن بطین اور حسن بن مسلم کی انھیں سے روایت ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسحاس۔ انکو قیس بن سائب نے غزوۂ بدر میں گرفتار کیا تھا۔ جعفر نے کہا ہے کہ واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو حاتم بن حبان نے انکو اپنی تاریخ میں عبید بن حسحاس بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے واقدی نے کہا ہے کہ عبدہ بن حسحاس مجذر بن زیاد کے بھتیجے اور اخیافی بھائی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحاق اور ابو معشر نے کہا ہے کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان دونوں نے عبدہ کو عبادہ اور حسحاس کو خشخاش بیان کیا ہے انکا حال عبادہ کے نام میں یہاں سے زیادہ بیان ہو چکا ہے اسکو امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبدۃ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہے یحیی بن بکیر نے ابن مبارک سے انھوں نے سلیمان تیمی سے انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبدہ نے کہا (ہاں) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جسکو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اسمعیل بن ابی خالد نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے انھوں نے عبدہ بن مسہر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمھاری فرودگاہ کہاں ہے

[1] اجیاد مکہ معظمہ میں ایک مقام کا نام ہے اور بعض نے وہیں کے ایک پہاڑ کا نام بیان کیا ہے ۱۲

یہ کہتے تھے ہمنے غرض کیا کعبہ نجران ہیں۔ اسکو ابن ابی رزمہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہما نے اسمعیل سے نقل کرکے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ وابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث بن جابر بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہنی بن بلی بلوی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے یہ انھیں شریک بن سحما کے والد ہیں جنکا واقعۂ لعان مشہور ہے سحما شریک کی والدہ کا نام ہے۔ انکا ذکر ابوبکر خطیب نے انکے بیٹے شریک بن سحما کے ذکر میں کتاب الاسماء المبہمہ کے آخر میں کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر واحد اور تمام غزوات میں شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام عبس اور موسی بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہیں بعض لوگوں نے (انکا نام) عابس کہا ہے یہی اکثر (مشہور) ہے شامی تھے انسے ابوامامہ باہلی نے روایت کی ہے اور حنش کندی اور علیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہے اور زاذان نے انسے بلا واسطہ اور نیز بواسطہ علیم کے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے ہمکو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے عثمان بن عمیر سے انھوں نے زاذان یعنی ابوعمر سے اُنھوں نے علیم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بھی تھے [یزید (راوی) نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ وہ عبس غفاری تھے] اور (زمانہ وہ تھا کہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے ہیں عبس نے کہا اے طاعون مجھکو بھی لیلے اور اس کلمہ کو تین بار کہا تو انسے علیم نے کہا آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نکرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور انسان پھر نہیں لوٹیگا کہ اعمال کی تلافی کرے عبس نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقوں کی حکومت (دوسرے) سپاہیوں کی کثرت (تیسرے) جبر بیع (چوتھے) خون ناحق کا خفیف سمجھنا

(پانچوین) قرابت قطع کرنا (چھٹے) ان لوگون کا پیدا ہونا جو قرآن کو گا گا کر پڑھین اور انکو لوگ انکے گانے کے سبب (نماز مین) آگے کرین اگرچہ مسائل دینی کے سمجھنے مین وہ سب سے کم ہون۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہے ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن سوادہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید اللہ بن اسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ تم میری صورت اور سیرت مین میرے مشابہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود سدوسی ہین یہ کہتے تھے مین بنی سدوس کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر مازنی مازن بن قیس کی اولاد سے ہین۔ عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے اسکو ابو الفضل سلیمانی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارثہ بن خزرج بن عمرو یہ عمرو نبیت بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہین یہ ابو الہیثم اور عبید فرزندان تیہان کے بھائی تھے غزوۂ احد مین شریک تھے (انکے بعد) زعوراء کی اولاد مین سے کوئی شخص باقی نہین رہا اور انکا زمانہ گذر گیا یہ زعورا عبد الاشہل کے بھائی تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ابو الہیثم اور انکے بھائی قضاعہ کے خاندان سے ہین پھر بلی کے خاندان سے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب عبد اللہ بن حارث ملقب بہ ببّہ کے بھائی تھے قرشی ہاشمی ہین اعرج سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ بن حارث کو کہتے ہوے سنا کہ پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نماز سب سے آخر مین پڑھی وہ مغرب کی نماز تھی آپنے پہلی رکعت مین (سورۂ) طور اور دوسری مین

(سورۂ) قل یا ایہا الکافرون پڑھی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

حرب کے والد تھے ثقفی ہین بعض لوگون نے انکو حرب بن عبید اللہ بیان کیا ہو عطاء بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد (مین) آئے تھے اور کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسلام تعلیم کیجیے آپنے (مجھکو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبید اللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھکو معلوم ہو گیا مگر زکوۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہو آپنے فرمایا کہ عشور تو نصاریٰ اور یہود پر مقرر ہو اہل اسلام پر نہین ہو ہان انپر زکوۃ فرض ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

خالد کے والد تھے سُلمی ہین ہمین یحیی نے اپنی سند کو ابو بکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہونچا کر کتاباً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انھون نے خالد بن عبید سُلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تمکو تمہاری وفات کے وقت تہائی حصہ تمہارے مال کا (اسواسطے) عنایت کیا ہو کہ (اسکی وجہ سے) تمہاری نیکیون مین زیادتی ہو جاوے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو کہ ابو عبد اللہ نے انکا تذکرہ عبد اللہ کے بیان مین لکھا ہو مگر عبید اللہ بہت صحیح ہو -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الخالق انصاری ہین انکا ذکر عبد اللہ بن عمر کی حدیث مین ہو - عطاء بن ابی رباح نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خط شاہ روم کے پاس کون لیجائیگا اس ... ابن عمر نے کہا ہو کہ ایک شخص انصاری جنکو لوگ عبید بن عبد الخالق کہتے تھے کھڑے ہوے اور کہا کہ مین لیجاؤنگا اگر مر جاؤنگا تو میرے لیے جنت ہو آپنے فرمایا ہان تمہارے لیے جنت ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عبد ربہ عبد اللہ کے بھائی تھے عبد اللہ بن محمد بن زید نے اپنے چچا عبید اللہ بن زید سے روایت کر کے

۱؎ اسکا مطلب یہ ہو کہ مرتے وقت تمکو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار دیا ہو جسکو چاہو دلا جاؤ جس کار خیر مین چاہو صرف کرا جاؤ ۱۲

بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع کا کوئی اشارہ کرین عبد اللہ بن زید آپکے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مینے اذان کے یہ کلمات خواب مین دیکھے ہین آپنے فرمایا جاؤ وہ کلمات بلال کو بتا دو انھون نے بلال کو بتا دیے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اذان خواب مین دکھائی گئی اور مین چاہتا تھا کہ مین ہی اذان دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) تم ہی دو زید کہتے تھے پس عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور انھون نے اذان دی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد الاسد قریشی مخزومی ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہو جنگ یرموک مین شہید ہوئے اور یہ ہبار ابن سفیان کے بھائی ہین۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو انصاری ہین جعفر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہو مگر انھون نے انکی کوئی روایت نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سقیر بن عبد الاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہین واقعہ یرموک مین شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو مین کہتا ہون کہ کچھ شک نہین کہ ابو عمر نے اس بیان مین غلطی کی ہو کیونکہ انھون نے انکو عبید اللہ بن سفیان بیان کیا ہو

---

[1] جاننا چاہیے کہ اذان کی ابتدا مدینہ منورہ مین سلسہ ہجری سے ہوئی اس سے پہلے نماز بے اذان کے پڑھی جاتی تھی چونکہ اسوقت تک مسلمانون کی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی اسلیے انکا جماعت کے لیے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانون کی تعداد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی اور مختلف طرف اور مقامات کے لوگ جوق جوق دین الٰہی مین داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونیکی اطلاع انکو دیجاے جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے بخوبی جماعت کے لیے مسجد مین آسکین لہذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا اذان کی مشروعیت کا قصہ یہ ہو کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انھون نے آپس مین مشورہ کیا بعضون نے یہ راے دی کہ یہود کیطرح سنکھ بجایا جاے بعضون کی راے ہوئی کہ آگ جلادی جایا کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پسند نہین فرمایا حضرت فاروق نے یہ بتلایہ دی کہ نماز کیوقت الصلوۃ جامعۃ پکار دیا جایا کرے اسکے بعد عبد اللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان مسنون کا طریقہ انکو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانون کو کی جایا کرے [illegible] ہو کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مینے جو یہ خواب دیکھا تھا تو جاگا نیندی مین تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کرو حضرت عبد اللہ بن زید نے انکو تعلیم کر دیے ۱۲

اور اس بیان مین شقیر لکھا ہی اور عبداللہ کو بن ابی سفیان بن عبدالاسد بیان کیا ہی اور سب جگہہ لکھا ہی کہ یہ واقعہ یرموک مین شہید ہوے تھے سفیان بن عبدالاسد تو مشہور ہین لیکن شقیر مشہور نہین ہین۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن ہود حنفی یمامی ہین مدینہ مین رہتے تھے انسے انکے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین گواہی دیتا ہون کہ ایقصر بن سلمہ پانی کا وہ ظرف لیکر آئے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا پس انھون نے مسجد قران (راوی کہتا ہی) یا مسجد مروان مین چھڑک دیا اسکو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہی۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ (انکا نام) عبید اللہ بن ضمیرہ بن ہوذۃ (ہی)۔ ہوذہ کو مین خیال کرتا ہون کہ آخر مین ہا ہی اور یہی بہت صحیح ہی اور ہوذہ بن علی بادشاہ یمامہ کے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہی لیکن ہود قبیلہ حنیفہ مین کوئی شخص مشہور نہین ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہم)

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ لبابہ کبری ام الفضل بنت حارث تھین۔ انکی کنیت ابو محمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپکی حدیثین بھی انکو یاد تھین۔ یہ اپنے بھائی عبداللہ سے بہت چھوٹے تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ اور عبیداللہ کی پیدائش مین ایک سال کا فرق تھا ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبداللہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ اور عبیداللہ اور کثیر فرزندان عباس کو بلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آویگا اسکو فلان فلان چیز ملیگی پس یہ فرزندان عباس آپکے پاس دوڑ دوڑ کر جاتے تھے اور آپکی پشت و سینہ مبارک پر لد جایا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبیداللہ بڑے بزرگ اور سخی تھے انکی سخاوت ضرب المثل تھی انکو حضرت علی (مرتضی) نے یمن کا عامل بنایا تھا (اور حج کے زمانے مین) انکو امیر موسم کرکے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انھون نے ۳۶ھ اور ۳۷ھ مین لوگون کو حج کرایا جب ۳۸ھ (مین حج کا زمانہ آیا) علی (مرتضی) نے (پھر) انکو امیر موسم کرکے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ رہاوی کو بھیجا تاکہ لوگون کو حج کرا دین پس ان دونون یعنے عبیداللہ اور یزید بن شجرہ رہاوی نے جب (دیکھا کہ ہم دونون ایک ہی کام کے واسطے آکر یہان) جمع ہو گئے ہین تو آپسمین یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگون مین نماز پڑھا دین اور اس سے پیشتر یہ قثم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یہ یمن پر

برابر حاکم رہے یہانتک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اسکے بعد جب بسر بن ارطات شیعان علی کو قتل کرنے کے لیے یمن گئے
توانھون نے انکے دو لڑکون کو شہید کر ڈالا ہمنے اُسکو بسر کے نام مین ذکر کیا ہو یہ عبید اللہ روز ایک اونٹ قربانی
کیا کرتے تھے انکے بھائی عبد اللہ نے انھین منع کیا انھون نے اُنکا کہنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو اونٹ کی قربانی کرنی
شروع کی یہ عبید اللہ اور انکے بھائی عبد اللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ (کہتے تھے کہ ہم سب) سے عبد اللہ کا
علم زیادہ ہو اور عبید اللہ کی سخاوت زیادہ ہو۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن
احمد نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے ابو الفرج قصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنی جعفر بن
محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس یعنی احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ
ابن مروان بن معاویہ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید ابو الحجاج فزاری نے بیان کیا
کہ عبید اللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر مین انکا غلام بھی اُنکے ساتھ تھا۔ راستہ مین (ایک منزل پر) ان
دونون کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چلکر اس گھر مین قیام کرتے اور رات
وہین گذارتے (چنانچہ چلے) جب وہان پہونچے تو اعرابی نے انکو دیکھکر انکی بڑی تعظیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت
اور نیک سیرت وجیہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہان ایک بزرگ شخص مہمان آیا ہو پھر
انکو اپنے مکان مین اُتارا اور عورت سے آکر پوچھا کہ ہمارے اس مہمان کے واسطے رات کے کھانیکا سامان ہے
اُسنے کہا کچھ بھی نہین ہان یہ ایک بکری ہو کہ جسکے دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی (کا مدار) ہو اعرابی نے کہا اسی کو
ذبح کرونگا عورت نے جواب دیا کیا اسکو ذبح کرکے لڑکی کو بھی قتل کریگا۔ اعرابی نے کہا اگرچہ (کچھ بھی ہو راوی نے)
کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (ہاتھ مین) لی اور کہنے لگا[1]

یا جارتی لا توقظی البنیہ　　ان توقظیہا تنتحب علیہ　　وتنزع الشفرۃ من یدیہ

پھر بکری کو ذبح کرکے کھانیکا
سامان درست کرکے عبید اللہ اور انکے غلام کے پاس لایا اور انکو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اسکی عورت کی گفتگو
سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ (مال) ہو اُسنے کہا ہان پانچسو دینار
ہمارے خرچ سے فاضل ہین عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دیدے غلام نے کہا سبحان اللہ اسکو پانچسو دینار
آپ عنایت کرتے ہین باوجودیکہ جو بکری آپکے واسطے اُسنے ذبح کی تھی اُسکی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا
تیرے حال پر افسوس ہو خدا کی قسم وہ اعرابی ہمسے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرنیوالا ہو کیونکہ ہم تو اپنی ملک مین سے

[1] ترجمہ اے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگانا اگر جگا دیگی تو وہ رو رو کر مجھے پریشان کریگی اور میرے ہاتھ سے چھری چھین لیگی ۱۲

بعض ہی حصہ اسکو دینا چاہتے ہین اور وہ سخاوت مین ہمپر غالب ہوگیا کیونکہ اُسنے اپنا اور اپنی لڑکی کا سرمایہ زندگی ہمکو دیدیا راوی نے کہا یہ خبر حضرت معاویہ کو پہونچی تو انھون نے کہا عبید اللہ کے تمام کام اللہ کے لیئے ہوتے ہین اور (دیکھو تو سہی) وہ ہین کسکے بیٹے اور ہین کس گھرانے کے عبید اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور انسے سلیمان بن یسار اور محمد بن سیرین اور عطار بن ابی رباح نے روایت کی ہو ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی اسحاق نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبید اللہ بن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غمیصار یا رمیصاء (یہ راوی کا شک ہو) اپنے شوہر کا گلہ کرتی ہوئی آئین اور کہنے لگین کہ میرا شوہر میری حاجت برآری نہین کرسکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد انکے شوہر بھی آگئے اور انھون نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہو اور یہ ارادہ کرتی ہو کہ پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھکو جائز نہین ہو جب تک تو اپنی چاشنی اس مرد کے علاوہ دوسرے شخص کو نہ چکھا دے (یعنے اُسوقت تک تو پہلے شوہر کے پاس نہین جاسکتی) ۵۸ھ مین عبید اللہ کی وفات ہوئی تھی اسکو ابو عبید یعنے قاسم بن سلام نے بیان کیا ہو اور خلیفہ نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۵۸ھ مین ہوئی تھی اور بعض نے بیان کیا ہو کہ یزید بن معاویہ کے زمانے مین انکی وفات ہوئی تھی اور یہی قول اکثر ہو مدینہ مین انکا انتقال ہوا تھا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یمن مین وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن تیہان بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبید اللہ عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان مین عتیک کو بھی بیان کیا ہو انکا نسب عبید اللہ بن تیہان کے نام مین گذر چکا ہو اور ابو ہیثم کے بھتیجے تھے واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفلی ہین انکی والدہ ام قتال بنت البدین ابی العیص عتاب بن اسید کی بہن تھین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور ولید بن عبد الملک کے زمانے مین وفات پائی مدینہ مین حضرت علی کے مکان کے پاس انکا مکان تھا انھون نے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو ہمکو مکی بن رباب بن شیہ نحوی نے اپنی سند کو یحیی بن یحیی تک پہونچا کر

(امام) مالک نے انھون نے ابن شہاب سے اونھون نے عطاء بن یزید لیثی سے انھون نے عبید اللہ بن عدی ابن خیار سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے درمیان مین تشریف رکھتے تھے یکایک ایک شخص آیا اور اسنے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اسنے کیا کہا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق کے مار ڈالنے کی اجازت چاہتا تھا حضرت نے اسکو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہین دیتا اسنے کہا گواہی تو دیتا ہو مگر اسکا گواہی دینا قابل اعتبار نہین ہو آپنے فرمایا اللہ نے مجھے لا الہ الا اللہ کہنے والون کے قتل سے منع کیا ہو عروہ بن عیاض نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سورج کو گہن لگا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب بن نفیل قریشی عدوی ہین ابو عیسی انکی کنیت تھی۔ انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ کے بیان مین گذر چکا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے قریش کے شہسوارون اور بہادرون مین سے تھے انھون نے اپنے والد اور حضرت عثمان بن عفان اور ابو موسی وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہو زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبید اللہ کو درے لگائے اور کہا تمنے اپنی کنیت ابو عیسی رکھی ہو (تو یہ بتاؤ) حضرت عیسی کا کوئی باپ تھا یہ عبید اللہ جنگ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ مین انکی شہادت ہوئی انکا جنگ صفین مین (معاویہ کی طرف) شریک ہونیکا یہ سبب تھا کہ جب ابو لؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا اور انکی کفن و دفن سے فراغت ہوئی تو کسی نے عبید اللہ سے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ابو لؤلؤ اور ہرمزان دونون بچ گئے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ مین الٹ پلٹ رہا ہو اور ان دونون کے ساتھ جفینہ نامے غلام بھی ہو جفینہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا عبید اللہ نے (یہ سنکر) ان لوگون پر تلوار سے حملہ کیا ہرمزان اور اسکی بیٹی اور جفینہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگون نے انکو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم (انکی کیا ہستی ہو) ان لوگون کو قتل کرونگا جنکے مقابل مین یہ کچھ بھی نہین ہین (انکا تشدد دیکھکر) صہیب نے عمرو بن عاص کو انکے پاس (اسواسطے) بھیجا کہ عبید اللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لین۔ یہ صہیب وہ شخص ہین کہ حضرت عمر نے جنکو اپنے جنازے کی نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہو اسوقت تک لوگون کی امامت کی وصیت کی تھی۔ جب عمرو بن عاص نے

اُنہوں نے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے انپر حملہ کیا اور آپس مین جھگڑنے لگے اور کہا تمنے میرے پڑوسی کو قتل کرڈالا
اور مجھکو ذلیل کیا پھر عبید اللہ کو سعد نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوے تو عبید اللہ اُنکے سپرد کر دیے گئے
حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھکو اس شخص کے حق مین مشورہ دو جسنے اسلام مین ایسی حرکت کی جو ابتک نہوئی تھی
مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبید اللہ قتل کیے جاوین اور ایک گروہ نے کہا جسمین سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل تو حضرت
عمر شہید ہوے ہین آج اُنکے بیٹے شہید کر دیے جاوین اللہ ہرمزان اور جفینہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبید اللہ کو
چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دیدی بعض لوگون نے کہا ہو کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا
ولی کون ہو لوگون نے جواب دیا کہ آپ ہی ہین (آپنے فرمایا جب مین ولی ہون تو معاف کرتا ہون) مینے عبید اللہ کو معاف کیا
بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت عثمان نے عبید اللہ کو قماذیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص
لیلے قماذیان کہتے تھے (جب مینے باجازت خلیفہ وقت عبید اللہ پر قابو پایا تو) لوگون نے مجھے گھیر لیا اور عبید اللہ سے
قصاص لینے کی معافی مین مجھسے گفتگو کرنے لگے مینے لوگون سے کہا کیا مجھکو انکے قتل کرنے سے کوئی منع کرسکتا ہو لوگون نے
جواب دیا کہ نہین (منع کرسکتا ہی) مینے کہا اگر مین انکو قتل کرنا چاہون تو کیا قتل نہین کرسکتا ہون لوگون نے
کہا کہ قتل کرسکتے ہو کیونکہ تمکو قصاص لینے کی اجازت ہی قماذیان نے کہا کہ (جب یہ ہی تو) مینے عبید اللہ سے قصاص لینے کو
معاف کیا بعض علما نے کہا ہو کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نکرتے تو طعنہ کرنیوالے یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھہ برس عدل کیا
بلکہ یہ کہتے کہ انکی خلافت ابتدا ہی سے ظلم کے ساتھ ہوئی کیونکہ اُنھون نے خدا کی حدون مین سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا
اور اس روایت مین پھر بھی کلام ہو کہ اگر قماذیان نے عبید اللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز نہوتا
کہ عبید اللہ کو قتل کرین مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے تو انھون نے عبید اللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبید اللہ
وہان سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین مین شریک ہوے
یہ (وہان) سوارون کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین مین کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے انکو قتل کیا تھا۔ زیاد
ابن خصیفہ ربعی ربیعہ پر حاکم تھے۔ پس عبید اللہ کی بی بی بحریہ جو ہانی شیبانی کی بیٹی تھین (زیاد کے پاس) آئین اور اپنے
شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لیجاؤ انھون نے عبید اللہ کی نعش کو لے لیا اور اسکو دفن کر دیا یہ عبید اللہ دراز قد شخص
تھے بیان کیا گیا ہو کہ جب انکی بی بی نے انکی نعش کو خچر پر رکھا تو اسکے جانب عرض مین انکی نعش تھی اُنکے ہاتھ پیر
دونون زمین سے ملے ہوے تھے جب عبید اللہ شہید ہوگئے تو حضرت معاویہ نے انکی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت
عمر کی تھی۔ اور اسکو عبید اللہ بن عمر کے پاس بھیجدیا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکو ایک ہمدانی شخص نے

قتل کیا تھا اور بعض نے کہا ہو کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا ہو فرزندان حنیفہ میں سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہو۔ جنگ صفین ماہ ربیع الاول ۳۷ھ میں ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ لیثی ہین۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ انکو ابن مندہ نے عبید اللہ کے نام مین بیان کیا ہو اور انکا نسب نہین لکھا اور ابن شاہین نے انکو عبید اللہ کے نام مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضیل سے انھون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابوحرب بن ابی اسود دیلی سے انھون نے عبید اللہ بن فضالہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو آپنے فرمایا جسکا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہان اترے اور جسکا کوئی شناسا نہو وہ اہل صفہ کے پاس اترے (حسب الحکم) مین اہل صفہ کے پاس اترا جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی آپنے فرمایا عنقریب بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم مین سے زندہ رہینگے انکے سامنے صبح وشام (دونون وقت) کھانے کے لگائے جائینگے اور کھانا کھاوینگے کپڑے (ایسے پر تکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابوحرب سے انھون نے بجائے عبید اللہ بن فضالہ کے طلحہ بن عمرو نضری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انھون نے محمد بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے پاس اس حال مین جائیگا کہ (وہ زندگی مین) شراب خوار تھا تو اللہ کے سامنے اسکی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہو۔ اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصفہانی نے سہیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابوعمر نے انکو عبید اللہ بن کثیر بیان کرکے انکا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے انکو عبید اللہ ابو محمد بیان کیا ہو۔ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ عبید اللہ ہین اور انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو (ان تین قولون سے) یہ گمان ہوتا ہو کہ تین شخص (علیحدہ علیحدہ) ہین حالانکہ (یہ تینون شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوئے ہین) ایک ہی شخص ہین واللہ اعلم۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ محمد اور انکے والد عبید اللہ دونون غیر معلوم شخص ہین اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن نعمان بن یعمر بن ابی اسید اسلمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو غسانی نے ابن کلبی سے روایت کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن انصاری ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون کو محمد بن عیسی بن سورہ تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محصن انصاری خطمی سے انھون نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال مین صبح کی کہ اسکو اپنی جان کا خوف نہو اور بدن صحت وعافیت کے ساتھ ہو اور اُس دن کھانے کو بھی اُسکے پاس ہو تو اُسکو گویا تمام دنیا (کی نعمت) ملگئی انسے انکے بیٹے سلمہ نے بھی (ماہ) رمضان کی فضیلت مین ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے عبید اللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے انکا صحابی ہونا صحیح لکھا ہو اور انکی حدیث کو مسند کہا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم قریشی مسلم کے والد تھے۔ بعض لوگون نے انکو مسلم بن عبید اللہ بیان کیا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبید اللہ بن مسلم قریشی ہین بیان کیا جاتا ہو کہ یہ حضرمی ہین اور صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو اور کہا ہو کہ مین انکے قریشی ہونے سے واقف نہین ہون اور اسمین کلام ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبید بن مسلم ایسے شخص ہین جنسے روایت کی گئی ہو۔ اگر یہ وہی شخص ہین تو اسدی ہین اور اسد قریش کا ایک بطن ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون کے ساتھ ابو نعیم یعنے فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرنی سے اُن دونون نے ہارون بن سلمان فرا ابو موسی سے جو عمرو بن حریث کے غلام تھے انھون نے مسلم بن عبید اللہ قریشی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرون آنحضرت نے (جواب نہ دیا) سکوت کیا انھون نے اسکو دوبارہ پوچھا پھر آپنے (جواب نہ دیا) سکوت کیا انھون نے سہ بارہ اسکو پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تھوڑی دیر کے بعد) فرمایا کہ روزہ رکھنے کی نسبت دریافت کرنیوالا کہان ہو انھون نے کہا یارسول اللہ مین ہون۔ آپنے فرمایا آگاہ ہوجاؤ تمپر تمہاری بی بی کا بھی حق ہو (تم) رمضان اور (چھہ روزے عیدین)

جو کہ اسکے قریب ہیں اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کروگے تو (گویا) تمنے ہمیشہ روزہ رکھا اور
بعض نے اس روایت میں بجائے مسلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کرکے کہا ہو کہ انھوں نے اپنے والد سے روایت
کی ہو۔ انشاء اللہ تعالی اپنے مقام پر اسکا ذکر آویگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہ شخص نہیں ہیں جنکی صحبت بیان کیا گیا ہو کہ انکے بیٹے نے انسے
روایت کی ہو انکو علی عسکری نے ذکر کیا ہو جیسا کہ ابوبکر بن ابی علی نے بیان کیا ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ
عباد بن عوام سے انھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے عبید اللہ بن مسلم
صحابی کو کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اللہ تعالی کی بھی اطاعت کرتا ہو اور اپنے آقا
کی بھی تابعداری کرتا ہو اسکو دونا ثواب ملتا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔
میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر انھوں نے عبید اللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم کہکر غلام والی
حدیث انسے روایت کی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور اہل مدینہ میں انکا شمار ہو انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو
انسے عروہ بن زبیر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہو مگر انکی کوئی حدیث صحیح نہیں ہو یہ سب ابن مندہ کا بیان تھا اور
ابونعیم نے (انکے تذکرے میں) یہ بات زیادہ بیان کی ہو کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ہشام
ابن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبید اللہ بن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) نرمی عطا ہوتی ہو وہ انکو فائدہ دیتی ہو اور جن لوگوں کو نرمی نہیں عطا ہوتی وہ
نقصان میں رہتے ہیں۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اچھا لکھا ہو اور وہ انھوں نے اسطرح لکھا ہو کہ عبید اللہ بن عمر بن عثمان بن
عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تیمی ہیں انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
پائی ہو اور یہ آپکے صحابہ میں (بہت کمسن اور) نوجوان تھے اسی طرح انکو بعض لوگوں نے بیان کیا ہو لہ ابو عمر نے (
کہا ہو کہ یہ بیان) غلط ہو کیونکہ جو عبید اللہ کی حالت بیان کی ہو کہ وہ نوجوان تھے (ایسی حالت میں یہ نہیں کہا جاتا
کہ انھوں نے صحبت پائی ہو (ہاں یہ کہا جائیگا) کہ آپکو دیکھا ہو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا
تو یہ بچے تھے عبد اللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر میں شہید ہوے تھے اسوقت انکی عمر چالیس برس کی تھی۔

یہ اُس جنگ میں لشکر کے سردار تھے انھون نے نرمی کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور یہ وہی ہین کہ جنھون نے حضرت معاویہ سے کہا تھا سے

افاانت لم تبرح الازار تکرما علی الکلبۃ الحوراء من کل جانب فمن ذا الذی نرجو لحقن دمائنا ومن ذا الذی نرجو لحمل النوائب

اور انکے بیٹے عمر بن عبید اللہ بن معمر سخی لوگون مین تھے اسکے بعد انھون نے کچھ عمر بن عبید اللہ کا حال بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھکر کہا ہو کہ عبید اللہ معمر کے بیٹے ہین مستغفری نے کہا ہو کہ انکو یحیی بن یونس نے ذکر کیا ہو مین نہین جانتا کہ صحابی تھے یا نہین اور یہ بھی ذکر کیا ہو کہ انھون نے حضرت عثمان کے عہد مین بمقام اصطخر انتقال کیا اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہو مجھکو نہین معلوم ہوتا ہو کہ یحیی بن یونس نے کس سبب سے انکا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور کہا ہو) عبید اللہ نے عمرو عثمان وطلحہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہو اور انکی کنیت انکے بیٹے کے نام کے موافق ابو معاذ تھی ابو عمر کا یہ کہنا کہ عبید اللہ اصطخر مین ابن عامر کے ساتھ شہید ہوے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہو کیونکہ انھون نے کہا ہو کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ثابت نہین ہو تو یہ اصطخر مین شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے کیونکہ ہونگے کیونکہ اصطخر کا واقعہ ۲۹ھ مین ہوا ہو اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہونگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیہ سوائی سوارہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو طائف مین رہتے تھے بعض نے انکو عبید اللہ بن معیہ بیان کیا ہو اور ہمنے انکا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد بن سائب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سوارہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبید اللہ بن معیہ کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوے سنا کہ واقعۂ طائف کے دن مسلمانون مین سے دو آدمی شہید ہوگئے اُن دونون کی نعش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کی گئی مگر آپکو (پہلے ہی سے) یہ خبر ملگئی تھی تو آپنے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوے ہین یا یہ فرمایا کہ جہان وہ لیٹے ہین وہین انکو دفن کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سلہ ترجمہ جب آپ ہی نے از راہ بزرگی (ہماری) نامناسب باتون پر ہر طرف شائستہ پردہ نہ ڈالا ہ تو پھر کون ہو جس سے ہم اپنی جانون کی حفاظت کی امید رکھین اور کون ہو جس سے ہم مصائب مین مدد پہونچنے کی آرزو کرین ۱۲

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ملیکہ عبد اللہ فقیہ کے والد تھے حکم نے عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ماں کی نسبت پوچھا کہ وہ بہت نیک اور بڑی صلہ رحم کرنے والی اور بڑی نیکوکار تھیں کیا ہم انکی مغفرت کی امید رکھیں حضرت نے فرمایا انھوں نے کبھی کسی لڑکی کو زندہ درگور کیا تھا انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ میں ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم۔ انکی کنیت ابو زمعہ تھی بلوی ہیں مصر میں رہتے تھے اور صحابی ہیں اپنی کنیت سے مشہور تھے کنیت کے باب میں انکا بیان ان شاء اللہ زیادہ بیان کیا جاویگا۔ انکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہیں انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انسے عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے یہ پہلے عبید کے علاوہ ہیں یہ کہتے تھے کہ مجھکو حضرت عمر نے تجارت کے واسطے مال دیا تھا اور نفع کی شرکت تھی انکی حدیث اہل کوفہ میں سے فضل بن دکین نے انھوں نے عبد اللہ بن حمید بن عبید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر کہا ہے کہ ان عبید اور انسے پہلے والے عبید میں کچھ کلام ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری ظفری ہیں انکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبید بن اوس انصاری ہیں ان دونوں نے اس سے زیادہ انکا نسب نہیں بیان کیا اور ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبید بن اوس بن مالک بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر ظفر کا نام کعب ہے وہ خزرج ابن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ ابو عمر نے (سیاق نسب میں) زید اور عامر کو ساقط کر دیا ہے۔ انکی کنیت

---

[1] زمانۂ جاہلیت میں لڑکی کی ولادت بہت بری سمجھی جاتی تھی اور جب کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو وہ مارے شرم کے کسی کو منہ دکھا نہ سکتا تھا اکثر عورتیں اپنے شوہر کی حالت دیکھکر اور ابتلاء ثابت دیکھ کر اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتی تھیں ۱۲

نعمان بھی غزوۂ بدر میں شریک تھے انکا لقب مقرن اس وجہ سے مشہور ہوگیا کہ انھون نے بدر مین ایک ہی ساتھ چار آدمیون کو قید کیا تھا انھون نے ہی عقیل بن ابی طالب کو بھی قید کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور انکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ انکے قید کرنے مین بادشاہ بزرگ نے تمھاری مدد کی اور حضرت نے انکو مقرن کا خطاب دیا تھا یہ مسلمہ ہے دعوے کرتے ہین کہ ابو الیسر یعنے کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ ایسا ہی ابن اسحاق نے بیان کیا ہے ابو نعمان کی کوئی اولاد نہین تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہے کہ عبید بن اوس بن مالک بن سواد انصاری ہین اوس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہین جنھون نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

مین کہتا ہون کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انھون نے عبید کے بیان مین سے کچھ بھی نہین چھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا (نہین بیان کیا ہے) شاید ابو موسی کو اس بات پر اشتباہ ہوگیا جو کہ ابن مندہ نے انکا نسب نہین بیان کیا پس اُنکو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہین حالانکہ وہ یہی ہین ابو موسی کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ جہان ابن مندہ نے کسی کے نسب کو ساقط کر دیا ہے انھون نے استدراک نہین کیا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان بن مالک ابو ہیثم بن تیہان کے والد تھے انکا نسب پہلے بیان ہوچکا ہے اور اب انشاء اللہ تعالی ابو ہیثم مالک ابن تیہان (کے حال) مین بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے یہان پر انکا نسب اوس انصاری تک بیان کیا ہے اور انکے سواے دوسرون نے انکی مخالفت کی ہے اور عبد الاشہل کی اولاد کا انکو حلیف کہا ہے۔ انکو جس نے حلیف کہا ہے وہ ابن اسحاق اور واقدی اور موسی بن عقبہ اور ابو معشر ہین اور ابن اسحاق اور واقدی کہتے ہین کہ (انکا نام) عبید ہے اور موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ یہ عتیک بن تیہان ہین اور انکی موافقت ابن کلبی نے بھی کی ہے۔ یہ عبید ان ستر لوگون مین سے ہین جنھون نے لیلۃ العقبہ مین بیعت کی تھی یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ بعض نے کہا ہے (کہ غزوۂ احد مین نہین) بلکہ جنگ صفین مین حضرت علی کے ساتھ شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ بلی کے حلیف تھے اسکو سوا ابو موسی کے کسی اور نے نہین بیان کیا اور بعض نے تو انکو انصاریون مین سے لکھا ہے اور بعض نے خاندان بلی مین نسب ملا کر انصار کا حلیف کہا ہے مگر ابو موسی کا قول مشہور کے خلاف ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ انصاری۔ بنی نجار کے خاندان سے ہین۔ ابن اسحاق سے ان انصار کے نامون مین جو قبیلۂ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن غنم بن مالک سے شریک بدر تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

جہنی ہین۔ انکی کنیت ابو عاصم تھی اور صحابی تھے۔ عاصم بن عبید جہنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا کہ تمہاری امت مین تین عمل ایسے ہونگے جنکو اگلی امتون نے نہین کیا ہے۔ کفن چورانا۔ فخر کرنا۔ مردون کا عورتون کے ساتھ مشغول ہونا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ تین کام یہ ہین کفن چورانا اور جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی ہین انکی کنیت ابوجہم تھی [illegible] تھے اسکے نام مین اختلاف ہے بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہین ہم انکو انشاء اللہ تعالیٰ یہان سے زیادہ کنیت کے باب مین بیان کرینگے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہین ابوجہم انکی کنیت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم نے انکا نسب کعب تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کرکے کہا ہے کہ انکا شمار انصار مین ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصاری ہین اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار مین انکا شمار ہے۔ مین اسکا مطلب نہین سمجھتا کیونکہ ابوجہم جنکا نسب یہان بیان کیا گیا ہے وہ عدوی ہین اور عدی بلاشبہہ خاندان قریش کی ایک شاخ ہے ہان نعیم نحام اور مطیع بن اسود و عبید بن عویج مین جاکر ملجاتے ہین اور ابونعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہے کہ انکا شمار انصاریون مین ہے شاید یہ قول ابن ابی عاصم کی کتاب مین جو میرے پاس ہے نہین پایا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد سلمی ہین بہزی ہین۔ بعض لوگ انکا نام عبدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہین مگر عبید بہت صحیح ہے۔

۱؎ خمیصہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہے جو صوف کے کپڑے سے بنایا جاتا ہے ۱۲

ابو عبد اللہ انکی کنیت تھی یہ مہاجری تھے انسے کوفیون سے ایک گروہ نے روایت کی ہو یہ کوفہ مین رہتے تھے جن لوگون نے انسے روایت کی ہو انمین سعد بن عبیدہ او تمیم بن سلمہ بھی ہین یہ جنگ صفین مین حضرت علی کے ساتھ شریک تھے ہمکو عبد اللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انھون نے عمرو بن میمون سے انھون نے عبد اللہ بن ربیعہ سلمی سے انھون نے عبید بن خالد سلمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کے درمیان مواخات کرادی تھی تو ان دونون مین سے ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قتل کیے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگون نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگون نے (نماز مین) کیا دعا مانگی انھون نے جواب دیا کہ ہمنے کہا اے اللہ انپر رحم کر اے اللہ انکو انکے دینی بھائی سے ملا دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملا لیے جا سکتے ہین) انھون نے انکے شہید ہونیکے بعد جسقدر نمازین پڑھی ہین روزے رکھے عبادات کیے وہ سب کہان چلی جائینگی درمیان مین بہت بڑی دوری ہو جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہین اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اسیطرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بن خالد محاربی اسود بن خالد کے بھائی تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ انکا نسب سلیمان بن قرم نے اشعث بن ابی الشعثاء انھون نے [illegible] اسود سے انھون نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کرکے بیان کیا ہو انسے انکی بھتیجی رہم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہو اور سعید بن عامر نے شعبہ سے انھون نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انھون نے سلیم سے انھون نے اپنی پھوپھی سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیون مین سے ایک گلی مین جا رہا تھا کہ یکایک کسی نے میرے پیچھے سے مجھکو آواز دی کہ (اے شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچا رکھنے مین زیادہ پرہیزگاری اور پائداری ہو (اس آواز کو سنکے) مینے پھرکے دیکھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ (میری ازار کی) چادر ملحاء[1] ہو (یعنے یہ اسی قدر عرض مین ہوتی ہو) پھر آپنے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیا تمکو میری پیروی ضروری نہین ہو۔ یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہو اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہو وہ ابو سلمہ یعنی موسی بن اسمعیل ہین ابو سلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہین سنی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

[1] ملحاء [illegible] بضم میم و فتح لام یہ ایک چادر ہوتی ہو جسمین سیاہ اور سفید دھاریان ہوتی ہین ۱۲

ابن محمد معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمکو محمد بن محمد جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلیٰ نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید سے روایت کرکے بیان کیا کہ دو روزہ دار عورتین لوگوں کی غیبت کر رہی تھیں آنحضرت نے ایک پیالہ منگایا اور اُن دونوں عورتوں سے کہا کہ (اسمین) قے کر دو تو انھوں نے قے کی جسمین پیپ اور خون اور تازہ گوشت نکلا آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونوں نے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سلیمان نے عبید سے یہ حدیث نہین سُنی بلکہ ان دونوں کے درمیان مین ایک اور راوی ہی معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شخص سے انھوں نے عبید سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ اُنسے کسی نے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہی انھوں نے جواب دیا ہاں مغرب اور عشا کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہی) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرے مین بیان ہو چکا ہی یہ مدینہ مین رہتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہارون بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد السلام بن حرب نے یزید بن عبد الرحمن سے انھوں نے یحیی بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہی) بنت عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا آپنے فرمایا تین دفعہ تک چھینکنے والے کے لیے (الحمد للہ کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چوتھی بار اُسے چھینک آئے) تو چاہے یرحمک اللہ کہے چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے ابو الیسر انصاری سے انھوں نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپکے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب مین سے موجود تھے اسکو ابو مسعود نے عبد اللہ بن صالح سے انھوں نے لیث سے انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے اسی حدیث کے مانند روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ان دونوں نے انکو عبید اللہ بن رافع کے نام مین بھی ذکر کیا ہے

مگر یہ صحیح نہیں ہی اگر ان دونوں نے انکو دو شخص سمجھا ہی تو یہ غلط ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ عبید اللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اوسی ہیں عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ہیں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ موسی بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے ان انصار کے نام ہیں جو خاندان اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبیدہ بن زید کا نام بھی روایت کیا ہی نیز ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے ان انصاری کے نام ہیں جو خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبیدہ بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہی۔ اسی طرح ابو موسی نے کہا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسی کا انکے نسب میں یہ کہنا کہ زرقی ہیں اسکے بعد اوسی کہنا ٹھیک نہیں ہی کیونکہ زریق خزرج کے خاندان سے ہیں انکو اوس کے خاندان سے کہنا غلط ہی۔ لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ نہیں بیان کیا ہے جس سے کچھ (انکی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو (اس غلطی سے) چھوٹ گئے اور ابو نعیم کا ابن اسحاق سے یہ روایت کرنا کہ انھوں نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبیدہ بن زید کو بھی بیان کیا تو ہمارے پاس ابن اسحاق کی کتاب جس قدر سندوں سے مروی ہی انمیں سے کسی میں ایسا نہیں ہی۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق کے اولاد میں سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبیدہ بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی اور ان دونوں کے مانند سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید زرقی ہیں انکی کنیت ابو عیاش تھی محمد بن اسحاق نے انکا نام اسی طرح بیان کیا ہی ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ منصور بن معتمر سے انھوں نے مجاہد بن جبر سے انھوں نے ابو عیاش زرقی سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہی اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے انکو ابن سعد بیان کیا ہی۔ عبد الوہاب بن عطا نے اس شخص سے جنھنے ابراہیم بن میسرہ سے

انھون سے عبید بن سویہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے نقل کیا ہو کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے دین کو دوست رکھے اُسے چاہیے کہ میری سُنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتون کے نکاح بھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن حضار اشعری ہیں ابوموسیٰ کے چچا تھے انکی کنیت ابو عامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے ہمنے انکا نسب ابوموسیٰ یعنی عبد اللہ بن قیس کے نام مین ذکر کیا ہو ہم انکا حال انکی کنیت مین یہان سے زیادہ بیان کرینگے

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن ضبیع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی ہیں اوس کے خاندان سے تھے غزوۂ احد مین شریک تھے۔ یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقدی نے کہا ہو کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگون نے دریافت کیا کہ انکا نام عبید السہام کیون ہوا انھون نے کہا کہ مجھکو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصون مین سے انھون نے اٹھارہ حصے مول لیے تھے (اسی وجہ سے) انکا نام عبید السہام پڑگیا بعض لوگون نے کہا ہو کہ نہین بلکہ انکا نام عبید السہام (پڑجانیکی یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصے کر دیے جاوین تو آپنے لوگون سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے لوگون کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بلائے گئے (جب حاضر ہوے) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کچھ حصے دیدیے اسی وجہ سے انکا نام عبید السہام پڑگیا۔ انکی کنیت انکے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابوثابت تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہین کہ جن سے اعمش نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔ لیکن ابوموسیٰ نے انکا نسب نہین بیان کیا بلکہ کہا ہو کہ عبید السہام یہی شخص ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن شریہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عمیرہ یا شبیرہ ہین ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ یہ عبید بن شریہ جرہمی دو سو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انھون نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے (ایکمرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس انکی خلافت کے زمانے مین گئے حضرت معاویہ نے کہا (کہ تمنے اپنی عمر مین) جو چیز سب سے زیادہ تعجب خیز دیکھی ہو مجھ سے بیان کرو انھون نے کہا کہ مین ایک مرتبہ کچھ لوگون کے پاس پہونچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو

دفن کر رہے تھے جب میں نے اس میت کو (دفن کرتے ہوئے) دیکھا میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور میں نے یہ اشعار پڑھے ؎

استرزق اللہ خیرا وارضین فبینما العسر اذ دارت میاسیر وبینما المرء فی الاحیاء مغتبط اذ صار فی الرمس تعفیہ الاعاصیر

یبکی علیہ غریب لیس یعرفہ وذو قرابتہ فی الحی مسرور

عبید نے کہا (جب میں نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے) تو (ان لوگوں میں سے) ایک شخص نے مجھسے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہے جسکو ابھی ہم نے دفن کیا [illegible] روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے اور (اس میں) انکا نام عمیر بن شبرمہ (مروی) ہے اور دوسری روایت میں یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہیں ہو تو اسپر روتے ہو حالانکہ اسکا چچازاد بھائی (جو) اسی موضع میں (رہتا) ہے اس میت کی عورت پر قابض ہو گیا ہے اور اسکے مال کو اسنے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اور اسی (میت) کے مکان میں رہتا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے مگر وہ اس امر پر نہیں دلالت کرتا ہے کہ عبید صحابی تھے (ہاں یہ ضرور ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر اور آپکے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔ شاید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لائے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن لوذان انصاری ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگوں کو یمن بھیجا تھا انمیں یہ بھی تھے۔ سیف بن عمر تمیمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبید بن صخر بن لوذان انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت [illegible] ولاتی ہے اور تم اللہ کی راہ میں ملامت کرنیوالے کی ملامت سے [illegible] اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپنے یمن کے عاملوں سے یہ عہد لیا تھا کہ (جب زکوۃ لینا) تو تیس گائے میں ایک سال کی گائے اور چالیس میں دو برس کی گائے اور [illegible] اور چالیس سے [illegible] ہو انمیں سے کچھ نہ لینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلہ اللہ نیکی نصیب کرے اور میں اس [illegible] کے بعد آسانی ہوتی ہے [illegible] ہوتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے اور اسکے ہمعصر اسکو بھول جاتے ہیں [illegible]

(سیدنا) عازب (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب انصاری ہیں براء بن عازب کے بھائی تھے۔ انکا نسب انکے بھائی (براء) کے تذکرے میں پہلے گذر چکا ہے انکا شمار اہل کوفہ میں ہے قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلی سے انھون نے حفصہ بنت براء بن عازب سے انھون نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع نکرو یعنی کسی شخص کا نام رکھا جاوے اور وہ نام میرا ہی نام ہوا ور میری کنیت کے موافق اسکی کنیت بھی ہو تو یہ اسکو نہین لازم ہے کیونکہ اسمین تشابہ پیدا ہوتا ہے) اس حدیث کو ابن مندہ نے روایت کیا ہے مگر سند اس طرح بیان کی ہے کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہے (اس سند کو اس طرح سے بیان کرنا) یہ انکی صریح غلطی ہے ہان درست یہ ہے کہ حفصہ بنت براء بن عازب نے روایت کی ہے کیونکہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے انھین کے قول کا رد ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عبید اور براء حضرت علی کے ساتھ انکی ہر جنگ مین شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے دادا تھے انھون نے وضو اور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبد اللہ بن یزید حطمی کی نسبت بھی کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے دادا تھے اب یہان پر (ان اقوال مین) غور کرنا چاہیے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

یہ عبد الرحمن کے والد تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے منہال بن بحر نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابو سنان یعنی عیسی بن سنان سے انھون نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید سے اور عبید صحابی تھے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان کی تین سو تینتیس شاخین ہین جسنے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت مین داخل ہوا۔ لیکن ابو عمر نے انکی نسبت بیان کیا ہے کہ عبید صحابہ مین سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبد الغفار سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب میرے

صحابہ کا ذکر کیا جاوے تو تم اُنکی بُرائی کرنے سے باز رہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد۔ انکو مستغفری نے بیان کیا ہے کہ انسے عتبہ بن عبد نے روایت کی ہے یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عتبہ بن عابید نے) یہ بھی کہا ہے کہ میں نے عابید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سُنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ گھوڑون کی پیشانی کے بال اور اُنکے ایالون[1] اور دُمون کے بالون کو نہ کترا کرو کیونکہ دُمین اُنکی انکے لیے پنکھے ہیں (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھے ہوے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہین) اور ایالین اُنکے لیے سردی دور کرنے کے لیے پوشش ہین اور اُنکی پیشانی کے بالون مین خیر وابستہ ہے اور یہ حدیث عتبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی وہ انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر بیان کی جاویگی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبید انصاری اوسی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد سے ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور اسکے قول کو محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبید غزوۂ بدر اور احد اور خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے باوجودیکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ پس ابو موسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

عرکی (یعنے ملاح) ہین۔ انکا تذکرہ طبرانی نے عبید نام والون صحابہ مین لکھا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام عبد بیان کیا ہے انکی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا حال یہان پر نہین بیان کیا ہے بلکہ عبد کے نام مین انکا تذکرہ لکھکر یہ کہا ہے کہ بعض لوگ انکا نام عبید بیان کرتے ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح (یعنی پھر) بجانی ہین۔ انکو لوگون نے صحابہ مین ذکر کیا ہے یہ فتح مصر مین شریک تھے انکو ابو سعید بن یونس نے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انسے کوئی روایت نہین ہے پیدا خیال ہے کہ یہ عبید وہی عرکی ہین (جن کا تذکرہ انسے پہلے بیان ہوا ہے)۔

---

[1] ایال گھوڑے کی گردن کے بالون کو کہتے ہین ۱۲

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کلابی ہیں۔ بعض لوگوں نے انکو عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ ہمکو عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسمعیل ابن ابراہیم بن معمر قطیعی ابو معمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انھوں نے ربعیہ بنت عیاض سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے دادا عبیدہ بن عمرو کو کہتے ہوے سنا تھا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا اور طہارت کو پورا کیا تھا (ربعیہ) وضو کرتی تھیں تو پوری طہارت کرتی تھیں۔ اس حدیث کو سریج بن یونس نے سعید ابن خثیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے عبیدہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور بجاے ربعیہ کے ربیعہ بیان کیا ہے یہ انکی غلطی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ عبیدہ ہیں اور عبیدہ بن عمرو۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ لیثی جندعی ہیں انکی کنیت ابو عاصم تھی یہ اہل مکہ [illegible] نے ذکر کیا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوے تھے اور کبار تابعین میں انکا شمار ہے۔ انھوں نے حضرت عمر اور انکے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر و ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

قاری ہیں یہ انصار کے خاندان بنی حنظلہ میں سے ایک شخص ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انسے [illegible] نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے نیز ابو عمر نے انکو عمیر کے نام میں ذکر کیا ہے [illegible] بیان ہوگا اور یہی صحیح ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبیدہ بیان کیا گیا ہے [illegible] اچھا ہوتا۔ اور ابو عمر [illegible] نے انکو دو عنوان میں ساتھ ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

[illegible] (انشکر [illegible]) دیکھ [illegible] انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انکی کنیت ابو وردتھی انصاری ہین بعض لوگون نے ابو ورد کا نام ثابت بن کامل بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہے

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محزانکی کنیت ابو امیہ تھی معافری ہین صحابی تھے جیسا کہ ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے ان سے ابو قبیل معافری نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مراوح مزنی ہین انکو ابن قانع نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ثعلبہ بن ثعلبہ مراوح مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایکمرتبہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) نقیع مین نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہوجانیکا اندیشہ کرتے تھے استنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (یعنی مؤذن) نے پکارا اللہ اکبر (مینے اپنے دل مین) اس مؤذن سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے ایک بڑے کی بڑائی بیان کی پھر منادی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ (مینے اپنے دل مین) کہان لوگون کے پاس (حضرت کی طرف سے) کوئی خبر (آئی) ہے ورنہ اسقدر جزم و یقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرتے) پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لایا آپنے مجھکو وضو تعلیم کیا اور مینے آپکے ساتھ نماز ادا کی آپنے نقیع کو حمی بنالیا اور مجھے وہان کا عامل مقرر کر دیا یہ غسانی کا بیان ہے

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم اسدی ہین عباد بن عوام نے حصین بن عبدالرحمن سے انہون نے ثعلبہ بن مسلم صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اسکو دونا ثواب ملتا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہے (یہ حدیث) عباد بن حصین سے روایت کیگئی ہے اور وہ کہتے تھے مینے ثعلبہ بن مسلم سے سنا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عباد بن عوام سے انہون نے حصین بن عبدالرحمن سے انہون نے ثعلبہ بن مسلم سے روایت کی ہے

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن [illegible] انصاری ہین یہ معاذ بن عبداللہ بن ثعلبہ [illegible] کے چچا تھے عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ

[illegible] بادشاہ کے خوشی کرنے کیلئے مخدوش [illegible]

مدنی نے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپکے جسم مبارک پر غسل کی علامت پائی جاتی تھی اور آپکی طبیعت بھی بشاش تھی پس ہم لوگوں نے یہ گمان کرکے کہ آپنے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یا رسول اللہ آپنے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا ہاں الحمد للہ پھر آپنے دولتمندی کا ذکر کرکے فرمایا دولتمندی میں کوئی قباحت اس شخص کے واسطے نہیں ہے جو اللہ برتر سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ برتر سے ڈرتا ہو اسکے واسطے تندرستی دولتمندی سے بہتر ہے اور طبیعت کا بشاش ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبید** (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بعض لوگوں نے انکو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے انکو زید بن صامت بیان کیا ہے انکی کنیت ابو عیاش تھی زرقی ہیں انکا حال ردیف زا میں پہلے گذر چکا ہے اور عبید بن زید کے نام میں بھی انکا بیان ہے ان کا تذکرہ ابو نعیم و ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبید** (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد بنی زریق کی حلیف تھی۔ اور حبیب اور زریق دونوں (آپس میں) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبید** (رضی اللہ عنہ)

ابن معیہ بعض نے انکو عبید اللہ بن معیہ بیان کیا ہے۔ انکا حال پہلے گذر چکا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبید** (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ خزاعی ہیں کوفے میں رہتے تھے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ اوزاعی نے ابو عبید سے جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے انھوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انھوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ ایک سال قحط کے زمانہ میں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ غلہ کا نرخ مقرر کر دیجیئے اتفاق روز بروز گران ہوتے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا نہیں میں ایسا نہ کروں گا اللہ تعالی مجھسے اس سال کی بابت سوال کریگا جسمیں میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات کروں جسکا خدا نے مجھے حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکے فضل کی دعا مانگو۔ اوزاعی نے

منسوب ہے انھون نے ابراہیم بن عابید بن نضیلہ سے انھون نے مغیرہ بن شعبہ سے ان دونون عورتون کا قصہ روایت کیا ہی کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اُسکے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بنا پر یہ عبید تابعی ہونگے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب کنیت انکی ابو عامر تھی اشعری ہین غزوہ اوطاس کے واقعہ مین شہید ہوئے بیان کیا گیا ہی کہ درید بن صمہ نے انکو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہین ہی کیونکہ درید (اُس زمانے مین) ایسے بوڑھے ہوچکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے معذور تھے کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے انکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعای مغفرت کی تھی۔ اور انکا نام عبید رکھا تھا انسے ان کے بیٹے عامر اور انکے بھتیجے ابوموسی اشعری نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ باب الکنی مین اس مقام سے زیادہ لکھا جائیگا یہ اپنی کنیت (ابو عامر) کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون۔ بعض علما نے بیان کیا ہی کہ لوگون کا اُن ابو عامر کے حق مین جو غزوہ اوطاس مین شہید ہوے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابوموسی کے چچا تھے غلط ہی کیونکہ ابو عامر دو آدمیون کی کنیت ہی ایک وہ جنکا نام عبید بن سلیم بن حضار ہی جو ابوموسی کے چچا ہین اور وہی غزوہ اوطاس مین شہید ہوے تھے دوسرے وہ جنکا نام عبید بن وہب ہی دونون کے والد کے نام مین اختلاف ہی شام مین فروکش تھے۔ انسے انکے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہی۔ حاکم نیشاپوری یعنی ابو احمد نے ان دونون (ابو عامر) کے حال کو بیان کرکے کہا ہی کہ عبید بن سلیم (بعض نے انکو ابن حضار بیان کیا ہی (یہ بیان کرکے) انکے نسب کو اشعر بن سبت تک بیان کیا ہی (اور کہا ہی کہ) ابو عامر (انکی) کنیت تھی ابو موسی عبداللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہی کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری ہین صحابی تھے غزوہ حنین مین شہید ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لشکر کا سردار بنا کے اوطاس بھیجا تھا وہین شہید ہوگئے پھر انکے شہید ہونے کی کیفیت بیان کی ہی اور کہا ہی کہ انکا نام عبید بن وہب ہی اور بعض نے انکو عبداللہ بن ہانی اور بعض نے عبداللہ بن وہب بیان کیا ہی اور (کہا ہی کہ) یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہی کہ قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر کے لوگ اچھے ہین۔ حاکم نے کہا ہی کہ یہ ابوموسی کے چچا نہ تھے اُنکے چچا تو حنین کے واقعہ مین شہید ہوے تھے۔ اور ان عبید نے عبدالملک بن مروان کے زمانے مین وفات پائی تھی انسے انکے بیٹے عامر نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہین۔ خلیفہ بن خیاط نے کہا ہی کہ جو صحابہ شام مین فروکش تھے انھین سے ابو عامر اشعری بھی تھے انکا نام عبداللہ بن ہانی ہی اور بعض لوگ انکا نام ابن وہب کہتے ہین [illegible]

کرتے ہین کہ عبید بن وہب نے عبد الملک بن مروان کے زمانے مین وفات پائی اور یہ ابو موسی اشعری کے چچا تھے کیونکہ ابو موسی کا سلسلہ اس بات کو باطل کررہا ہی کہ یہ ابو موسی کے چچا ہون واللہ اعلم

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی جریر بن عبد الحمید نے عطاء بن سائب سے انھون نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عبید نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے (ایک شخص) تھے اس حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا کر بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھکر اپنے مصلے پر بیٹھ جائے اور اللہ تعالی کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی مین ہی اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اُسکے لئے استغفار کرتے رہتے ہین کہتے ہین ای اللہ اسکو بخشدے ای اللہ اسپر رحم کر اور جو شخص مسجد مین آکر نماز کا انتظار کرے اُسکا بھی یہی حکم ہی۔ اسکو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہما نے عطاء سے انھون نے عبد الرحمٰن سے انھون نے اُس شخص سے جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اسی کے مثل روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

املوکی ہین بعض لوگ انکو ملیکی کہتے ہین شامی تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا ای اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اسکی تلاوت پر مداومت رکھو اور اُسکو یاد رکھو) نہ کہ اُس سے مانند سونے والونکے غافل رہو۔ انسے مہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہی مگر ابو موسی نے انکو کہا ہی کہ عبیدہ یا عبیدہ ہین۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن سلیم ہجیمی ہین۔ یہ اور نیز انکے والد دونون صحابی تھے ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری ہین بعض کہتے ہین کہ انکا نام عبیدہ تھا ہم انکو ذکر کر چکے ہین انکی کنیت ابو ولید تھی انسے صرف ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بعض لوگون نے انکو ابن خلف حنظلی بیان کیا ہی یعنی حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کے اولاد سے اور بعض نے انکو محاربی کہا ہی اور بعض نے انکو ابو منتشر یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہی انکی حدیث اشعث نے اپنی پھوپھی

سے اُنھون نے عبیدہ سے نقل کرکے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعث نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اُنھون نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے چچا عبید بن خالد سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم (اپنی ازار کو ٹخنون سے) اونچا رکھو کیونکہ اسمین بہت پرہیزگاری اور پائداری زیادہ ہے دارقطنی نے انکا نام عُبیدہ بیان کیا ہے یہ اُنھون نے کچھ نہ کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ انکو ابن نہاصت یا ابن خالد کہنا غلط ہے بخاری سے اور نیز ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے نقل کرکے انکا نام عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر بعض لوگون نے انکو عبید ہی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن جبیر۔ عمرو بن کعب بن بہزار کے اولاد سے تھے بنی خضیمہ جو انصار کے حلیف تھے انکے یہ حلیف تھے یہ غزوہ بدر مین شریک تھے۔ انکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی جہنی ہین بعض نے کہا ہے کہ جعفی ہین۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے روایت کی ہے کہ مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے اُنھون نے اپنے دادا عبیدہ بن صیفی سے نقل کرکے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا نبی اللہ میرے اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجئے آپنے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبیدہ تم لوگون پر جب کوئی تنگی پیش آویگی اللہ تعالیٰ اُسکو دور کر دیگا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہے اُنھون نے بشر بن محمد بن الطفیل سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبیدہ بن صیفی سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ عبیدہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوۃ آپ کے خدمت مین پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے دعا فرمائیے مگر بعد مثل گذشتہ روایت کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگون نے انکو ابن قیس سلمانی کہا ہے قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے انکی کنیت ابو مسلم تھی اور بعض نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو عمرو تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہین عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علی کے ساتھ رہے اُنھون نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی اور حضرت عمر سے روایت کی ہے (رضی اللہ عنہم) ابن سیرین نے انسے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پیشتر ایمان لایا تھا اور مینے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی مگر آپسے ملاقات نہوئی انکا شمار اکابر تابعین مین ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ انکی حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کی ہے۔ انکا ذکر عبدہ کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں۔ انکی کنیت ابو حارث تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو معاویہ تھی۔ انکی اور ان کے دونوں بھائیوں کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث تھیں ثقفیہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم بن ارقم کے مکان میں تشریف لیجانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابو سلمہ بن عبد الاسد اور عبد اللہ بن ارقم مخزومی اور عثمان بن مظعون ایک ہی وقت میں اسلام لائے تھے۔ انھوں نے اپنے دونوں بھائیوں طفیل بن حارث اور حصین بن حارث اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کیساتھ مدینہ کیطرف ہجرت کی تھی۔ اور عبد اللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اترے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں انکی بڑی قدر و منزلت تھی۔ ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ودان سے واپس آکر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیع الاول سنہ ۲ ہجری کے مدینہ میں (بغیر جہاد) قیام کیا بعد اسکے آپنے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ مہاجرین سواروں کے ساتھ (جہاد کے لئے) روانہ کیا ان سواروں میں کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ثنیۃ المرہ[۱] میں پہونچکر عبیدہ کا مقابلہ مشرکوں سے ہوا مشرکوں کے سردار ابو سفیان بن حرب تھے (اس معرکہ میں) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا ہے وہ سعد بن مالک تھے یہ اسلام میں اول معرکہ تھا۔ پھر عبیدہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ابو جعفر نے کہا ہے کہ ہمسے یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور لڑائی کے واسطے (اپنے مقابل میں) لوگوں کو آواز دینا شروع کی (انکی آواز سنکر) تین جوان انصار (انکے مقابلہ کو) نکلے عتبہ وغیرہ نے انسے کہا تم کون لوگ ہو انھوں نے کہا کہ ہم انصار کی گروہ سے ہیں۔ انھوں نے کہا تم سے ہمیں کچھ مطلب نہیں ہے۔ پھر مشرکین کیطرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ اے محمد ہماری قوم والوں میں سے ہمارے برابر والوں کو بھیجئے آنحضرت (انکی یہ آواز سنکے) فرمایا اے حمزہ اٹھو اے علی اٹھو اے عبیدہ اٹھو (جاؤ) آخر حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کر کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے

[۱] ثنیۃ المرہ بفتح اول و سوم و سکون دوم و کسر چہارم۔ مکہ میں احیاء کے قریب ایک گھاٹی ہے ۱۲۔

شیبہ نے سے مقابلہ کرکے اُسکو وہین مارڈالا۔ علی نے ولید سے مقابلہ کیا اور اُسکو وہین قتل کیا پھر دو لوگون نے عتبہ پر حملہ
کیا اور اُسکو مارڈالا۔ اُسکے بعد دونون نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو قتل کردیا پھر دونون عبیدہ کو اُٹھا کر اُنکے فرودگاہ مین لے
آئے بعض لوگون نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین جو مسلمان شریک تھے عبیدہ اُن سب سے عمر رسیدہ تھے۔ اس لڑائی مین انکا
پیر کٹ گیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا سر اپنے زانو پر رکھ لیا اُنھون نے کہا یا رسول اللہ اگر ابو طالب مجھکو
دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے اس شعر کا مصداق مجھسے زیادہ حقدار ہو۔ ونسلمه حتی نصرع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل[1]
پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفرا[2] مین وفات پائی بعض لوگون نے کہا ہی کہ جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نازیہ مین فروکش ہوئے تو آپکے اصحاب نے آپ سے عرض کیا کہ
ہم مشک کی خوشبو (یہان پر) پاتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین یہان پر ابو معاویہ کی قبر ہی بعض لوگون
نے بیان کیا ہی کہ جب یہ شہید ہوے تھے تو انکی عمر تریسٹھ برس کی تھی یہ عبیدہ میانہ قد اور خوبصورت شخص تھے انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ)

ابن خالد ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ صحابی ہین عبیدہ نام سوا عبیدہ بن حارث کے کسی کو نہین پایا لیکن دارقطنی نے
مؤتلف و مختلف مین انکو عبیدہ بن خالد محاربی کہا ہی اور بعض لوگون نے انکو ابن خالد کہا ہی انکی حدیث اشعث بن ابی
شعثاء سے روایت کی گئی اُنھون نے اپنی پھوپھی سے انھون نے عبیدہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہی اور شیبان نے کہا ہی کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انھون نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہی ان دونون
کے سوا دوسرون نے کہا ہی کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ
انکے عبیدہ نام ہونے مین تو کسی نے اختلاف نہین کیا ان کی حدیث کی سند اور انکے والد کے نام مین اختلاف ذکر کیا ہی
ابن ابی حاتم نے انکو اپنے والد سے عبیدہ بفتح عین روایت کیا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ یہ ابن خالد ہین جو کچھ انکی نسبت
ابن ابی حاتم نے کہا ہی وہی درست ہی اور ابن ماکولا نے انکا نام عبیدہ بضم عین و بفتح عین دونون طرح سے بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ
یہ ابن خلف ہین یہ حال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کا ہی جیسا کہ ہم نے لکھا ہی یہ تینون نام ایک ہی شخص کے ہین
انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

[1] ترجمہ ہم محمد کی حفاظت کرینگے یہان تک کہ ہم اُنکے گرد مقتول ہوکر گر جائین۔ اور ہم اپنے فرزندون اور عورتون کو بھی اُنکی حمایت مین فراموش کر دینگے ۱۲

[2] صفرا بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہی ۱۲

(سیدنا علبیدہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمر وکلابی ہین بعض نے انکا نام عبیدہ بیان کیا ہی ہمنے انکو عبیدہ اور عبیدہ کے نام مین صحیح طور سے بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا علبیدہ رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ہمام بن معاویہ ہمنے انکا نسب مرثدہ کے نام مین ذکر کیا ہی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو ابن کلبی نے بیان کیا ہی

باب العین مع التاء

(سیدنا عتاب رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی ہین انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی بعض نے کہا ہی کہ ابو محمد تھی۔ زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ تھین یہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ فتح کرکے حنین تشریف لیجانے لگے تو آپنے انکو مکہ کا عامل بنا دیا۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ نے حضرت معاذ کو مکہ مین ٹھہرا دیا تھا تاکہ وہان کے لوگونکو دینی مسائل سکھائین۔ اور محاصرۂ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنا دیا اور فرمایا کہ اے عتاب تم جانتے ہو کہ مینے تمکو کن لوگون پر عامل بنایا ہے اگر مین انکے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اُسی کو اُنپر عامل بناتا جب اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا عامل بنایا تھا تو انکی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر اُنھون نے لوگونکو حج کرایا یہ سنہ ۸ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکون نے اپنے قواعد کے موافق کیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنہ ۹ ہجری مین حج کیا۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ اسلام مین سب سے پہلے جو شخص امیر حج بنایا گیا وہ ابوبکر صدیق تھے اور بعض نے کہا ہی (نہین) بلکہ عتاب سب سے پہلے امیر حج تھے واللہ اعلم اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت ابوبکر نے بھی انکو بدستور باقی رکھا یہانتک کہ اُنھون نے بھی وفات پائی۔ واقدی کا قول ہی کہ جسروز حضرت ابوبکر نے وفات پائی تھی اُسی دن انکی بھی وفات ہوئی۔ اسیطرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہے۔ مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہی کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مکہ مین آئی۔ یہ عتاب ایک باخبر متقی نیک اور بزرگ تھے باقی رہے انکے بھائی خالد بن اسید تو انکی نسبت محمد بن اسحاق سراج نے عبد العزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کے اولاد سے تھے روایت کی ہی کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین داخل ہونے سے پیشتر وفات پا گئے

ابن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس زمانہ میں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھکو دو چادریں ایک معافری کی دی گئی تھیں وہ دونوں میں نے اپنے غلام کیسان کو دیدیں مجھ پر کوئی یہ نہ کہے کہ عتاب نے مجھسے کچھ لے لیا ہے میرے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درہم روزانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا جسکو دو درہم روزانہ سیر نکرسکیں اللہ اُسکا پیٹ نہ بھرے اور اُنسے عطا بن ابی رباح اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہے مگر ان لوگوں نے انکو دیکھا نہ تھا ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی بن صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد سجستانی تک پہونچا کر خبر دی وہ لکھتے تھے ہمسے عبد العزیز بن سری ناقد[1] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن منصور نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے عتاب بن اسید سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ انگور کا تخمینہ بھی درخت ہی میں کر لیا جائے جسطرح کہ خرمے کا کیا جاتا ہے اور انگور کی بھی زکوۃ جبکہ خشک ہو جاوے لیجاوے جسطرح کہ خرمے کی زکوۃ (اسوقت) لی جاتی ہے جبکہ وہ خشک ہوجاتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن قیس بن خالد بن مدلج یعنی ابو الحشر بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے حشر کی حا کو فتحہ اسکو ابن ماکولا اور دارقطنی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن شمیر ضبی ہیں صحابی تھے انسے انکے بیٹے مجمع نے روایت کی ہے۔ فضل بن دکین اور یحیی حمانی نے عبد الصمد بن جابر بن ربیعہ ضبی سے اُنھوں نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بوڑھا باپ ہے اور کئی بھائی ہیں اُنکے پاس جاتا ہوں شاید وہ اسلام لے آویں پھر انکو آپکے پاس لاؤں آپنے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لا دیں تو اُنکے لئے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کریں تو (کچھ پروا نہیں) خود پھیل رہا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عتبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عمرو بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی غزوہ بدر میں شریک تھے

[1] یعنی نفط فروش نفط ایک قسم کا روغن ہے جو کسی ولایت سے آتا تھا ۱۲

مگر ابن اسحاق نے انکو اہل بدر میں نہیں لکھا دوسروں نے انکو اہل بدر میں ذکر کیا ہے۔ ہمکو خطیب عبد اللہ بن علی بن محمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داود طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زہری کو محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے سنا اور محمود بن ربیع عتبان بن مالک سالمی سے نقل کرتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب مینہ آتی تھی تو مجھے اُس نشیب کا پار اُترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان میں تھا (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھپر اِس نشیب کا اُترنا بہت مشکل ہوتا ہے پس اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے گھر میں تشریف لائیں اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دیں تاکہ میں اُس مقام کو نماز کی جگہ بنالوں حضرت نے فرمایا میں ایسا کرونگا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے میں نے آپکو خزیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں یہانتک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے وہ جگہ بتادی جہاں میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ پس آپ نے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکی یہ درخواست اسوجہ سے تھی کہ یہ نابینا ہوگئے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی بینائی میں کچھ کمزوری تھی۔ ہمکو محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور مسمار اور ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العز وغیرہم نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے (امام) مالک نے ابن شہاب سے انھوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انھوں نے عتبان بن مالک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اُنکی قوم انکو (نماز) میں امام بناتی تھی مگر یہ نابینا تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہے کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور مینہ (آئی ہوئی) ہوتی ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں نابینا شخص ہوں پس آپ میرے مکان میں نماز پڑھ لیجئے تو میں اُسکو اپنا مصلے بنالوں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (میرے یہاں) تشریف لائے اور فرمایا کہ کونسی جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں پس (میں نے) اپنے گھر کی ایک جگہ کو بتادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے انس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہے حضرت معاویہ کے زمانے میں عتبان کا انتقال ہوا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبد اللہ بن سلمہ بن عبد اللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں انکی کنیت ابو بصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں یہ وہی ہیں کہ جب صلح حدیبیہ میں کافروں کے پاس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھاگ آئے تھے پھر انکو قریش نے طلب کیا تاکہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف واپس کردیں۔

کیونکہ اُس زمانہ میں آپ نے کفار قریش سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ جو شخص تمہاری طرف سے ادھر آویگا وہ پھر تمہاری طرف لوٹا دیا جاویگا لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو دو کافروں کی ہمراہی میں واپس کر دیا انھوں نے اثنار راہ میں ایک کافر کو قتل کر ڈالا اور دوسرا (یہ دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آیا اور ابو بصیر نے بھی آپکے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا عہد پورا ہو گیا اور خدا نے آپ سے (وفای عہد کا بار) اتار دیا تھا اپنی ذات کو مشرکوں سے بچا یا جاتا کہ مجھکو میرے دین کی بابت فتنے میں نہ ڈالدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا انکی ماں کی خرابی ہو یہ شخص (ناتشی) حرب کا روشن کرنیوالا ہی اگر اسکے پاس کچھ لوگ ہوتے (تو یہ شر برپا کئے ہوئے ہوتا اس گفتگو سے) ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو مشرکوں کی طرف پھر واپس کر دینگے پس یہ سمندر کے کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکوں کے پاس سے بھاگ کر آتے تھے انکے پاس پہنچ گئے اور ان لوگوں نے قریش کا ناک میں دم کر دیا اور انکے قافلہ لوٹ لیئے (اور آدمی مار ڈالے) پس کفار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خط لکھا کہ ان لوگوں کو آپ مدینہ میں بلالیجئے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کے سوا ان سب کو مدینہ میں بلا لیا کیونکہ انکی وفات ہو چکی تھی ہم انشاء اللہ تعالی باب الکنیت میں ان کا حال یہاں سے زیادہ بیان کرینگے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر انکے ابجر کا نام خدرہ ہے یہ ثعلبہ انصاری خدری ہیں غزوہ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرانی ہیں اوس کے خاندان کے حلیف تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی شرکت بدر میں اختلاف کیا گیا ہے ابن اسحاق نے تو انکو بہرانی بیان کیا ہے مگر ابن کلبی نے انکو بہزی بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہے۔

(سیدنا عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہیں انکو مستغفری نے بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص والی مصر کا انتقال ہو گیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ مین) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہان ایک سال حاکم رہے پھر انھون نے وہین مصر مین وفات پائی اور وہین دفن ہوئے انکی وفات سنہ ۴۴ھ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سنہ ۴۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی تھی۔ یہ نہایت فصیح خطیب تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انسے بڑھکر کوئی شخص فصیح (خطبہ پڑھنے والا نہ تھا۔ انھون نے ایک روز مصر والون کے سامنے خطبہ پڑھا کہا اے اہل مصر تمھاری زبانون پر حق کی تعریف کرنا آسان ہے مگر تم اسکو کبھی زبان پر بھی نہین لاتے ہو۔ اور ہیچ باطل کی مذمت بیان کی اور کہا تم اسکو کرتے ہین (تم گدھے کے مانند ہو) کہ کتابین لادتا ہے ان کتابونکے بار سے بوجھل ہو جاتا ہے مگر انکا علم کچھ اسکو نفع نہین دیتا اور مین تمھارے مرض کی دوا نکرونگا لیکن تلوار سے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلیگا اسوقت تک تلوار نہ اٹھاونگا اور جب تک درے سے تمھاری اصلاح ہو سکے اسوقت تک کوڑا نہ اٹھاونگا پس جو حقوق ہمارے تمپر خدا نے لازم کر دئے ہین انکو لازم سمجھو اور جو حقوق تمھارے ہمپر قائم کئے ہین انکو ہمسے پورا کراؤ۔ آج مین بہت آسانی سے باتین کر رہا ہون کسیکو سزا نہین دیجائیگی مگر آج کے بعد (پھر زبانی) غصہ نکیا جاویگا (بلکہ عملی کارروائی کیجائیگی) والسلام۔ یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک تھے اور بمقام دومۃ الجندل واقعہ حکمین مین بھی شریک تھے اور اس واقعہ مین انھون نے بڑا کار نمایان کیا ہے اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آگئی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طریع۔ مازنی ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا تو گیا ہے مگر صحابی ہونا ثابت نہین ہے انسے ابن جریج نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے انھون نے عتبہ بن طریع مازنی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے غلامونکے گروہ تم مین شریر وہ ہے جو عرب (کی عورتون) سے نکاح کرے اور اے عرب تم مین وہ شخص بد ہے جو کہ غلامون مین نکاح کرے جب لوگون نے آنحضرت کا یہ کلام سنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جسنے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپنے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہے۔ لوگون نے کہا ہان راضی ہے پس آپنے اسکو روا رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ۔ انکو ابن شاہین نے بیان کرکے کہا ہے کہ اگر ابن عائذ ہین (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد ہین کیونکہ حدیثین دونونکی روایت کردہ

ایک ہین خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہے۔ اور اسیطرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اُسکو حج اور عمرہ کرنے والیکا ثواب ملیگا۔ انکو ابو عامر الہانی نے ابو امامہ اور عتبہ بن عابد سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی ہین بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا کہ انکا نسب اسیطرح ہو عتبہ بن عبد اللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہین غزوہ بدر مین شریک تھے انکو ابو موسی نے ابن اسحاق سے روایت کرکے نقل تو کیا ہو مگر اُنکے نسب مین صخر اور خنسا اور سنان تین پشتونکو ساقط کردیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہین لیکن بنی خنسا کو نسب مین نہین ذکر کیا ہو تاکہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہو مین انکا نسب صحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کرچکا ہون واللہ اعلم اور جو ابن اسحاق نے بیان کیا ہو وہ وہی ہو جو ہمسے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکیر تک پوہنچاکر ابن اسحاق سے ان لوگونکے نام مین جو غزوہ بدر مین شریک تھے روایت کی ہو کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنسا شریک بدر تھے یونس کے علاوہ اور لوگون نے بھی ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ ابو موسی نے نسب سے اُسکو ساقط کردیا ہو جسکو ہم (اول) ذکر کرچکے ہین۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسماعیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے اُنھون نے عبد اللہ بن ناشج سے اُنھون نے عتبہ بن عبد اللہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دو شخصون کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کررہے تھے گذر ہوا اور آپس مین دونون قسمین کھا رہے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم برکت کو دور کرتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور شاید یہ وہ عتبہ ہین جنکا ذکر انشاء اللہ ان کے بعد آویگا اور وہ عتبہ بن عبد سلمی ہین ابو نعیم نے انکے بیان مین ذکر کیا ہو کہ عبد اللہ بن ناشج ان سے روایت کرتے ہین بعض راویون نے انکے والد کا نام عبد اللہ اور بعض نے عبد کہا ہو اس قسم کا اختلاف راویون مین بہت ہوا کرتا ہے واللہ اعلم

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد ثمالی انکی روایت کردہ حدیث یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین اسبات پر قسم کھالون تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت مین داخل ہونگے وہ پورے بیس بھی نہونگے منجملہ انکے ابراہیم اور اسمعیل و اسحاق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسی اور عیسی اور مریم بنت عمران علیہم السلام ہونگے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ سنیہ یعقوب بن سفیان کی تاریخ مین اسیطرح پایا ہی اور صحیح عبد اللہ بن عبد ہی ہم انکو پہلے ذکر کرچکے ہین

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد سلمی ہین۔ انکی کنیت ابو الولید تھی اور نام عتلہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ نام رکھا یہ حمص مین رہتے تھے انکی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبد اللہ بن ناشج اور عقیل بن مدرک اور حبیب بن عبید الرحبی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسمعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کی ہی کہ عتبہ بن عبد سلمی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص انکی خدمت مین حاضر ہوتا اور اسکا نام انکو پسند نہ آتا تو آپ اس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپکے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص آئے تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم مین سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپسے بیعت کی ہمکو ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ عتبہ کہتے تھے عرباض مجھسے بہتر ہین اور عرباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھسے بہتر ہین کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھسے ایک برس پیشتر پہنچے تھے۔ ہمکو ابو محمد دمشقی نے ام المجتبی فاطمہ کے خط سے نقل کرکے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے ام مجتبی یعنی فاطمہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتی تھین ہمکو ابراہیم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مندل بن علی نے ثور بن یزید سے انھون نے نصر بن علقمہ سے انھون نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھوڑون کی پیشانیون کے بال نہ کترو کیونکہ انکی پیشانیون مین بھلائی وابستہ ہی اور انکی یالین نہ کترو کیونکہ یالین انکی اوڑھنے کی چیزین ہین اور نہ انکی دمین کترو وہ انکے پنکھے ہین یہ حدیث عبید بن عبد کے حال مین پہلے گذر چکی ہی مگر عتبہ بن عبد صحیح ہی واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی یحیی بن عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کرکے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایکمرتبہ بلایا مین اسوقت بہت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہے مین نے عرض کیا کہ عتلہ آپنے فرمایا بلکہ تمھارا نام عتبہ ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحیی بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقعہ قریظہ اور نضیر مین فرمایا جو اس قلعہ مین ایک تیر بھی داخل کریگا اُسکے واسطے جنت واجب ہو جائیگی مین نے جب اپکا یہ کلام سنا) تو اُس قلعہ کے اندر تین تیر داخل کئے اسکو ابن ماکولا نے بیان کرکے کہا ہے کہ عبد الغنی نے عتلہ بیان کیا ہے مین کہتا ہون کہ اسیطرح (حدیث مین) قریظہ اور نضیر آیا ہے حالانکہ ان دونون واقعون کا دن ایک دن نہین ہے کیونکہ واقعہ قریظہ کا زمانہ غزوہ خندق کے بعد ۵ ہجری مین ہے لیکن نضیر کو جلاوطن کرنے کا واقعہ ۴ ہجری مین ہوا تھا مگر ابو عمر نے عتبہ بن نیدر اور عتبہ بن زید کو ایک ہی کہا ہے اسکی نسبت انشاء اللہ تعالی آگے بیان کیا جاویگا۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جردہ بن عدی بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج انصاری ہین یہ غزوہ احد مین شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح بن ذبجان رعینی پھر ذبجانی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ مین شریک تھے اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہے

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری ہین انشاء اللہ تعالی انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا جاویگا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان مین شریک تھے اور اسکے بعد تمام مشاہد مین شریک رہے عبد الرحمن بن سالم بن عبد الرحمن بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالی نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہین (انکو تمام عالم سے) منتخب کرکے تجویز کیا ہے اور اُن صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنادیا ہے جس شخص نے انکو برا کہا اُسپر اللہ اور تمام فرشتون اور تمام لوگونکی لعنت ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور

بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان اور بعض نے (اسطرح نسب) بیان کیا ہے کہ غزوان بن حارث بن جابر ابن مندہ اور ابونعیم
نے (اسطرح) بیان کیا ہے کہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن ان دونون نے
انکے نسب سے زید اور عوف کو ساقط کر دیا ہے ابن مندہ نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض نے بیان کیا ہے کہ غزوان بن ہلال بن
عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی ہین اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اسکو ابن ابی خیثمہ نے مصعب
زبیری سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو غزوان تھی اور بنی نوفل بن عبد مناف
بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قدیم الاسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئے تھے انمین
یہ ساتوین شخص تھے۔ اور اسی کو انھون نے اپنے خطبے مین بمقام بصرہ بیان کیا کہ مینے اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اسلام مین ساتوان شخص دیکھا (اور عسرت کیحالت یہ تھی کہ) ہمین کوئی غذا میسر نہ تھی سوا درختون کے پتون کے
(جسمین سے) ہم لوگونکی باچھین زخمی ہوجاتی تھین (جب) انھون نے شہر حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس
کے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آگئے (اس زمانہ مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ
مین تشریف رکھتے تھے یہ بھی وہین رہنے لگے یہان تک کہ انھون نے مقداد کے ساتھ مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کی یہ
دونون شخص اول اسلام لانیوالے لوگونمین سے ہین۔ اور یہ دونون کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے تھے تاکہ (انکی معیت
مین) مدینہ پہنچ جائین کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جسکا سردار عکرمہ بن ابی جہل تھا یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے اثناء راہ مین
انکو مسلمانونکا ایک چھوٹا سا لشکر جسکے سردار عبیدہ بن حارث تھے۔ مقداد اور عتبہ مسلمانون مین (جاکر) ملگئے۔ اسکے بعد عتبہ
غزوہ بدر اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روانہ کیا تو
فرمایا ابلہ والون سے جو ملک فارس مین ایک موضع ہے جہاد کرین جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روانہ کیا تو فرمایا کہ تم
اور تمہارے ہمراہی یہان سے برابر چلے جاؤ یہانتک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ بس وہان قیام
کر دینا اللہ کی برکت اور یمن کے ساتھ چلے جاؤ اور جہانتک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے
مقابلہ پر جا رہے ہو مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی انپر تمہاری مدد کریگا اور مینے علاء بن حضرمی کو لکھدیا ہے کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو
تمہاری مدد کیلئے بھیجدین وہ دشمن سے لڑنے مین بڑے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہین بس تم ان سے
مشورہ لیا کرنا اور (تیار) ہونیکے بعد وہان کے لوگونکو اللہ کیطرف بلانا جو شخص تمہاری بات مان لے اسکا اسلام قبول
کر لینا اور جو شخص نہ مانے اسپر جزیہ مقرر کرنا جسکو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کیا کرے اور

ف [illegible] بصرہ مین ایک مقام ہے اور ایک قبیلہ کا بھی نام ہے ۱۲

جو اسکو بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا ہان بچون بوڑھون اور عورتون کو نہ مارنا اور مسلمانون کو جہاد کی ترغیب دیتے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اپنے پروردگار سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چنانچہ عتبہ روانہ ہو گئے اور انھون نے مقام ابلہ کو فتح کر کے بصرہ کو اپنے لیے مخصوص کر لیا یہ پہلے شخص ہین جنھون نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انھون نے محجن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ انھون نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اسکو نرکل سے چھت پاٹکر تیار کیا پھر عتبہ حج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو وہان خلیفہ کر دیا اور انکو فرات کیطرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کرین جب عتبہ حضرت عمر کے پاس پہونچے تو انھون نے بصرہ کی حکومت کا استعفا دیا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور نکیا تو انھون نے دعا کی اے اللہ بصرہ مین اب مجھکو نہ بھیج ان کی یہ دعا مقبول ہو گئی یہ اپنے اونٹ پر سے گر پڑے (اسی صدمہ مین) انکا سنہ ۱۷ ہجری مین انتقال ہو گیا یہ واقعہ اسوقت ہوا جبکہ یہ مکہ سے لوٹکر بصرہ کیطرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہونچ گئے تھے جسکو لوگ معدن بنی سلیم کہتے تھے اسکو ابن سعد نے بیان کیا ہے واقدی نے کہا ہے کہ سنہ ۱۷ ہجری مین مقام ربذہ مین انکا انتقال ہوا تھا بعض نے کہا ہے کہ سنہ ۱۵ ہجری مین انکی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے ہمکو عبد الوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے انھون نے خالد بن عمیر سے انھون نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عتبہ بن غزوان کو کہتے ہوئے سنا کہ مینے اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام مین ساتوان شخص دیکھا ہے ہمارے پاس کھانے کیلئے پتون کے سوا کچھ نہ تھا جنکو ہم کھاتے تھے یہانتک کہ ہمارا منہ زخمی ہو جاتا تھا عتبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہان مال تھا اسکو لوٹ لیا تھا اور انکی عورتون اور اولاد کو قید کر لیا تھا اور جن لوگونکو انھون نے گرفتار کیا تھا انھین یسار یعنی ابو الحسن بصری اور ارطبان جد عبد اللہ بن عون بن ارطبان وغیرہم بھی تھے ہمکو محمد بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ہاشم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ازہر بن حمید یعنی ابو الحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ایوب سختیانی نے حمید بن ہلال سے انھون نے خالد بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ عتبہ بن غزوان نے جو بصرہ کے سردار تھے (ایکمرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ مین کہا اما بعد خبردار ہو جاؤ کہ دنیا بہت جلدی پھر جاویگی اور اس مین سے کچھ بھی باقی نرہیگا سوا ایسی تھوڑی سی کے جیسا کہ برتن مین بچا ہوا کوئی شخص تم مین سے چھوڑ دے تم لوگ دنیا سے ضرور منتقل ہو جاؤ گے پس جب تم منتقل ہوئے تو نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا مین تمہارے سامنے ہے ہمسے بیان کیا گیا ہے کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے سے ڈالا جاویگا اور ستر برس تک دوزخ مین گرتا رہیگا مگر

اُسکے قعر تک نہ پہنچیگا اور خدا کی قسم وہ دوزخ بالجو داس قعر کے بھر جائیگی اور مجھسے یہ بھی کہا گیا ہو کہ جنت کے کواڑون مین سے دو کواڑون کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور خدا کی قسم اُسپر بھی ایکدن آویگا کہ وہ بھی آدمیون سے پُر ہوگی اور مین اللہ سے پناہ مانگتا ہون کہ اپنے آپ کو تو مین بڑا سمجھون اور لوگون کی نظر مین حقیر سمجھا جاؤن اور تم لوگ میرے بعد سردارون کا تجربہ کروگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فرقد بن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ بن ربیعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم سلمی ہین۔ انکی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ کلبی نے کہا ہو کہ فرقد ہی کا نام یربوع ہی۔ انکی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھین یہ صحابی تھے اور صاحب روایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ عتبہ ابن فرقد سلمی بنی مازن کے خاندان سے تھے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو جہاد کئے تھے ہمکو ابو منصور بن مکارم بن سعد مودب نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس ازدی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد غزوہ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (راوی نے) کہا کہ خیبر (لوگون مین) تقسیم کر دیا گیا تو انکو اُسمین سے ایک حصہ ملا اُنھون نے اس حصہ کو ایکسال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے اور ماموون کے لئے ایکسال کیواسطے (معین) کر دیا پس بنو سلیم ایکسال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایکسال انکے ماموں آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے ہشیم نے کہا ہو کہ حصین اور عتبہ کے درمیان قرابت تھی عتبہ بعض فتوح عراق پر حضرت عمر بن خطاب کیطرف سے سردار تھے ہمکو یحیی بن محمود داود عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند دونکے ساتھ ابوالحسین یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن یونس نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم احول نے ابوعثمان سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربیجان مین تھے کہ ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا اے عتبہ بن فرقد (یہ مال) نہ تو تمھاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہو نہ تمھارے والد کی کوشش سے (تمھارا ہوا) اور نہ تمھاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہونچا) ہو پس مسلمانون کو انکی منزلون مین اسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل مین سیر ہوتے ہو یعنی جسطرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اسیطرح بفراغت سب مسلمانونکی بسر ہونی چاہئے اور تم اسراف عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر کتاب خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد نے حصین سے

انھون نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ عتبہ کی ہم تین بیبیان تھے ہر ایک ہم مین سے یہ چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والیون سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے (ایک دن) ہم سب نے اسکا سبب پوچھا تو انھون نے کہا کہ (اکثر تبہ مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پتی کے مرض مین مبتلا ہو گیا تھا مینے اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپنے مجھکو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اپنا لعاب دہن لیکر اُسے میری پیٹھ اور پیٹ پر ملدیا اُس وقت سے یہ بے نظیر خوشبو میرے جسم مین پیدا ہو گئی ہے) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور ان سے انکی زوجہ ام عاصم نے روایت کی ہی یہ کوفہ مین رہتے ہین ام عاصم سے انکی اولاد باقی رہی تھی جنکو فراقدہ کہتے ہین ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد حضرت عمر کی طرف سے موصل کے حاکم تھے اور بعض روایات مین ہی کہ انھون نے موصل کو فتح کیا تھا اور راوی نے یہ بھی کہا ہی کہ انھون نے (وہان) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی۔ راوی نے کہا ہی ہمکو ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو خلیفہ بن خیاط سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حاتم بن مسلم نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر بن خطاب نے عیاض بن غنم کو روانہ کیا پس اُنھون نے موصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قلعون مین سے ایک قلعہ کا سردار بنا دیا۔ اور انھون نے سوای حصن کے کل شہر تلوار کے زور سے فتح کیا تھا کیونکہ حصن والون نے اسکے وہان پر صلح کر لی تھی یہ صلح سنہ ۱۸ھ مین ہوئی تھی۔ (راوی نے کہا ہی کہ) ہمکو ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انھون نے شعیب سے انھون نے سیف بن عمر سے انھون نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے موصل کی لڑائی مین جو سنہ ۱۶ھ مین ہوئی تھی ربعی بن افکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے قول مین ہی کہ حرب اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے۔ اس سے پہلے یہ تمام کام عبد اللہ بن معتمر کے سپرد تھا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے [illegible] نہین سمجھتا کیونکہ انکے نسب مین کوئی مازن نہین ہے کہ اسکی طرف منسوب ہون شاید ابن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آ گیا یا اُس کتاب سے نقل کیا ہو جسمین غلطی اور اسقاط ہو یا ابن مندہ کو کوئی بات اسمین معلوم ہوئی ہے جسکو ہم نہین جانتے واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لہب ابو لہب کا نام عبد العزیٰ تھا۔ عبد المطلب کا بیٹا تھا۔ یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ ام جمیل حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابو سفیان کی بہن تھی حمالۃ الحطب

[illegible]

ان کے بھائی معتب فتح مکہ میں ایمان لائے تھے یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے خوف) سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔
پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب کو جو ان دونوں کے چچا تھے انکے پاس بھیجا چنانچہ حضرت عباس انکو
لے آئے اور دونوں اسلام بھی لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام لانے سے خوش ہوئے یہ دونوں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور اسدن یہ اُن لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے اور نہیں بھاگے
اور غزوۂ طائف میں بھی شریک تھے یہ دونوں مکے سے کبھی نہیں نکلے اور مدینہ میں نہیں آسکے ان دونوں نے اپنی
اولاد چھوڑی تھی زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ و معتب جو ابولہب کے بیٹے تھے غزوۂ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ شریک تھے یہ دونوں ثابت قدم لوگوں میں سے تھے مکہ ہی میں رہتے تھے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے
لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ شریک ہونا ثابت ہو جائے مگر میں ایسا نہیں سمجھتا اور زبیر کا قول خود ہی انکے کلام کو
رد کرتا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ہذلی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ بن مسعود کے تذکرہ میں گذر چکا ہے انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی انھوں نے
اپنے بھائی عبد اللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوبارہ ہجرت کی تھی اور مدینے میں بھی آگئے تھے غزوۂ احد اور اسکے بعد کے
کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک عبد اللہ اپنے بھائی
سے زیادہ مسائل دینی کو نہ جانتے تھے لیکن یہ بہت جلد انتقال کر گئے تھے زہری سے یہ بھی منقول ہے کہ عبد اللہ اپنے بھائی سے
زیادہ قدیم الصحبت اور قدیم الہجرت نہ تھے لیکن وہ عبد اللہ سے پہلے انتقال کر گئے عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ وہ
کہتے تھے جب عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو انکے بھائی عبد اللہ انکو رونے لگے بعض لوگوں نے اُن سے کہا کہ کیا تم
روتے ہو انھوں نے کہا کہ (ہاں میں کیوں نہ روؤں) میرے بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں میرے ساتھی تھے
اور سوا عمر بن خطاب کے سب لوگوں سے مجھکو زیادہ محبوب تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی خلافت میں وفات پائی تھی۔ جیسا کہ ہم کہہ آئے ہیں اور وہ جو کہ قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کیگئی ہے کہ عتبہ نے سنہ ۴۴ھ
میں وفات پائی تھی تو اس بنا پر ان کا انتقال اپنے بھائی کے بعد ہوگا نہ کہ پہلے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ندر سلمی ہیں شام میں رہتے تھے آپ سے علی بن رباح اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی
سند کو ابو بکر بن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے

مسلمہ بن علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ایوب نے حارث بن یزید حضرمی سے انھون نے علی بن
رباح سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عتبہ بن ندر صحابی کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایکدن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر تھے آپنے سورۂ طسم پڑھی یہانتک کہ حضرت موسیٰ کے بیان تک پہنچے پھر فرمایا کہ موسیٰ صلی اللہ
علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور پیٹ بھرنے کیواسطے آٹھ برس مزدوری کی تھی یا فرمایا کہ
دس برس اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد سلمی این صحابی تھے انکا
نام عتلہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو بدلکر عتبہ رکھا محمد بن قاسم طائی نے یحیی بن عتبہ بن عبد سے انھون
نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے مینے عرض کیا عتلہ
آپنے فرمایا عتلہ نہین بلکہ عتبہ تمھارا نام ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام نشبہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم عتبہ ہو ابوعمر نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر مین شریک تھے انکی کنیت
ابوالولید تھی بعہد ولید بن عبدالملک سنہ ۸۷ھ مین انکی وفات ہوئی تھی اور انکی عمر چورانوے سال کی تھی۔ اہل شام مین
ان کا شمار تھا۔ آپنے اہل شام کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے انھین سے خالد بن معدان اور عبدالرحمن
بن عمرو سلمی اور کثیر بن مرہ اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور علی بن رباح ہین واقدی نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد کی وفات
ان تمام اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی تھی جو شام مین رہتے تھے ابوعمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض لوگون نے
کہا ہے کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد کے سوا دوسرے شخص ہین مگر یہ صحیح نہین ہے صحیح وہی ہے جسکو ہمنے ذکر کیا ہم ان
ان دونون کے سلمی ہونے مین کسی نے اختلاف نہین کیا۔ خالد بن معدان نے ان دونون سے روایت کی ہے۔
ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر شامی ہین ان سے خالد بن معدان اور علی بن رباح نے روایت کی ہے اور دوسرا
باب ہین انھون انکو عتبہ بن عبد سلمی ابوالولید شامی بیان کیا ہے ان سے خالد بن معدان اور عبدالرحمن بن عمرو سلمی
نے روایت کی ہے اور عبدالرحمن بن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان سے کثیر بن مرہ اور لقمان بن عامر اور راشد بن سعد
اور ابوراہ الہانی اور عبداللہ بن ناشرہ اور حبیب بن عبید اور شرحبیل بن شفعہ اور عبدالرحمن بن ابی عوف اور انکے
بیٹے یحیی نے روایت کی ہے پس انھون نے عتبہ بن عبد کے نام مین ذکر کیا ہے اور انھون نے عتبہ بن ندر کے
نام مین سوا ان دو راویون کے جنھون نے انسے روایت کی ہے کہ وہ خالد بن معدان اور علی بن رباح ہین اور کسی کو
نہین ذکر کیا اور اسمین دیکھی کلام ہے استیعاب مین پس صحیح وہی ہے جو ہمنے ذکر کیا ہے یہ تمام قول ابوعمر کا ہے
وہ اسطرف مائل ہین کہ ابن ندر اور ابن عبد دونون ایک ہی شخص ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نیار انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن سیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن سیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا[1] بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد من محمد رسول اللہ الی زرعۃ بن ذی یزن اذا اتاکم رسلی فامرکم بہم خیرا معاذ بن جبل و ابن رواحہ و مالک بن عبادۃ و عتبہ بن نیار۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ اس بیان مین کلام ہی کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگون سے بعد فتح مکہ کے ۹ھ مین خط کتابت کی تھی اور عبید اللہ بن رواحہ ۸ھ ہجری واقعہ موتہ مین شہید ہو چکے تھے واللہ اعلم۔

عتبہ

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک تھا۔ انکا نسب انکے بھائی سعد کے تذکرے مین گذر چکا ہی۔ انکا صحابہ مین ذکر کیا گیا ہی اسلیے انکے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا ہی سے (تم اسکو لے لینا) اسکو زہری نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہی یہ ابن مندہ کا بیان تھا ابونعیم نے کہا ہی کہ انکو بعض متاخرین نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا بیٹا ہی (ابونعیم نے) کہا ہی کہ یہ وہ شخص ہین جنھون نے غزوہ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک کو زخمی کیا تھا اور آپکے دانت شہید کر دیے تھے انکا اسلام لانا مجھکو معلوم نہین ہے انکو متقدمین نے صحابہ مین ذکر نہین کیا۔ یہی کہا گیا ہی کہ یہ کافر مرے مقرر سے روایت ہی انھون نے عثمان جزری سے انھون نے مقسم سے نقل کیا ہی کہ عتبہ نے (جب) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے دانت شہید کر دیے تو آنحضرت نے انپر بد دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ اسکو ایکسال نہ گذرنے پائے کہ یہ کافر مر جائے پس انپر سے ایکسال نہ گذرا اور کافر ہی مر گئے یہ کلام ابونعیم کا تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ عتبہ ابن وقاص نے قریش مین ایک خون کیا تھا جسکی وجہ سے وہ (وہان سے) قبل ہجرت مدینے چلے گئے تھے۔ پس ان کا مکان اور مال بعوض خون کے لے لیا گیا تھا ان کی وفات حالت اسلام مین ہوئی تھی انھون نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث بن زہرہ تھین

---

[1] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد محمد رسول اللہ کی طرف سے زرعہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمہارے پاس میرے قاصد پونہچین تو مین تمکو انکے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہون (میرے قاصدون کے نام یہ ہین) معاذ بن جبل ابن رواحہ مالک بن عبادہ عتبہ بن نیار ۱۲۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے شخص ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی اُنھون نے انکے اور دوسرون کے درمیان فرق ظاہر کیا ہی اور انکی حدیث یہ ہی کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپنے فرمایا میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھین اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عمرو بن عبس (رضی اللہ عنہ)

ابن عرقوب۔ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اُنھین مین یہ بھی مذکور ہین۔ انسے طارق بن شہاب نے روایت کی ہی یہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردون مین سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ بلوی النسب ہین پھر انصاری کے حلیف ہو گئے تھے۔ حسن نے ابن ابی ثعلبہ سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپکے پیچھے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم[1] آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ہون اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصار سے تھا عتیبہ انکا نام تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے قدرت مین میری جان ہی۔ تیرے منہ سے یہ کلمات ختم بھی نہونے پائے تھے کہ مین نے گیارہ فرشتون کو دیکھا کہ وہ لکھنے مین سبقت کرتے ہین کہ کون لکھ لے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

بدری ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی ان سے سلیمان بن عبد الرحمن ازدی نے روایت کی ہی مستغفری نے ان کا نام عتیبہ بیان کیا ہی مین نہین جانتا ہون کہ یہ ہی عتیبہ بن عبد ... ہین یا کوئی دوسرے شخص ہین

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

عذری ہین۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ انکی نسبت ابو زکریا نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہی حالانکہ انکے دادا نے انکا

[1] ترجمہ پاکی بیان کرتا ہون تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ شہادت دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا تیرے نہین ہی تیرا کوئی شریک نہین ہی مینے گناہ کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا ہی پس تو مجھے بخشدے اور مجھپر رحم کر اور میری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان ہی ۱۲

ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عسس انکا نام ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونون نام ہین اور بردعی نے انکو عسش کہا ہے اسیطرح عثامہ بن قیس کی بابت بعض لوگون نے عسامہ کہا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے ابواحمد نے انکے نام کو عشیر کو کہا ہے اور انکی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے الخ ابواحمد نے ان دونون کو ایک سمجھا ہے۔

(سیدنا) عتیق (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہیں ہمنے انکا حال انکے بیٹے حارث کے نام مین ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عتیقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری ہین مکحول نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک روز ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ یکایک عتیقہ بن حارث آئے اور کہا کہ اسوقت مجھے اچھا موقع ملا ہے چاہتا ہون کہ آپسے چند باتین پوچھون آپنے فرمایا جو چاہے پوچھو انھون نے کہا یا رسول اللہ جو شخص اپنی گردن مین فی سبیل اللہ تلوار لٹکالے (یعنی جہاد کرے) تو اسکو کیا (ثواب) ہے آپ نے فرمایا کہ اسکے واسطے جنت کے ہارون مین سے ایک ہار ہوگا (جو) موتی اور یاقوت اور زبرجد کا ہوگا۔ پھر انھون نے کہا یا رسول اللہ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ باؤن اور رکاب کے درمیان مین رکھا اسکے واسطے (قیامت مین) کیا ہوگا آپنے فرمایا اسکے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جاویگا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکالے اسکے واسطے (قیامت کے دن) کیا ہوگا آپنے فرمایا اسکے واسطے جنت کی چادرون مین سے ایک چادر ہوگی اور جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت مین ایک بڑی حدیث بیان کی ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عتیقہ (رضی اللہ عنہ)

آپسے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی ہے اور انکی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہین ہے بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہین بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عتیک (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان یہ ابوالہیثم بن تیہان کے بھائی تھے انصاری اوسی اشہلی ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا نام عتیک بیان کیا ہے اور میرے نسخہ مین عتیبہ ہے اور وہ زہری اور ابن اسحاق سے روایت کیا گیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عتیک بن تیہان ہے اور انکا نام عبید بھی بیان کیا جاتا ہے اور ابوعمر نے یہی کہا ہے کہ

سے انکو بھی ذکر کیا ہو جنہوں نے عبیدہ کے نام بیان کیا ہو کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ اُحد میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہو کہ جنگ صفین میں شہید ہوئے ابن ہشام نے کہا ہو کہ یہ یمان کہے جاتے ہیں اور تیہان بھی کہے جاتے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا) عتیک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو انسے انکے بیٹے جابر نے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا ایک غیرت وہ ہو کہ اسکو اللہ پسند کرتا ہو اور ایک غیرت وہ ہو جسکو اللہ ناپسند کرتا ہو۔ اور ایک تکبر وہ ہو کہ اسکو اللہ پسند کرتا ہو اور ایک تکبر وہ ہو کہ اللہ اسکو ناپسند کرتا ہو پس وہ غیرت کہ جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہو وہ غیرت ہو کہ جو مقام شک میں ہوتی ہو اور وہ غیرت کہ جسکو اللہ ناپسند کرتا ہو وہ ہو جو غیر شک میں ہوتی ہو اور وہ تکبر جسکو اللہ پسند کرتا ہو وہ ہو کہ انسان لڑائی کے وقت بطور رجز کے کرتا ہو اور وہ تکبر جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہو وہ تکبر ہو جو ناحق فسق و فجور میں ہوتا ہو۔ اسکو بہت لوگوں نے جابر بن عتیک سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہو اور یہ بہت صحیح ہو ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

باب العین والشین

(سیدنا) عثامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بعض نے ان کا نام عسامہ بیان کیا ہو ابو بشیر بن عثامہ بن قیس ازدی نے عبد اللہ بن سفیان ازدی سے روایت کی ہو یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایکدن روزہ رکھتا ہو اللہ تعالی اسکو دوزخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دیتا ہو عبد اللہ بن سفیان نے کہا ہو کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہو عثامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک کے کہنے کے حقدار ہیں اور اللہ تعالی حضرت لوط پر رحم کرے کہ وہ کسی شدید رکن کی پناہ [illegible] ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

لہ انکا یہ مطلب ہو کہ یہ آیت قرآنی کہ جس میں ذکر ہو کہ حضرت ابراہیم نے اللہ سے عرض کیا تھا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہو [illegible] اللہ نے فرمایا کیا ایمان نہیں لائے تو حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ ایمان تو لایا ہوں مگر اطمینان قلب چاہتا ہوں شک کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ورنہ انبیاء علیہم السلام شک سے پاک ہیں [illegible] ہوا اسکا قصہ یہ ہو کہ حضرت لوط کے یہاں فرشتے بشکل انسان مہمان بنکر آئے قوم کو جب خبر ہوئی تو وہ لوگ ان مہمانوں کی [illegible] اور پریشانی میں [illegible] زبان سے نکل گیا کہ کاش میرا کوئی رکن شدید یعنی مضبوط سہارا ہوتا کہ اسکی پناہ لیتا [illegible]

(سیدنا) عثیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ جہنی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قدیم آئے تھے (پہلے) انکا نام عبدالعزیٰ تھا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلدیا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم مخزومی ہیں۔ ہمکو ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عطاف بن خالد مخزومی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ میں (ایکروز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے مجھسے فرمایا کہ کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہوں آپنے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یا رسول اللہ میرا ارادہ ہی کہ وہاں نماز پڑھوں آپنے فرمایا کہ (اس) مسجد میں ایک نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہی پھر بیت المقدس کا کوئی کیوں ارادہ کرے اسکو ابن عفیر نے عطاف بن خالد مخزومی سے انھوں نے عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے اُنھوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہی اور ابن ابی عاصم نے بھی ایک حدیث روایت کی ہی اور کہا ہی (کہ یہ حدیث) عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے مروی ہی اُنھوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہی ہمکو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہونچا کر اس حدیث کی اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عطاف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کرکے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کے گھر میں جو مقام صفا میں تھا تشریف فرما ہوئے تھے ارقم کے نام میں اسکا بیان ہوچکا ہی جو اسکی تائید کرتا ہی اور یہی صحیح ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارزق ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہی کہ (ایکمرتبہ) عثمان بن ارزق ہم لوگوں کے پاس جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس اُنھوں نے آگے آنے میں کمی کی اور وہیں مسجد میں بیٹھ گئے ہم لوگوں نے اُنسے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگوں تک پہونچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا اُنھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہی کہ خروج امام کے بعد (یعنی امام جب مسجد میں اپنی جگہ پر پہونچ جائے) جو شخص آدمیوں کو پھاندے یا آدمیوں میں تفرقہ ڈالدے (یعنی اُنکے درمیان بیٹھ جائے) وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو دوزخ

ہیں اپنی انتہا پر ہونگو پہنچے انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف انصاری اوسی ہیں۔ انکا نسب انکے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ آپکی کنیت ابو عمر تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ تھی یہ احد اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک عراق کی پیمائش کرنے پر مقرر کیا تھا انھوں نے وہاں کی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمین کی پیمائش کی اور اسپر خراج مقرر کیا اور انکو حضرت علی نے بصرہ کا عامل بنا دیا تھا چنانچہ یہ وہاں عامل رہے یہاں تک کہ حضرت طلحہ و زبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل میں وہاں پہونچے تو انھوں نے انکو بصرہ سے نکالدیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرے میں آگئے اور جنگ جمل شروع ہوئی جب حضرت علی نے لوگوں پر فتح پائی تو عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کر دیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے انسے انکے بھتیجے ابو امامہ بن سہل اور انکے بیٹے عبد الرحمن اور ہانی بن معاویہ صدفی نے روایت کی ہے ہمکو ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے ابو جعفر سے انھوں نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے انھوں نے عثمان بن حنیف سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو اچھا کر دے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کر دوں اور چاہے صبر کر وہی تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا کہ دعا کیجئے (راوی نے کہا) کہ آپنے اسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بمحمد نبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی[1] انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی ہیں مہاجرین حبشہ میں سے تھے اس کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ انکے بیٹے سائب بن عثمان وہی ہیں جنھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(۱) ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد میں آپکے وسیلہ سے اپنے پروردگار کیطرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کیا ہوں تاکہ میری یہ حاجت روا ہو جائے پس یا اللہ آپکی شفاعت میرے حق میں قبول کر۔

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن شماس بن لبید مخزومی مہاجری ہین۔ غزوہ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوئے اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے ہجرت کے ذکر مین روایت کی ہی کہ مصعب بن عمیر اور عثمان بن مظعون اور عثمان بن شماس بن شرید اور ایک گروہ جنکا انھون نے اپنی روایت مین نام بیان کیا ہی ہجرت کیواسطے نکلے اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عثمان بن شماس بن لبید اُنھین مین سے ہین جنکے حق مین اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کی ہین اور انکو اپنی کتاب مین یاد کیا ہی ابن مندہ نے شماس بن لبید کے نام مین ایسا ہی بیان کیا ہی اور جس شخص نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شماس بن شرید کہا ہی ابو نعیم کا بیان ہی کہ اسکی بہت بڑی غلطی ہی کیونکہ وہ عثمان بن شماس بن شرید ہین جیسا کہ ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو کہ مخزوم کی اولاد سے اور غزوۂ احد مین شہید ہوئے روایت کی ہی یہ حال شماس کے نام مین بیان ہو چکا ہی اور زبیر بن بکار نے انکا ذکر کرکے کہا ہی کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن عامر کے بیٹے شرید تھے اور شرید بن عامر کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شرید کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس یہی ہین یہ نہایت نیک ذات تھے اور مہاجر تھے غزوۂ احد مین شہید ہوئے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان کو سپر بنا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبد اللہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری حجبی ہین ام سعید انکی والدہ تھین اور وہ عمرو بن عوف کی اولاد مین سے تھین انکے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوۂ احد مین بحالت کفر قتل کئے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلہ کیوقت قتل کیا تھا نیز واقعہ احد مین مسافع اور جلاس اور حارث اور کلاب فرزندان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کئے گئے عاصم بن ثابت بن ابی افلح نے مسافع اور جلاس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کر آئے تھے (اثنار راہ مین) ان دونون نے عمرو بن عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آرہے تھے پس یہ سب ساتھ ہو لئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین حاضر ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے حوالے کر دئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہین عثمان نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ مین رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوے آپنے انکو اور انکے بھتیجے شیبہ بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ شریف کی کنجی دیدی اور فرمایا کہ تم کنجی کو ہمیشہ اسکے مالک ہو یہ کنجی تمسے وہی لیگا جو ظالم ہوگا یہ عثمان مدینے مین رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وہین رہے سنہ ۴۲ ہجری مین انکی وفات ہوئی بعض لوگون نے کہا ہو کہ اجنادین کے واقعہ مین شہید ہوے ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن مہدی اور حسین بن محمد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عثمان بن طلحہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین مقابلے سامنے ہی دو رکعت نماز دونون ستونون کے درمیان مین پڑھی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

سیدنا عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عاص بن بشر بن عبد بن دہمان بعض نے عبد دہمان کہا ہو ابن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہین انکی کنیت ابو عبداللہ تھی یہ ثقیف کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر طائف کا عامل کردیا تھا ہمکو عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کرکے کہا کہ جب ثقیف کے وفود اسلام لائے تو آپ نے انکو ایک تحریر لکھدی اور عثمان بن ابی عاص کو انکا امیر کردیا یہ اپنی قوم مین سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اس زمانے مین یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے مین زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے کہا یا رسول اللہ مین اس لڑکے کو مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے مین سب سے زیادہ حریص پاتا ہون عبیداللہ بن احمد بن علی نے کہا ہمسے یونس نے اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اُنھون نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ثقیف کی طرف بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا (طول طویل قرات نکرنا) اور لوگون کی حالت کا اندازہ جو اُنمین ضعیف ہون اُنکی حالت سے کرنا کیونکہ اُنمین بڑے بھی ہونگے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہونگے یہ عثمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور حضرت ابوبکر کی خلافت مین طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت مین بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر انکو حضرت عمر نے سنہ ۱۵ھ مین عمان

اور بحرین کا عامل کر دیا اُنھون نے عمان کیطرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بحرین کیطرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کیطرف کوچ کی اور اسکو فتح کیا اور آباد کیا اور وہان کے بادشاہ شہرک کو قتل کیا یہ واقعہ سنہ ۲۱ھ مین ہوا تھا یہ کئی برس حضرت عمر و عثمان کی خلافت کے زمانے مین جہاد کرتے رہے یہ گرمی مین جہاد کیا کرتے تھے اور جاڑے کے ایام مین توج مین رہتے تھے یہ عثمان وہی شخص ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور اُن لوگون نے اُنکی فرمانبرداری کی تھی بعد اسکے اُنھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انسے انکے عزیزون نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہی اور حسن بصری نے بھی انسے روایت کی ہی اور بہت روایت کی ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ حسن بصری نے (خود بلا واسطہ) انسے کوئی حدیث نہین سُنی ہمکو یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن عبد الجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ملاعب انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حامد یعنی احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن طبری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبد الکریم مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے دادا ابو جعفر یعنی محمد بن عبد الکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہیثم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لقیط بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گذر ہوا اور کلاب اُسوقت شہر ابلہ مین تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہان کیون ٹھہرے ہوے ہو کلاب نے کہا مین اسی بستی پر مقرر کیا گیا ہون عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہان عثمان نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا ہی کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہی تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دیتا ہی کہ (دنیا مین) پکار دے کہ ہی کوئی بخشش مانگنے والا کہ اُسکو بخشدون ہی کوئی دعا کرنے والا کہ اُسکی دعا قبول کرون ہی کوئی مانگنے والا کہ اُسکو دون پس کسی دعا کرنے والے کی دعا مین رد کرتا ہی سوا اُس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کراتی ہو یا عشر تحصیل کرنیوالے کی۔ عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی ہین۔ انکی کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابو بکر صدیق کے والد تھے (رضی اللہ عنہما) انکی والدہ آمنہ بنت عبد العزی بن حرثان بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھین اسکو زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی یہ فتح مکہ کے واقعہ مین ایمان لائے تھے یہ حضرت ابو بکر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سکے پاس اسواسطے آئے تھے کہ آپکی بیعت کرین ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے ہشام سے انھون نے محمد بن سیرین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انس بن مالک سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کی نسبت دریافت کیا گیا تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے آپکے بعد مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ انس نے کہا ہم کہ ابو بکر (صدیق) اپنے والد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن گود مین اٹھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ ورضوانہ سے فرمایا کہ اگر تم اس شیخ کو گھر ہی مین رہنے دیتے تو یقیناً ہم خود انکے دیکھنے کو وہین آتے (یہ کلمہ محض ابو بکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا) پھر ابو قحافہ اسلام لائے انکے سر اور داڑھی کے بال مثل ثغامہ[1] کے سفید تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان بالونکا رنگ بدلدو مگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قتادہ نے کہا کہ اسلام مین یہ پہلے شخص ہین جنھون نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت ابو بکر کے بعد بھی زندہ رہے اور انکی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہین جو خلیفۂ اسلام کے وارث ہوئے لیکن انھون نے اپنے حصہ کو جو کہ انکو میراث مین ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دیدیا ہمکو ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھسے یحییٰ بن عباد نے اپنے والد عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے اسماء بنت ابی بکر سے نقل کرکے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذو طوی مین فروکش تھے ابو قحافہ نے اپنی لڑکی سے جو انکی اولاد مین سب سے چھوٹی تھی کہا کہ ابو قبیس پر چڑھ چلو کیونکہ انکی آنکھین جا چکی تھین یہ لڑکی انکو لئے ہوئے (کوہ) ابو قبیس پر چڑھ گئی پھر ابو قحافہ نے (لڑکی سے کہا) اے میری چھوٹی بیٹی تو (یہان) کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا کہ مین (یہان) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہون اور ایک شخص کو دیکھتی ہون کہ وہ اس مجمع مین آگے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے ابو قحافہ نے کہا اے میری بیٹی یہ لشکر ہے اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہے سپہ سالار ہے ابو قحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہون کہ پراگندہ ہو گیا انھون نے کہا کہ خدا کی قسم جب لشکر چلا جائے تو جلدی سے گھر چل چل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ انکو لیکر چلی وہ جب انکو لئے ہوئے ابطح تک پہونچی تو وہان لشکر مل گیا یہ لڑکی جو چاندی کا طوق پہنے ہوئے تھی اسکو کسی شخص نے اسکی گردن سے اتار لیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے تو حضرت ابو بکر بھی اپنے والد کو

[1] ثغامہ ایک درخت کا نام ہے جسکے پھول سفید براق ہوتے ہین ۱۲

لائے جب انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو تم نے گھر مین کیون نہ رہنے دیا مین انکے پاس خود آتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپکے پاس آہی رہے تھے پھر انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھلا دیا آنحضرت نے انکے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ (آتش دوزخ سے) بچ جاؤگے یہ اسلام لے آئے پھر حضرت ابوبکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑے کھڑے ہوئے اور کہا مین اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہون مگر انکو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ مین اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہون کسی نے پھر جواب نہین دیا۔ تو انھون نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو طوق کو چھوڑ دے خدا کی قسم لوگون مین امانت بہت کم ہو ابوقحافہ کی وفات ۱۴ھ ہجری مین ہوئی اور انکی عمر چورانوے برس کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

بن عبدالرحمٰن تیمی ہین حسن بن عثمان نے کہا ہے کہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی نے جنکی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ۲۱۲ھ مین وفات پائی اور صحابی تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہین یہ اول زمانے مین اسلام لائے تھے۔ انھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہے مگر ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ یہ عامر بن عبد غنم ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عثمان۔ انکا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبید اللہ کے بیان مین گذر چکا ہے یہ قریشی تھے تیم کی اولاد سے تھے انکی والدہ کریمہ بنت موہب بن نمران قبیلہ کندہ کی ایک خاتون تھین یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجکو انکی کوئی روایت نہین یاد ہے انکی اولاد مین سے محمد بن طلحہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبید اللہ تھے نسب اور مغازی کو سب سے زیادہ جانتے تھے ان سے حدیث روایت کی گئی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن ہدیر بن عبد العزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ۔ قریشی تیمی ہین۔ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی ہیں انکا شمار اہل حمص میں ہے انسے عبد الرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی بندے کی توبہ ایکسال مرنیکے پیشتر قبول کرتا ہے پھر فرمایا ایک مہینہ پہلے پھر فرمایا ایکدن پہلے پھر فرمایا حالت غرغرہ سے پہلے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس ہمشیر عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ تھیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے اور اُحد میں شہید ہوے شماس کے نام سے مشہور تھے۔ اور اسیطرح انکو ابن اسحاق نے ذکر کرکے کہا ہے کہ شماس بن عثمان ہیں ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ شماس بن عثمان کا نام عثمان ہے انکا نام شماس اسوجہ سے مشہور ہو گیا کہ ایام جاہلیت میں نصرانیوں کے بعض ممبر اسکے مین آگئے تھے لوگ انکی خوبصورتی دیکھکر تعجب کرنے لگے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو انکے ماموں تھے کہا یہ بات کیا تعجب خیز ہے میں تمہارے پاس ایسے شماس (یعنی آفتاب تاباں) کو لاؤں جو اسنے بھی زیادہ خوبصورت ہو اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے اُسی دن سے انکا نام شماس ہو گیا اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے ہشام کے قول کے مانند زبیر نے بھی کہا ہے اور زہری تک انکا نسب بیان کیا ہے شماس بن عثمان کی ردیف میں بھی یہ حال بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)
امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذوالنورین

ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی ہیں انکا نسب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب عبد مناف میں ملجاتا ہے انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگوں نے ابو عمرو بیان کی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے انکی کنیت انکے بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جنکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں پھر انکی کنیت ابو عمرو ہو گئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور اروی کی والدہ بیضا بنت عبد المطلب تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں ذوالنورین انکا لقب ہے امیر المومنین تھے یہ اول زمانہ اسلام میں اسلام لائے تھے انکو حضرت ابو بکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا یہ مسلمان ہو گئے یہ اسلام لانے والوں میں چوتھے شخص ہیں ہمکو ابو جعفر نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے

نقل کرکے خبردی وہ کہتے تھے کہ جب حضرت ابو بکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو انھوں نے لوگونکو اللہ
عزوجل اور اُسکے رسول کیطرف بلایا۔ حضرت ابو بکر کو اُنکی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے
تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش مین جسقدر واقعات اچھے یا بُرے گذرے تھے
اُن سے خوب واقف عالم تھے قریشی انکے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات مین دوستانہ صلاح لیتے تھے بوجہ
انکے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونیکے اور حضرت ابو بکر اسی ذریعہ سے لوگونکو اسلام کیطرف بلانے لگے یعنی انکو جنپر
انھین وثوق تھا اور جو اُنکے پاس آمد و رفت رکھتے تھے پس اُنکے ہاتھ پر موافق اُن روایات کے جو مجھے پہونچی ہین حضرت
زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابو بکر
کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا اور انھین قرآن پڑھکر سُنایا
اور انھین فرائض اسلام تعلیم کئے یہ سب لوگ اسلام لائے اور فرائض اسلام کا اقرار کیا یہ آٹھ آدمی تھے جنھون نے اسلام کیطرف
سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا۔ حضرت عثمان جب اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ کا انکے
ساتھ نکاح کر دیا ان دونون نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کیطرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت
کے بھائی اوس بن ثابت کے یہان فروکش ہوئے اسیوجہ سے وہ عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور انکی شہادت
کے بعد روتے تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے انھون نے حضرت رقیہ کے وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کرلیا تھا جب اُنکا بھی انتقال ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری
کوئی تیسری لڑکی ہوتی تو اسے بھی اُسکے ساتھ منسوب کر دیتا ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید
یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمین حافظ ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن احمد بن اسحاق مقری
مستقری نے خبر دی ہمین محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن احمد بن اسلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمین سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے نضر بن منصور عنزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو الجنوب یعنی
عقبہ بن علقمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوے سُنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوے سُنا کہ اگر میری لڑکیان چالیس ہوتین تو عثمان کے ساتھ ایک کے بعد دیگرے نکاح کر دیتا یہانتک کہ ان مین
کوئی بھی باقی نرہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبد اللہ حضرت رقیہ سے پیدا ہوے تھے انکی چھ سال کی عمر تھی کہ ۴ ہجری
مین وفات پائی حضرت عثمان غزوہ بدر مین شریک نہین تھے کیونکہ انکی بی بی رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرض مین

مین مبتلا تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وہین رہنے کا حکم دیا تھا پس جناب کے فرمان کے موافق حضرت عثمان
وہین رہے جس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانون کے مشرکون پر فتح پانے کی خبر مدینہ مین آئی اُسی روز حضرت رقیہ کا انتقال
ہوا (باوجودیکہ حضرت عثمان بدر مین شریک نہ تھے) لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت مین) ان کا حصہ اور
(جہاد کا) ثواب قائم کردیا تھا پس وہ رتبہ مین انھین لوگون کے برابر ہین جو بدر مین شریک ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جن دس آدمیون کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی اُن مین سے ایک یہ بھی ہین ہمکو ابو الفضل یعنی عبد اللہ خطیب بن
ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب یعنی نصر بن احمد نے اجازتاً اگرچہ سماعاً نہین ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد
بن طلحہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن جعفر نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو عثمان
نہدی نے ابو موسی اشعری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فلان
شخص کے باغ مین تھا اور اُس باغ کا دروازہ بند کرلیا گیا تھا یکایک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ای عبد اللہ بن قیس اُٹھو اور دروازہ کھولدو اور اُسکو جنت کی بشارت دو مین کھڑا ہوا اور دروازہ کھولدیا وہ
ابو بکر صدیق تھے مینے انکو اُسکی خبر دی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُنھون نے اللہ کی حمد کی اور باغ
مین داخل ہوئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے مین نے پھر دروازہ کو بند کردیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین
کھرچنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا ای عبد اللہ بن قیس اُٹھو اُسکے واسطے دروازہ
کھولدو اور اُسکو جنت کی بشارت دو مین نے اُٹھکر دروازہ کھولدیا وہ عمر بن خطاب تھے جو کچھ مجھے رسول خدا نے حکم
دیا تھا مینے انکو خبر دی پس عمر بن خطاب نے اللہ کی حمد کی اور باغ مین داخل ہوئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور مینے
دروازہ بند کرلیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس اسکے لئے دروازہ کھول کر اسکو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت کے
معاوضہ مین جو انکو پیش آئیگی پس مین کھڑا ہوا اور دروازہ کھولدیا وہ حضرت عثمان تھے جو رسول خدا نے مجھسے فرمایا تھا
انکو اسکی مینے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے پھر باغ کے اندر
آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے ہمکو ابو منصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن
صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر
یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبد اللہ بن ابو ق سے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافی بن عمران نے سعید بن حجاج سے انھون نے حر بن صیاح سے نقل کرکے بیان کیا کہ مینے عبد اللہ بن اخنس کو کہتے ہوئے سُنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے اور کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد جنت مین اگر مین چاہون تو دسوین شخص کا بھی نام بتادون بعد اُس کے اُنھون نے اپنا نام بتایا ابو المنصور نے کہا کہ ہمسے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے اُنھون نے ہلال بن یساف سے انھون نے ابو طالب سے انھون نے سعید بن زید سے نقل کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ مین حضرت علی کو ایسا محبوب رکھتا ہون کہ اُنسے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہین سمجھتا ہون سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اُس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہون کہ مجھکو کسی چیز سے ہرگز ایسی دشمنی نہین ہے۔ سعید نے کہا بُرا کیا تونے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر سعید بیان کرنے لگے کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر موجود تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اے حرا ثابت رہ دکیونکہ تجھپر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے دوسرا کوئی نہین ہے ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود بن سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد اللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الاحوص نے ابو ابراہیم اسدی سے انھون نے اوزاعی سے اُنھون نے حسان بن عطیہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ برتر نے تمھارے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخشدیے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہین ہمکو ابو الفرج یعنی یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد نے خبر دی اور مین اپنی موجودگی مین سُنتا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن اسامہ نے بیان کیا و نیز ابو نعیم نے کہا اور ہم سے عبد اللہ بن حسن بن بستہ اور نے بیان کیا وہ کہتے

سنتے تھے ہمسے محمد بن اسمٰعیل زرگر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے سعید بن قتادہ نے انھوں نے انس سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ
کوہ اُحد پر تشریف لیگئے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان بھی تھے چنانچہ کوہ اُحد ہلنے لگا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اُحد قائم رہ تجھپر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں ہمکو ابو البرکات یعنی حسن بن
محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے ابو الحسین یعنی احمد بن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان معارستانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابراہیم بن احمد یمامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی سلیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
سفیان ثوری نے کلبی سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے اس آیت ونزعنا
ما فی صدورہم من غل کی بابت روایت کرکے بیان کیا ہے کہ یہ دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی وہ ابو بکر اور
عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید اور عبد اللہ
بن مسعود ہیں ہمکو ابو محمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابو القاسم یعنی علی بن محمد مصیصی
سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون بن موسیٰ عبد اللہ غسانی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال
بن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد علا عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انھوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس
بن ابی حازم سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمان کے غلام ابو سہلہ نے بیان کیا
وہ کہتے تھے میں نے واقعہ دار میں (اپنے آقا) حضرت عثمان سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ
(بھی) ان لوگوں سے لڑیے اور عبد اللہ نے بھی کہا کہ یا امیر المومنین آپ بھی لڑیے حضرت عثمان نے
کہا نہیں خدا کی قسم میں (ان سے) نہ لڑونگا کیونکہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بات کا وعدہ کیا ہے پس مجھے آخرکار وہ بات حاصل ہونے والی ہے ابو نعیم نے کہا اور ہم سے

ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ارزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سفیان حمیری نے ضحاک بن مزاحم سے انھون نے نزال بن سبرہ ہلالی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے حضرت علی سے کہا یا امیر المومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجیے۔

حضرت علی نے کہا وہ ایک شخص تھے کہ ملاء اعلیٰ مین ذو النورین (کے لقب سے) پکارے جاتے ہین۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے آپ کی دو بیٹیان ان کے عقد مین آئی تھین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے جنت مین ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو اسمعیل بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیرہ ہما نے اپنی سندون کو محمد بن عیسیٰ تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ سے انھون نے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب سے انھون نے طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق یعنی جنت مین عثمان ہین۔ ابو عیسیٰ نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو زرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے انھون نے انس بن مالک سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا (اس زمانے مین) حضرت عثمان بن عفان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے اہل مکہ کے پاس گئے تھے انس بن مالک نے کہا کہ لوگون نے بیعت کی پھر انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام مین ہین (یہ فرماکر) اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے مین انکی طرف سے خود بیعت کرتا ہون) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگون کے ہاتھون سے جو اپنے لئے وہ پیش کرتے تھے بہتر تھا۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے قلابہ سے انھون نے ابو الاشعث صنعانی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت حضرت عثمان کے) چند خطیب شام مین خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے ان مین کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب کے بھی تھے پس اُن میں ایک آخری شخص کھڑے ہوئے جو مرہ بن کعب سے پکارے جاتے
تھے اور کہا اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو ہرگز اسوقت
تذکرہ نہ ہوتا حضرت نے فتنوں کا ذکر کیا اور اُن کو بہت قریب بتایا پھر اُدھر سے ایک شخص نقاب پوش
نکلے حضرت نے فرمایا یہ اُسوقت ہدایت پر ہوں گے میں نے اُنکو دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے
پھر میں نے اُن کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہیں حضرت نے فرمایا ہاں ایسا
ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن عبد الرحمن عطار نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنھوں نے نافع سے انھوں نے
ابن عمر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے
تھے ابو بکر اور عمر اور عثمان بہترین امت ہیں بعض لوگوں نے کہا بزرگی میں اور بعض لوگوں نے کہا
خلافت میں۔ ہمکو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے
تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے
ابن ابی اسحاق سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کر کے بیان
کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت میں مکان سے نکلے پر چڑھ آئے اور کہا کہ میں اللہ کی قسم دیکر
پوچھتا ہوں کس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ حرا میں سنا ہے کہ جب وہ جنبش میں آیا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو لات مار کر فرمایا اے حرا ساکن رہ کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا
اور کوئی نہیں ہے اور میں آپکے ساتھ تھا پس بہت سے لوگوں نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں اُن سے جو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ میں موجود تھے جب مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے مشرکین یعنی اہل مکہ کیطرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس میرے
لئے بیعت کر لی اسکا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر حضرت عثمان نے کہا میں اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں
اُن لوگوں سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہوں جب آپ نے یہ فرمایا کون شخص
ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد میں اضافہ کر دے اُس کو جنت میں ایک گھر ملے گا پس میں نے

نے اُسکو اپنے مال سے خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگون نے اقرار کیا پھر کہا مین
اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن لوگون سے کہ جو جیش العسرت کے واقعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس موجود ہون جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرنے مین نے
آپ کے لشکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگون نے اُس کی گواہی دی۔ پھر حضرت عثمان نے
کہا مین لوگون سے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہین کہ اُس کا پانی مسافرون کے
ہاتھ بیچا جاتا تھا مین نے اُس کو اپنے مال سے خرید کیا اور وہ پانی مسافرون کے لئے وقف کر دیا پس اس کی
بھی سب لوگون نے گواہی دی راوی کہتا ہے ہمسے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قاسم یعنی ابن افضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن مرہ
نے سالم بن ابی جعد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے بحالت محصور ہونیکے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب مین سے کچھ لوگونکو بلایا چنانچہ انہین عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا مین تم لوگون سے پوچھتا ہون اور یہ بھی چاہتا ہون
کہ مجھے سچ سچ جواب دینا تمہین اللہ واسطے قسم دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگون سے
قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے (حضرت عثمان کا یہ کلام سب
لوگون نے سنا) اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر جنت کی کنجیان میرے ہاتھ مین ہوتین تو مین بنی امیہ[۱۵] کو دیتا
تاکہ وہ سب کے سب جنت مین داخل ہو جاوین پھر طلحہ اور زبیر کو بلوا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا مین تمسے عمار کیحالت
نہ بیان کرون مین ایکمرتبہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہا تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بطحا رملہ مین چلے جا رہے تھے۔
یہانتک کہ عمار کے والدین کے پاس آپکا گذر ہوا اور اُن دونون کو کافرونکی طرف سے سخت تکلیف دی جا رہی تھی پس عمار کے والد
نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی الٰہی آل یاسر کی اولاد کو
بخشدے اور تو بخش چکا راوی کہتا ہے [illegible] ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے [illegible] ابن شہاب سے اُنھون نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے نقل کر کے بیان کیا انکو
سعید بن عاص نے خبر دی [illegible] عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان دونون نے اسکو بیان
کیا کہ حضرت ابوبکر نے [illegible] سے (اندر آنیکے واسطے) اجازت طلب کی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر
لیٹے ہوئے [illegible] اور حضرت عائشہ کی چادر [illegible] اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی

[۱۵] یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قریش [illegible] مین سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ امام وقت کو اپنی قوم سے محبت کرنا شرعاً اچھی چیز ہے
اسی وجہ سے مین اپنی قوم بنی امیہ کو محبوب رکھتا ہون لوگ حضرت عثمان پر یہ اعتراض بھی کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہین ۱۲

اوڑھے رہے اور انسے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپنے انکو بھی حکم دیا اور اسی حالت پر رہے اور انھون نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر مینے آپ سے اجازت چاہی پس آپ اٹھکر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اوڑھ لو پھر مینے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا یا رسول اللہ مینے آپکو نہین دیکھا کہ آپ ابو بکر و عمر کے واسطے اٹھکر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمان کے لیے آپ اٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان ایک باحیا شخص ہین اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ اگر انکو اسی حالت مین اجازت دیدون تو وہ اپنی حاجت مجھسے نہ بیان کرینگے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویون نے یہ کہا ہو کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا اُس سے شرم نکرون جس سے ملائکہ شرم کرتے ہین۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہمکو مسمار بن عمر بن عویس اور ابو الفرج یعنی محمد بن عبد الرحمن واسطی اور انکے سوا بہت سے لوگون نے اپنی سند کو محمد بن اسمعیل تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے حصین سے انھون نے عمرو بن میمون سے نقل کرکے بیان کیا کہ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی ہونے سے چند روز پیشتر مدینہ مین دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونون کی کیا رائے ہو کیا معاملہ خلافت مین تمھارا خیال یہ ہو کہ) زمین پر تمنے ایسا بار ڈالا جسکی وہ متحمل نہ تھی ان دونون نے کہا کہ (نہین بلکہ ہمنے ایسا بوجھ لادا کہ جسکی وہ طاقت رکھتی ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہادت کے قصہ کو بیان کیا راوی نے کہا لوگون نے حضرت عمر سے کہا یا امیر المومنین خلیفہ کرنیکی آپ وصیت کر دیجیے حضرت عمر نے فرمایا کہ مین کسی کو اس امر مین اُن لوگون یا گروہ سے زیادہ حقدار نہین پاتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور انسے (زیادہ) خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبد الرحمن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر بھی تمھارے پاس حاضر رہا کریگا مگر اسکو خلافت سے کوئی تعلق نہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبد اللہ بن عمر کی تسکین کے لیے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اسکے قابل ہین ورنہ جو شخص تم مین خلیفہ ہو انسے مدد لیتا رہے کیونکہ مینے انکو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ نہین معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ مین اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہچاننے اور انکی حرمت کی حفاظت کرنیکی وصیت کرتا ہون اور انصار کے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کرتا ہون جنھون نے انسے پہلے ہی مدینہ مین سکونت اختیار کی تھی کہ انکے محاسن تو قبول کرے اور انکی برائیون سے چشم پوشی کرے۔ اور اسکو مین تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہین اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہین اور دشمنون کے غصہ کا سبب ہین

کہ انسے کچھ نہ لیا جاوے سوا اسکے جو انکی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی انکی خوشی سے اور بدوون کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہین اور منجملہ اسکے یہ ہو کہ انکے زائد مال سے زکوۃ لی جاوے اور انکے فقیرون کو دیدی جاوے اور مین خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اسکے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہون اور یہ کہ وہ لوگون کے معاہدون کو پورا کرے اور یہ کہ انکے ہمراہ جہاد کرے اور لوگون کو انکی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور ہم جنازہ لیکے نکلے (اور جنازہ حجرۂ نبوی کے قریب پہونچ گیا تو) عبد اللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ انکو داخل کرو (یعنی حجرہ مین دفن کرو) پس لوگون نے انکو داخل کیا اور انکے دونون دوستون کے ساتھ دفن کیا۔ جب انکے دفن سے فراغت ہوتی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوے اور عبد الرحمن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے مین سے تین شخصون کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ مینے اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا مینے عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا مینے عبد الرحمن کو سپرد کر دیا۔ عبد الرحمن نے کہا تم مین سے کون خلافت سے بری ہوتا ہو کہ ہم اس امر خلافت کو اسکے سپرد کر دین اور اسکو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اسی کو خلیفہ بنائے (یہ سنکر) طلحہ و زبیر چپ ہو رہے عبد الرحمن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہوگا اسی کو مین خلیفہ بناؤنگا دونون نے اسکو منظور کیا پس عبد الرحمن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑکے کہا کہ تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہو پس مین تمکو خدا کی قسم دلاتا ہون کہ اگر مین تمکو خلیفہ بنادون تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنادون تو تم انکی اطاعت کرنا بعد اسکے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونون سے عہد لیچکے تو کہا کہ اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھائیے اور انھون نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی انکے ہاتھ پر بیعت کر لی بعد اسکے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انھون نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ محرم ۲۴ھ مین حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔

حضرت عثمان کی شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت مدینہ مین جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری مین ہوئی تھی اسکو نافع نے بیان کیا ہو اور ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہو کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ) کے وسط مین شہادت ہوئی تھی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع گیارھوین سال اور گیارھوین مہینہ اور بائیسوین دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسوین سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقدی نے کہا ہو کہ انکی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتین گذر کر یوم ترویہ (یعنی ۸۔ ذیحجہ) ۳۵ھ ہجری مین ہوئی تھی بعض نے کہا ہو

جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی واقدی کہتے ہین کہ آپکو لوگون نے انچاس روز محصور رکھا (زبیر نے
کہا ہو کہ دو ماہ بیس یوم محصور رکھا۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحق بن عیسی طباع نے ابو معشر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے
حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھارہوین ذی الحجہ کی گذرنے کے بعد ۳۵ھ ہجری مین شہید ہوے اور انکی خلافت بارہ دن کم
بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہو کہ گیارہ برس گیارہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہمسے عبد اللہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے یونس نے ابو الیعفور عبدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید سے
نقل کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محصور ہونیکی حالت مین بیس غلامون کو آزاد کیا اور ایک
پائجامہ منگا کر پہنا اس سے پہلے انھون نے پائجامہ کا استعمال نکیا تھا نہ زمانہ اسلام مین نہ زمانہ جاہلیت مین اور کہا مینے
آج شب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہو اور حضرت ابوبکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھسے کہتے تھے صبر کرو
کیونکہ شام کو ہمارے پاس افطار کروگے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرات شروع کی) پس
جب شہید ہوے تو قرآن پاک انکے سامنے تھا۔ ہمکو ابراہیم بن محمد اور انکے علاوہ بہت لوگون نے اپنی سند کو ابو عیسی تک
پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجین بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے عبد اللہ بن عامر سے انھون نے نعمان
ابن بشیر سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان امید ہو کہ اللہ تعالی
تمکو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنائیگا پس اگر لوگ تمسے وہ لباس اتارنا چاہین تو ہرگز نہ اتارنا۔ نیز ہمکو احمد بن
عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو
ابو مسعود یعنی سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی بن شاذان نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل
ابن جبیر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے عطار بن سائب سے انھون نے سعید بن جبیر سے
انھون نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت مین
قتل کیے جاؤگے اور تمہارے خون کا قطرہ (آیت) فسیکفیکہم اللہ پر گریگا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ انکے مصحف مین
اس آیت پر ابتک خون کا نشان ہو جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ (کا زمانہ) طویل ہو گیا اور جن لوگون سے

انکا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور انکے ساتھ بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اُنسے خلافت نکل جائے مگر یہ نکر سکے اور (اس بات سے) ڈر سے کہ انکے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آجاوے اور حجاج آجائین اور سب کو ہلاک کر دین پھر حضرت عثمان کو انھون نے گھیر لیا اور انکو قتل کیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ہمنے انکی شہادت اور خلافت اور تمام فتوحات اور اُنکے حالات اور جو اعتراضات انپر کیے گئے تھے انکی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے انپر بغاوت کی ترغیب دی تفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل مین بیان کیا ہو۔ پس ہم (کوئی وجہ) نہین دیکھتے ہین کہ اس ذکر سے یہان طوالت دین۔ اور جب آپ شہید ہو گئے تو رات کو دفن ہوے اور اُنکے جنازے کی نماز جبیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن مخرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ انپر کسی نے نماز نہین پڑھی (کیونکہ) باغیون نے نماز سے منع کیا تھا حش کوکب مین بمقام بقیع دفن ہوے حش کوکب کو حضرت عثمان ہی نے خرید کر بقیع مین زیادہ کر دیا تھا۔ اور عبد اللہ بن زبیر انکے دفن کے واسطے آئے اور ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے فرمایا کہ اگر تم انکو کفن دیکر دفن نکرو گے تو میں بنت فرافصہ کلبیہ انکی دونون بی بیان موجود تھین۔ جب انکو قبر مین لے چلے تو انکی بیٹی عائشہ چلانے لگین انسے ابن زبیر نے کہا چپ رہ ورنہ مین تجھکو قتل کر ڈالونگا جب حضرت عثمان کو انھون نے دفن کر دیا تو عائشہ سے کہا اب رو جس قدر تیرا جی چاہے چلا ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے جریر سے انھون نے ام موسیٰ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ہو کہ میانہ قد تھے نہ ٹھگنے تھے نہ لمبے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا داڑھی بڑی تھی گندمی رنگ تھا بال بہت تھے انکے تمام اعضا فربہ تھے۔ اپنی داڑھی کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتون کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے۔ انکی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا ہو کہ چھیاسی برس کی تھی اسکو قتادہ نے بیان کیا ہو اور یہ بھی کہا گیا ہو کہ نوّے برس کی تھی بہت سے شاعرون نے انکا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہو ؎

من سرہ الموت صرفا لا مزاج لہ   فلیات مادبۃ فی دار عثمانا   ضحوا باشمط عنوان السجود بہ   یقطع اللیل تسبیحا و قرانا
صبرا فدا لکم امی وما ولدت   قد ینفع الصبر فی المکروہ احیانا   لتسمعن وشیکا فی دیارہم   اللہ اکبر یا ثارات عثمانا

بعض اہل شام نے اس مرثیہ مین اور شعر بڑھا لئے ہین انکے بیان کی کوئی حاجت نہین ہو چنانچہ انھین کا ایک شعر یہ بھی ہو ؎

سلہ ترجمہ جسکو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو کہ انھین اور کسی چیز کی آمیزش نہین ہو انکو چاہیے کہ عثمان کے گھر جائے ؛ لوگون نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جسکی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے ؛ اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت مین بسر کرتا تھا ؛ اے مسلمانو صبر کرو تم پر میری مان اور بھائی فدا ہو جائین ؛ مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہو ؛ یقیناً تم ضرور انکے شہرون مین تاخت و تاراج کی خبر سنوگے ؛ اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائیگا ؛ ۱۲

یالیت شعری ولیت الطیر تخبرنی ¹ ما کان بین علی وابن عفانا

یہ اشعار ان لوگون نے صرف اس لیے بڑھا لیے تھے تاکہ لوگون کو حضرت علی سے لڑنے کی ترغیب ہو اور انکے اس خیال کو قوت پہونچے کہ عثمان رض کو علی رض نے قتل کیا ہو نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہین ؎

² ان تمس دار بنی عثمان موحشۃ باب صریع وباب محرق خرب فقد یصادف باغی الخیر حاجتہ فیہا ویاوی الیہا الجود والحسب

اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلت نے کہا ہو ؎

³ لعمری لبئس الذبح ضحیتم بہ خلاف رسول اللہ یوم الاضاحیا

ان دونون کے علاوہ اور شاعرون نے بھی مرثیہ کہا ہو ہم اسکے بیان سے طول نہ دینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے.

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری انکو ابو القاسم طبرانی نے معجم مین بیان کیا ہو - ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاعہ ہین اور انھون نے وہ حدیث روایت کی ہو جسے ابو موسی نے کتابۃً بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان انصار کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - (حضرت) انس کی (روایت کردہ) حدیث مین ذکر ہو (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہو - حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے - یہ اپنی قوم کے امام تھے اور بدری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول ندیا کرو کیونکہ اسمین بوڑھے اور کمزور اور حاجتمند لوگ (ہوتے) ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور انکی توثیق

¹ ترجمہ - کاش مجھے معلوم ہو جاتا کوئی پرندہ مجھے بتا دیتا کہ علی اور عثمان کے درمیان مین کیا واقعات پیش آئے ۱۲

² ترجمہ - گو عثمان کی اولاد کے گھر اب وحشت ناک ہو رہے ہین کوئی دروازہ گرا ہوا ہو اور کوئی جلا ہوا مگر اب بھی حاجتمندون کی حاجت روائی ہوتی ہوگی اور جود و حسب وہین پناہ لیتا ہو ۱۲

³ ترجمہ - قسم اپنی جان کی اے لوگو تمنے بہت بری قربانی کی رسول اللہ کے بعد قربانی والے دن ۱۲

کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ عثمان بن عمرو ہیں اور بدری تھے۔ اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہے۔ یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی ہیں یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابو سعید بن یونس نے کہا ہے۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایکمرتبہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگوں نے تحت الشجرہ بیعت کی ہے جو تمھارے سامنے موجود ہیں ہر ایک کو دو سو (درہم مشاہرہ) وظیفہ دیا کرو۔ اور وہی اپنے اور اپنے عزیزوں کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو انکے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ اور عثمان بن قیس کو شرف مہمان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی ہیں ابن ابی علی نے انکو صحابہ میں بیان کیا ہے ہمکو محمد بن ابی بکر نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن ابی رجا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابو حنیفہ (یعنی نعمان بن ثابت) سے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جسکو غیر محرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اسکو احرام والے کھا سکتے ہیں (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے تھے۔ یہانتک کہ (ہمی ذکر میں) ہم لوگوں کی آوازیں بلند ہوگئیں آپ بیدار ہوے اور فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہو ہمنے عرض کیا کہ شکار کے گوشت میں کہ اسکو غیر محرم صید کرے آیا اسکو محرم کھا سکتا ہے راوی نے کہا کہ اسکو کھانیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا۔ عبد اللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اسکو اسد بن موسی نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور فلان فلان نے یہانتک کہ ان لوگوں کو پینسٹھ شمار کیا یعنی ان سب نے اسکو اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسمیں (کچھ) خلاف نہیں ہے کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ انکے والد ۳۶ھ واقعہ جمل میں شہید ہوے تھے۔ اور وہ اسوقت جوان تھے اور انکی پیدائش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانے میں تھی۔

پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ انکے بیٹے حجۃ الوداع میں ان لوگوں میں سے ہوں جو احکام شریعت میں مناظرہ کریں یہ صحیح نہیں ہو اس میں کچھ رہ گیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمحی ہیں۔ انکی کنیت ابو سائب تھی۔ سخیلہ بنت عنبس بن اہبان بن حذافہ بن جمح انکی والدہ تھیں اور یہی سائب بن مظعون اور عبداللہ بن مظعون کی والدہ تھیں یہ عثمان اول (زمانہ) اسلام (میں) اسلام لائے تھے ابن اسحاق نے کہا ہو کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے انھوں نے اور انکے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی۔ عثمان حبش ہی میں تھے کہ انکو خبر پہونچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے۔ ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب اُن لوگوں کو جو کہ حبش میں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ کے سجدہ کرنیکی خبر پہونچی تو یہ لوگ وہاں سے چل نکلے اور انکے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب ہو گئے تو انکی خبر ان لوگوں کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) انکو حبش جانا گران گذرا اور مکہ میں بغیر دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی لیے وہیں رہ گئے) وہیں پر ٹھہر گئے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی امان میں مکہ کے اندر داخل ہوا۔ عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے ابن اسحق نے کہا ہو کہ مجھے صالح بن ابراہیم ابن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے انھوں نے اس شخص سے نقل کر کے بیان کیا ہو جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو تکلیف پہونچتی ہو اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان میں رات دن (چین سے بسر) کرتے ہیں عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح و شام ایک مشرک کی امان میں امن کے ساتھ گذرتی ہو اور میرے دوستوں اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ میں تکلیف اور اذیت پہونچ رہی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ مجھ میں کوئی سخت نقص ہو پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمھارا ذمہ پورا ہو گیا کیونکہ میں تمھاری امان میں تھا اب یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے نکلکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں مجھکو انکی اور انکے اصحاب کی پیروی (لازم) ہو

سلہ یہ واقعہ اس طرح پر ہو کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے آپنے انکو سورہ والنجم سنائی [illegible] شیطان نے بتوں کی تعریف کچھ ایسے ہی میں بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہیں لہذا سورہ والنجم میں جب حضرت [illegible] آپکے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب حضرت کو یہ کیفیت آنحضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ میرا نہ تھا شیطان نے میری [illegible] ہو گئے ۱۲

ولید نے کہا شاید اے بھتیجے تمکو کوئی تکلیف پہونچی یا تمہاری بیحرمتی کی گئی عثمان نے کہا نہیں لیکن مین اللہ کی امان سے راضی ہون اور مین یہ نہیں چاہتا کہ اسکے سوا دوسرون سے امن چاہون ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (وہین) میرے امان مجھے علانیہ پھیر دو عثمان نے کہا چلو پس دونون گھر سے نکلکر مسجد کی طرف چلے (وہان پہونچکر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون (یہان اسواسطے) آئے ہین کہ مجھے امان کو پھیر دین عثمان نے کہا کہ سچ ہے مینے ولید کو وعدے کے بعد سچا نیک سلوک کرنے والا پایا مگر مین نہین چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان مین رہون اور مینے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس مین گئے اور انکے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعر انکو پڑھکر سنایا کہ خبردار ہوجاؤ اللہ کے سوا سب چیزین باطل ہین عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو۔ پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضرور ہی زوال ہے عثمان نے کہا تو تم جھوٹے ہو۔ لوگون نے انکی طرف پھر کر دیکھا اور لبید سے کہا کہ تم یہ شعر پھر پڑھو لبید نے پھر پڑھا عثمان نے بھی پھر اسکے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہین ہے لبید نے کہا خدا کی قسم اے گروہ قریش تمہاری محفلین توایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھین (آج کیا ہوگیا) پس انہین سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اسنے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جسکی وجہ سے انکی آنکھ نیلی ہوگئی پس جو عثمان کے گرد (بیٹھے ہوئے) تھے انھون نے کہا اے عثمان بیشک تم ایک مضبوط پناہ مین تھے اور تمہاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اسوقت) تمکو مصیبت پہونچی ہے عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہے اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزومند ہے جو اس آنکھ کو پہونچی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو ایمان لاکر انکے ساتھ ہین انکی پیروی لازم ہے ولید نے کہا کہ میری امان مین (رہنے سے) تمہارا کیا (حرج) ہے عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت نہین ہے پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ عبادت مین تمام لوگون سے زیادہ کوشش کرتے تھے یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز رکھتے تھے اور عورتون سے کنارہ کشی رکھتے تھے انھون نے ترک دنیا اور خصی کرا دینے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی مگر آپنے اس سے منع کیا۔ یہ اُن شخصون مین ہین جنھون نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ مین شراب نہ پیونگا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہے اور مجھسے کم درجہ کے لوگ مجھپر ہنستے ہین یہ مہاجرین مین اول شخص ہین جنھون نے مدینہ مین وفات پائی سلسلہ ہجری مین انکی وفات ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ یہ پہلے شخص ہین کہ بقیع مین دفن ہوئے۔ ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن عیسیٰ ترمذی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے

ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے۔ آپکی دونون آنکھون سے اشک جاری تھے اور جب ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ سلف صالح یعنی عثمان بن مظعون سے جاکر ملجاؤ اور ایک روایت مین ہو کہ یہ جملہ آپنے اپنی صاحبزادی زینب علیہا السلام کے واسطے فرمایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کی قبر پر ایک پتھر نشانی کے لیے رکھدیا تھا اور انکی قبر پر تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کی نعش کے پاس تشریف لے گئے اور اُنکے اوپر جھکے پھر سر اُٹھایا پھر دوبارہ جھکے بعد اسکے سر اُٹھالیا پھر سہ بارہ جھکے بعد اسکے سر اُٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا کہ اے ابو السائب اللہ تمسے درگزر کرے تم دنیا سے اس حال مین گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہین ہوئے حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ جب عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے کہا کہ جنت تمکو مبارک ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف غصہ سے دیکھا اور فرمایا کہ تمکو یہ کیونکر معلوم ہوا انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ آپکے سوار اور آپکے رفیق تھے حضرت نے فرمایا باوجودیکہ مین خدا کا رسول ہون مگر مین نہین جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا اُس عورت کی بابت اختلاف ہو جس نے ایسا کہا تھا بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ انھین کی بی بی ام سائب تھین اور بعض کا قول ہو کہ وہ ام علاء انصاریہ تھین جنکے یہان وہ رہتے تھے اور بعض کا بیان ہو کہ وہ ام خارجہ بنت زید تھین۔ انکی بی بی نے انکے مرثیہ مین یہ اشعار کہے تھے [1]

یا عین جودی بدمع غیر ممنون　　علی رزیة عثمان بن مظعون　　علی امرء بات فی رضوان خالقه　　طوبی له من فقید الشخص مدفون
طاب البقیع له سکنی و غرقده　　واشرقت ارضه من بعد تعیین　　واورث القلب حزنا لا انقطاع له　　حتی الممات فما ترقی له شؤونی

ام علاء کہتی تھین میںنے خواب مین دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لیے ایک نہر جاری ہو پس مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر اسکی خبر دی آپنے فرمایا کہ یہ انکے اعمال نیک کا ثمرہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[1] ترجمہ - اے آنکھ جاری کر آنسو جنکا سلسلہ قطع نہو ۔ حادثہ پر عثمان بن مظعون کے ۔ ایسے شخص کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی رضامندی مین شب بسر کرتا تھا ۔ خوشخبری ہو اُسکے لیے جسم اُسکا دفن ہو چکا ہے ۔ بقیع اور اسکا گورستان پاکیزہ ہوگیا ۔ زمین اسکے دفن سے روشن ہو گئی ۔ اسکی وفات نے قلب کو ایسا صدمہ دیا ہے جو مرتے دم تک منقطع نہوگا ۔ اور میری یہ حالت نہ بدلیگی ۔ ۱۲

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ۔ قریشی تیمی ہیں یا (انکا نام) معاذ بن عثمان ہو۔ انکی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے اپنی قوم بنی تیم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاذ ابن عثمان کہے جاتے تھے نقل کر کے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگ اسی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریون سے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عثم (رضی اللہ عنہ)

ابو ابراہیم جہنی ہیں انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو۔ چنانچہ اسکو یحیی بن بکیر نے رفیع بن خالد سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن عثم جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے محمد کے دادا سے روایت کر کے نقل کی ہو وہ کہتے تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہون مجھے رنج ہورہا ہو اُس کیفیت کو دیکھکر جو آپکے چہرہ سے ظاہر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر انکی طرف دیکھا بعد اسکے فرمایا کہ (اسکی وجہ) گرسنگی (ہو) وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر مین کچھ کھانا نہین پایا (وہان سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہان مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض مین ایک چھوہارا ٹھیرا لیا یہانتک کہ ایک مٹھی بھر کر چھوہارے جمع ہوگئے پس ان چھوہارون کو لیکر یہ حاضر ہوے اور حضرت کے سامنے رکھدیے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کھائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون کہ تم اللہ و رسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہان قسم اسکی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والون اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہین حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تمکو فاقہ اور مصیبت کے لیے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہو اسکو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پیش آتے ہین جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن شاہین اور ابو نعیم نے انکا نام ثے کے ساتھ لکھا ہو مگر ابن مندہ نے بجائے ثے کے نون لکھا ہو اور ابن ماکولا اور ابو قانع نے بھی نون لکھا ہو۔

(سیدنا) عثیم (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر بن کلیب۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آ رہے تھے۔ ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہو اور اور لوگون نے واقدی سے انھون نے اپنے دادا سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہو شاید اصل مین محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجاے عن کے ابن ہو گیا کیونکہ اس سند مین صحابی کلیب ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

باب العین والجیم

(سیدنا) عجری (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سکسکی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکی کوئی روایت مشہور نہین ہو اسکو ابن یونس نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عجوز (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیر۔ نصر بن حماد نے اپنے والد سے انھون نے شعبہ سے انھون نے جریری سے انھون نے ابو سلیل سے انھون نے عجوز بن نمیر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ مین دروازہ کے سامنے منھ کیے ہوے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کو (یہ بھی دعا) مانگتے ہوے سنا[1] اللھم اغفرلی ذنبی عمدی وخطائی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ اسی طرح عجوز بن نمیر نے کہا ہو۔ اور اس حدیث کو غندر اور حجاج وغیرہما نے شعبہ سے نقل کر کے روایت کیا ہو۔ اور انھون نے کہا ہو کہ عجوز نمیر کی اولاد سے ہین۔ ہمکو عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن یوسف نے سعید جریری سے انھون نے ابو السلیل سے انھون نے عجوز سے جو نمیر کی اولاد سے تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے قبل ابطح مین کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوے دیکھا اور یہ بھی آپکو فرماتے ہوے سنا اللھم اغفرلی ذنبی خطائی وجہلی اور ابو موسی نے بھی اسی طرح کہا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہین رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگون مین ہین جنھین حضرت عمر بن خطاب نے حرم کے حدود قائم کرنے کیواسطے بھیجا تھا یہ قریش کے [illegible] لوگون [illegible] معمر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غنیمت خیبر مین سے تیس وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر [illegible] لکھا ہو۔

---

[1] ترجمہ۔ اے اللہ میرے گناہ بخشدے وہ گناہ میرے قصد سے ہوے ہون یا میری خطا سے ہون ۱۲

(سیدنا) بجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عبید العمری مکہ میں رہتے تھے اسکو طبرانی نے بخاری سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ انھوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو مگر انکی کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسروں نے مقبرہ مکہ کے بزرگی میں ایک حدیث انکی نسبت روایت کی ہو کہ قیامت کے دن مکہ (کی قبروں میں) سے ستر ہزار آدمی اٹھائے جاوینگے کہ انسے حساب نہوگا۔ مستغفری نے کہا ہو کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق[1] خیبر سے حصہ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو مگر دونوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا ہو لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی بجیر بن عبد یزید ہیں جنکا حال اسکے پیشتر ذکر ہوا پس عبد کو (انکے والد کے نام میں سے) ساقط کردیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں سے تیس وسق انکو دیے تھے ہمکو ابوجعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں سے حصہ دیا تھا نقل کرکے بیان کیا ہو کہ بجیر بن عبد یزید کو تیس وسق دیے تھے پس غالب گمان یہ ہو کہ پہلا ہی صحیح ہو اور یہ بیان غلط ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب العین والدال

(سیدنا) عداء (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو و بکار بن عامر کے بھائی ہیں اور بکا کا نام ربیعہ ہو اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی انف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ انف الناقہ نہیں ہیں کہ جنکے قبیلہ کی مدح حطیئہ نے کی ہو۔ یہ عداء بصرے کے رہنے والوں میں شمار کیے گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے۔ انسے ابو رجاء عطاردی اور عبد المجید بن وہب اور جہضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ ہمنے واقعہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کی مگر نہ ہمکو اللہ نے غلبہ دیا اور نہ ہماری مدد کی پھر اسلام لائے اور انکا نسب اچھا ہوا ہمکو ابراہیم بن محمد کے علاوہ اور لوگوں نے اپنی سندوں کو ابوعیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عباد بن لیث صاحب کرابیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد المجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عداء بن خالد نے کہا کیا تمکو (وہ) تحریر پڑھکر نہ سناؤں (جو) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لکھدی۔ میں نے کہا کہ

---

[1] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہو۔

ہان سناتے ہیں پس انھون نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی ہذا ما اشتری العداء بن خالد بن ہوذہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداً او امۃ لا داء ولا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم۔ اصمعی نے کہا میں نے غائلہ کی نسبت سعید بن ابی عروبہ سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ (غائلہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولی کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا مین مبتلا ہونا۔ اور انھین سے مین نے خبثہ کے معنی دریافت کیے انھون نے کہا (خبثہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچ ڈالنا جس سے مسلمانون سے معاہدہ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عداس (رضی اللہ عنہ)

شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے۔ شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والون سے ہین۔ یہ نصرانی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کی (حدیث ہین) انکا ذکر ہو۔ ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے نفیلی نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن زیاد سے انھون نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کرکے خبر دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کی طرف تشریف لیجانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپکو پہونچے انکو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپکو ایک باغ مین پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عتبہ اور شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا وہ دونون اس باغ مین (موجود) تھے پس آپ نے انگور کے سایہ (مین آرام لینے) کا قصد کیا چنانچہ وہین سایہ مین آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونون بیٹے آپکو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جہلاے طائف آپکو کیسے مصائب دے رہے ہین پس ان دونون کے خون نے جوش کیا۔ ان دونون نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جسکا نام عداس تھا بلایا اور اس سے کہا کہ ان انگورون مین سے ایک خوشہ لیکر اس شخص کے سامنے رکھدے (یہ اشارہ آنحضرت کی طرف تھا) چنانچہ اُسنے ویسا ہی کیا اور آپکے پاس آکر اُس نے وہ انگور کا خوشہ رکھکر کہا اسکو نوش فرمائیے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لیے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اُسکو کھانا شروع کیا۔ عداس نے آپکے چہرۂ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہین کہتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے عداس تم کس شہر کے ہو اور تمھارا دین کیا ہے۔ اُسنے کہا مین نصرانی ہون اور نینوی کے باشندگان سے ہون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ یونس بن متی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والون مین ہو۔ عداس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہین آپ نے فرمایا وہ میرے

۱؎ ترجمہ۔ یہ تحریر ہے اس بات کی کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جس مین نہ کوئی مرض ہو نہ کوئی غائلہ نہ کوئی خبثہ یہ خرید و فروخت ایسی ہوئی ہو جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے ۱۲۔

بھائی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں پس عداس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے سر اور ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ راوی سے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے آپسمین ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمھارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عداس ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں نے اُنسے کہا کہ ای عداس تمھاری خرابی ہو تمکو کیا ہو گیا تھا کہ تمنے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انھوں نے کہا ای آقا اس سے بہتر دنیا مین کوئی نہین ہو ان دونوں نے کہا کہ تمپر افسوس ہو ای عداس اپنے دین سے نہ پھرو۔ تمھارا دین اُنکے دین سے بہتر ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہو اور انکا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابو عبد اللہ بن مندہ پر استدراک کیا ہو حالانکہ اُنکے دادا نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عداس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبد اللہ بن سعد بن وائل عکلی ہین اسکو ابن قانع نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبد اللہ بن عداس سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ عداس اور خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے انکو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن بداء ہیں ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگوں نے اپنی سند کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد بن ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمنے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق نے ابو نضر سے انھوں نے باذان سے جو ام ہانی کے غلام تھے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے تمیم داری سے آیت یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ کسی اور کے حق مین خیال کرتے ہین یہ دونون نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونوں کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور انکے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔ وہ (وہان آکر) بیمار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ان دونون کو (کچھ) وصیت کرکے مر گئے۔ تمیم داری کہتے تھے ہمنے اس جام کو ہزار درہم پہ فروخت کر ڈالا پھر اسکو آپسمین ہمنے اور عدی نے بانٹ لیا۔ جب ہم لوگ بدیل کے عزیزون کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہمنے اُنکے عزیزون کو دیدیا جب ان لوگون نے اسباب مین جام کو نپایا تو ہمسے اسکی کیفیت دریافت کی ہمنے کہا انھوں نے (ہمارے پاس) اسکے سوا کچھ نہین چھوڑا۔ تمیم کہتے تھے جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلام لایا تو میں پھر بدیل کے عزیزوں کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور میں نے (وہ) پانچسو درہم (جو جام فروخت کرکے لیے تھے) انکو دیدیے اور یہ بھی انکو میں نے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لیے ہیں - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لوگ انکو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے گواہ طلب کیے انھوں نے گواہوں کو نہ پایا پس آنحضرت نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جسکی اسکے ہم مذہب تعظیم کرتے ہیں پس انھوں نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم الآیہ - کو نازل فرمایا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو نعیم نے کہا ہے عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے - اور بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے -

میں کہتا ہوں کہ حق ابو نعیم کے ساتھ ہے - کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام نہیں لائے - کیونکہ تمیم حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا انسے اسکا حلف لو جسکو انکے دین والے معظم جانتے ہیں - یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہ تھے - واللہ اعلم -

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو البداح ہمکو اسمعیل وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو البداح بن عدی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام رعیت کے واسطے اجازت دیدی تھی کہ ایک دن تیر اندازی کیا کرو اور ایک دن اسکو موقوف رکھا کرو - اسی طرح اسکو ابن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اسکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو البداح ابن عاصم بن عدی نے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم کنیت ابو رفاعہ اسیطرح انکو ابن ابی علی نے بیان کیا ہے اور انکے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگوں نے تمیم بن اسید اور بعض نے عبد اللہ بن حارث کہا ہے مگر جہانتک میں جانتا ہوں تو سوا ابن علی کے دوسروں نے انکو عدی نہیں کہا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

تیمی ہیں انکو اسماعیلی نے بیان کیا ہے انسے وازع بن نافع نے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے عدی تیمی سے انھوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا کہ قیامت رذیل آدمیون پر قائم ہوگی ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

جذامی ہین ۔ ہمکو ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہبل طبیب بغدادی نے جو موصل مین فروکش تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم یعنی اسمعیل بن احمد بن عمر بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی عبد العزیز بن احمد کتانی خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر اور ابو القاسم تمام بن محمد رازی اور ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون نے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابو القاسم یعنی عبد الرحمن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابو بکر یعنی محمد بن عبد الرحمن بن عبید اللہ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابی العقب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو زرعہ یعنی عبد الرحمن بن عمرو نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ہمرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے نقل کرکے بیان کیا کہ انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سفر مین ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے مینے کہا یا رسول اللہ میری دو عورتین ہین وہ دونون (مجھسے) لڑنے لگین مینے ایک کے تیر مار دیا وہ اپنے تختہ پر ڈالدی گئی پس وہ مرگئی آپنے فرمایا کہ تم اسکی دیت دو اور اُسکے مال کے وارث نہو وہ کہتے تھے گویا مین اب بھی دیکھ رہا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرخ ناقہ پر ہین اور آپ فرماتے ہین ای لوگون تم جان لو کہ ہاتھ تین ہین (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے برتر ہی (دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہی (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جسکو دیا جاوے وہ سب سے نیچے ہو ۔ پس تم لوگ مال دنیا سے بچو ای اللہ مینے (تیرے احکام کو) پہونچا دیا ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ طبرانی نے دونون کو دو عنوان مین ذکر کیا ہو یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہو کہ عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت کی ہو یا انھون نے کسی اور شخص سے اور اسنے عدی جذامی سے روایت کی ہو کہ انھون نے عورت کو تیر مار دیا وہ مرگئی اور محمد بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو لیکن یہ دونون دو شخص ہین ابن مندہ کا ایک کر دینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انھون نے یہ دونون حدیثین عدی بن زید جذامی کے تذکرہ مین لکھی ہین واللہ اعلم ۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل ابن عمرو بن غوث بن طی طائی ہین انکے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ انکی بخشش ضرب المثل تھی ۔ عدی کی

کنیت ابو طریف تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ابو وہب تھی انکے نسب مین طی تک بعض نامون کی نسبت نسب جاننے والون نے اختلاف کیا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنہ۹ھ ماہ شعبان مین وفد ہو کر آئے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ سنہ۱۰ہجری مین آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہمکو ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسیٰ بن علی بن عیسی بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے ابو عبیدہ بن حذیفہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مین عدی بن حاتم کے حالت کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے ہمسایہ تھے مینے کہا کہ خود انھین سے چلکر کیون نہ دریافت کرون چنانچہ مین انکے پاس گیا اور انکی حالت پوچھی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوے تو آپنے بلا بھیجا تو مجھکو ایسا سخت ناگوار ہوا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہوئی پس مین وہان سے چل دیا یہانتک کہ جب مین روم کی سرحد کے قریب پہونچ گیا تھا تو مجھکو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ سخت یا ناگوار کوئی چیز نہین معلوم ہوئی مینے (اپنے دل مین) کہا اگر مین اس شخص (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤن اگر وہ کاذب ہونگے تو مجھکو کوئی خوف نہین ہے اور اگر سچے ہونگے تو مین انکی پیروی کرلونگا اور آگے بڑھنے لگا جب مین مدینہ مین آیا تو لوگ میری اطلاع پاکر میرے پاس آئے اور انھون نے کہا عدی بن حاتم آئے عدی بن حاتم آئے پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ مینے کہا کہ میرا بھی دین ہے آپنے فرمایا کہ مین تجھسے زیادہ تمھارے دین کا جاننے والا ہون مینے کہا آپ مجھسے زیادہ میرے دین کو جانتے ہین آپنے دو یا تین بار فرمایا ہان آپنے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہین ہو کیا تم مرباع نہین کھاتے ہو مینے کہا ہان پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہین ہو کیا تم مرباع نہین کھاتے ہو مینے کہا ہان آپنے فرمایا یہ تو تمھارے مذہب مین جائز نہین ہے۔

بعض لوگون نے کہا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بی بی کو (ساتھ) لیا اور ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے۔ اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہین چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانون نے سفانہ ہی کو گرفتار کر لیا۔ پس وہ اسلام لے آئین اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ گئین اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے انکا اسلام اچھا ہو گیا ہے مینے انکو (آئندہ) انکے ہمشیرہ سفانہ کے حال مین ذکر کیا ہے۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابوبکر صدیق کے
پاس ردت کے وقت میں اپنی قوم کی زکاۃ لیکر آئے تھے اور اسلام پر ثابت (قدم) رہے مرتد نہیں ہوئے اور انکی
قوم بھی انکے ساتھ ثابت (قدم) رہی یہ بڑی سخی اور اپنی قوم میں بڑے شریف تھے سب لوگ انکی تعظیم کرتے تھے خواہ
انکی قوم کے ہوں یا کسی اور قوم کے۔ حاضر جواب تھے۔ انسے روایت کی گئی ہو کہ انھوں نے کہا کہ مجھپر کوئی نماز کا وقت
نہیں داخل ہوا لیکن اس حال میں کہ میں اسکا مشتاق رہتا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جسوقت آتے تھے
تو آپ انکا اکرام کرتے تھے ہمکو بہت سے لوگوں نے اجازۃً ابو غالب بن بنا سے انھوں نے ابو محمد جوہری سے انھوں نے
ابو عمر حیویہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن فہم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون یعلی بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے اسمعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو
عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کے پاس گئے تو گویا حضرت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے التفاتی
دیکھی تو انھوں نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ مجھکو پہچانتے ہیں حضرت نے کہا ہاں خدا کی قسم پہچانتا ہوں۔ تمکو اللہ تعالی نے
حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا ہیں تمکو پہچانتا ہوں خدا کی قسم تم اسلام اسوقت لائے ہو کہ لوگوں نے کفر کیا اور تمنے
پہچانا جب لوگوں نے انکار کیا اور تمنے وفا کی جب لوگوں نے بدعہدی کی تم آگے ہوئے جب لوگ پیچھے ہٹے۔ عدی نے
کہا کافی ہی مجھکو اے امیر المومنین مجھکو کافی ہی فلانی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ مہران اور واقعہ جسر میں ابو عبیدہ
کے ساتھ شریک تھے اور اسکے علاوہ (اور بھی فتوح میں شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گئے تھے تو یہ
انکے ساتھ بعض فتوحات میں شریک رہے۔ خالد بن ولید نے انکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس
خمس بھیجا تھا یہ عدی کوفہ میں رہتے تھے۔ شعبی نے کہا ہو کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو
بھیجا کہ انسے حاتم کی دیگیں عاریت مانگے انھوں نے ان دیگوں کو بھر دیا اور مزدوروں پر لادکر وہ دیگیں اشعث کے
پاس بھیجدیں اشعث نے (یہ کیفیت دیکھکر) عدی کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمنے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم
خالی دیگیں عاریت نہیں دیتے عدی (کی خیرات کی یہ حالت تھی) چیونٹیوں کے واسطے روٹی کے ریزے منتشر کر کے
ڈالدیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمسایہ ہیں انکا بھی حق ہو یہ عدی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منحرف تھے
جب حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انھوں نے کہا کہ انکے قتل کی بابت ایک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جاویگا۔ جب واقعہ
جمل میں انکی ایک آنکھ پھوڑدی گئی اور انکا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف مارا گیا اور انکا دوسرا بیٹا خارجیوں کے ساتھ

مارا گیا تو آپنے کہا مارا گیا ہو ابوطریف کہا حضرت عثمان کی شہادت میں بکری کا بچہ مارا گیا انھوں نے کہا ہاں خدا کی قسم بڑا بکرا (مارا گیا) یہ جنگ صفین میں علیؓ کے ساتھ شریک تھے انسے شعبی اور تمیم بن طرفہ اور عبد اللہ بن معقل اور ابو اسحاق ہمدانی وغیرہم نے روایت کی ہو انھوں نے ۸۲ھ میں وفات پائی تھی بعض نے کہا ہو ۸۱ھ اور بعض نے کہا ہو کہ ۹۱ھ میں وفات پائی انکی عمر ایک سو بیس کی تھی بعض نے کہا کہ کوفہ میں مختار کے زمانے میں وفات پائی تھی۔ بعض نے کہا کہ قرقیسا میں وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن سوارہ بن جشم بن سعد جشمی ہیں محمد کے والد تھے یہ عدی اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا۔ مگر میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانے میں زندہ تھے یا نہیں ہمنے انکے بیٹے محمد کے نام میں انکو ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے اسلام میں اختلاف کیا گیا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انکو لوگوں نے اُن شخصوں میں ذکر کیا ہو جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا فتح مکہ کے نو مسلموں میں ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ میں انکو گمان کرتا ہوں کہ عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں اور وہ ابو العاص بن ربیع کے چچازاد بھائی ہیں پس اگر انکا خیال صحیح ہو تو یہ دونوں دو شخص ہیں یعنی یہ عدی اور انسے پہلے (تذکرہ والے) عدی (دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زغبا (ابو زغبا) کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بذیل بن سعد بن عدی بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہیں کہ جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر میں ابو سفیان کے قافلہ کی تجسس میں بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جذامی حجازی ہیں انکی (روایت کردہ) حدیث میں اختلاف ہو آپنے عبد اللہ بن ابی سفیان نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف مدینہ میں ایک ایک برید مویشیوں کی چراگاہ بنا لی تھی

کہ اُسکے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائیں سوا ایک لکڑی کے جس سے اونٹ ہانکے جاتے ہیں اور کوئی چیز کاٹی نہ جائے ان سے عبد الرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے قبیلہ جذام میں سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوے سنا انھوں نے ایک شخص سے نقل کیا جنکو لوگ عدی بن زید کہتے تھے کہ انھوں نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جسکی وجہ سے وہ عورت مرگئی یہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تبوک میں پیچھے آکر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اُسکی تم دیت دو اور اُسکے (مال کے) وارث نہ بنو۔ اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو اور ابو عمر نے عدی جذامی کہا ہو اور انسے ایک حدیث انھیں کی عورت کے قتل کی روایت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث عبد الرحمن بن حرملہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے انھوں نے انھیں میں سے ایک شخص سے سنی جنکو لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہیں بیان کیا اور وہ یہی ہیں اور انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھکر کہا ہو کہ عدی بن زید عدوی جذامی ہیں اور طبرانی نے ان دونوں کو دو عنوان میں بیان کیا ہو عدی بن زید سے عبد اللہ بن ابی سفیان نے حمی مدینہ کی نسب روایت کی ہو اور جذامی سے عبد الرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہو کہ انھوں نے اپنی عورت کو مارا وہ مرگئی ابو موسی نے کہا اور حافظ ابو عبد اللہ بن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہو حالانکہ وہ دونوں دو شخص ہیں عدی جذامی کا حال پہلے گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کی اولاد میں ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر اپنے اور اپنے اعزا کی اسلام (کی خبر لیکر) آئے تھے اور انھوں نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک خط لکھدیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمد بن سوارہ بن قاطع بن جری بن عوف بن مالک بن سود بن ہذیل بن جشم بن جذام جذامی ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر آئے تھے۔ اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں انکی کنیت ابو فروہ تھی انکو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ میں بیان کیا ہو لیکن انکے والد کے صحابی ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں ہو۔ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحیی بن سعید سے انھوں نے ابو زبیر سے انھوں نے

عدی بن عدی بن عمیرہ کندی سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مسلمان کے مال (تلف کرنے) مین قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالی کو بہت غصہ مین پاویگا۔ اور یہ حدیث بہت سے لوگون نے عدی بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کرکے روایت کی ہو۔ ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انھون نے عرس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام مین کوئی برا کام کیا جاے تو جو شخص وہان موجود ہو مگر اس کام کو برا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہان موجود نہین ہو اور جو شخص وہان موجود نہو مگر اس کام کو پسند کرے وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہان موجود ہو[1]۔ یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہین نیز اسکو ابو داؤد نے احمد بن یونس سے انھون نے ابو شہاب سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے عدی بن عدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو پس جہان یہ حدیثین مرسل روایت ہوئی ہین انکو دیکھکر بعض لوگون نے انکو صحابی خیال کیا ہو۔ ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید نے بیان کیا نیز ابو زکریا نے کہا کہ ہمسے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے رجاء ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے عدی بن عمیرہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایسی حلف کی کہ اس سے اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک مین کرلے وہ اللہ برتر اپنے اوپر غصہ کرتے ہوے دیکھیگا ابو زکریا نے کہا ہو کہ مینے عبد اللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے اپنے والد کو کہتے ہوے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ عدی صحابی نہ تھے انکو عمر بن عبد العزیز نے جزیرہ اور موصل کا عامل بنادیا تھا اور یہ عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبد العزیز کا انکو عامل بنانا اسپر دلالت کرتا ہو کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ انکی خلافت سنہ ۹۹ ہجری مین تھی اور یہ عدی اسکے بعد بھی زندہ رہے۔

[1] مقصود یہ ہو کہ برے کام کو سنکر اس سے بیزاری ظاہر کردینا چاہیے یا کم از کم اسپر سے دل مین ناراض رہنا چاہیے ۱۲

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سوید بن زبان بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہیں یہ مغنی اور شاعر ہیں ابن کلبی نے کہا ہو کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انھوں نے کہے تھے انھیں سے چند یہ ہیں سہ

ترکت الشعر واستبدلت منہ	اذا داعی صلوۃ الصبح قاما
کتاب اللہ لیس لہ شریک	وودعت المدامۃ والندامی
وودعت القداح وقد ارانی	بہا سدکا وانکانت حراما

یہ عدی اعرج کے لقب سے مشہور تھے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ بن فروہ کندی ہیں انکی کنیت ابوزرارہ تھی انھوں نے مقام رہا میں وفات پائی تھی۔ آنسے قیس بن ابو حازم نے روایت کی ہو ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے اسمعیل بن خالد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عمرو کندی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تم میں سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بنکر جائے تو وہ اگر ایک تاگہ بھی (وہان کی آمدنی کا) ہمسے چھپائے تو یہ خیانت ہو قیامت کے دن اُسے لائیگا پس ایک انصاری سیہ فام کھڑے ہو گئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اپنا کام واپس لیجیے حضرت نے فرمایا کیون انھوں نے کہا ابھی آپنے ایسا ایسا فرمایا ہو آپنے فرمایا ہان یہ میں اُس شخص کے لیے کہتا ہون جسکو عامل بناؤن کہ وہ قلیل وکثیر سب لے آئے پھر جسقدر اسکو دیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حضرمی ہیں اور بعض لوگ انکو کندی کہتے ہیں صحیح یہی ہو کہ یہ کندی ہیں۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کندی کے بھائی تھے انسے انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے معاملات مخفی ہوتے ہیں ثیبہ عورت تو اپنی رضامندی یا نارضامندی

سلہ ترجمہ میں نے شعر گوئی ترک کردی اور اسکے عوض میں یہ بات اختیار کی ہو کہ جب اذان صبح کی ہوتی ہو اٹھ کھڑا ہوتا ہون ۔ کتاب خدا کا کوئی شریک نہیں ہو ۔ میں نے شراب خواری اور ندما مجلسیں چھوڑ دیں ۔ میں نے جام نوشی ترک کردی اور میں اپنے آپکو اسکی وجہسے خوشدل پاتا ہون اور یقیناً وہ حرام تھی ۱۲

بیان کرے مگر بکر کی رضا انکا خاموش ہوتا ہو۔ اور سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے انھون نے ابو زبیر سے
انھون نے عدی بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوے حاضر ہوے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہو اور
دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہو اور اسنے اسکو غصب کر لیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے قبضہ مین
زمین ہو وہ قسم کھاوے جب لوگون نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپنے اس سے فرمایا کہ خبردار ہو
جس نے مرد مسلمان کے مال (تلف کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالی کو اپنے اوپر غصہ کرتے
ہوے دیکھے گا۔ اسنے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے آپنے فرمایا کہ اسکے لیے جنت ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ میرے خیال مین پہلے ہی شخص ہین یعنی عدی بن عمیرہ بن فروہ
مین کہتا ہون کہ حق ابو نعیم ہی کے ساتھ ہو کہ وہ دونون ایک ہین لیکن انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا
ثابت نہین ہو۔ اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کوفہ مین رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہان گئے تو انھون نے
اہل کوفہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین کچھ سخت نا ملائم باتین سنین اس پر ارقم نے جو قبیلہ کندہ کے خاندان
اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے کہا تھا کہ ہم اس شہر مین نہین رہتے ہین کہ جسمین لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو
دشنام دہی کرتے ہین پس وہ وہان سے حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراقی آتا تھا
تو یہ اسکو جزیرہ مین اترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کرینگے اور انکو
کچھ زمین دیدیتے تھے بعد اسکے انھون نے اہل عراق کو یہ لکھ بھیجا کہ مین خوف کرتا ہون کہ تمھین یہ لوگ کچھ تکلیف
پہونچا ینگے لہذا تم مقام رہا مین رہو اور وہین انکو زمین دیدی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ صفین مین شریک
ہوے۔ عدی کا انتقال مقام رہا مین ہوا۔ ابو الہیثم نے کہا ہو کہ یہ عدی اور وہ عدی جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا
دونون ایک ہین اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عدی بن عمیرہ کندی اور بقول بعض عدی بن زرارہ بن ارقم
ابن نعمان عدی بن فروہ کندی کے قوم سے ہین کنیت انکی ابو فروہ ہو۔ ابن ابی خیثمہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن
فروہ کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور (یہ بھی) کہا ہو کہ انکی نسبت کہا جاتا ہو کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ
ابن ارقم کندی ہین کوفی الاصل تھے اور وہین انکا مسکن تھا مگر حران چلے گئے تھے بعض نے کہا ہو کہ یہ وہی پہلے

شخص ہیں یعنی عدی بن عمیرہ کندی ہیں یہ اکثر لوگوں کے نزدیک عمر بن عبد العزیز کے مصاحب تھے اسکو بخاری نے کہا ہو اور بخاری کے علاوہ لوگوں نے بخاری کی مخالفت کی ہو اور انکو عدی بن عمیرہ کندی کہا ہو اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہیں ہیں اور احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ یہ نہ تو عمیرہ کے بیٹے ہیں نہ فروہ کے اور انکے والد کو تیسرا شخص کہا ہو اور انسے ایک شخص نے روایت کی ہو جسکو لوگ عرس کہتے تھے رجاء بن حیوہ نے عدی بن عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ واقدی نے کہا ہو کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے سنہ ھ میں بمقام کوفہ وفات پائی۔ انکو میں پہلا ہی عدی خیال کرتا ہوں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کلام ایسا نہیں ہو کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابو حاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں ہاں احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ یہ عدی ان دونوں کے علاوہ شخص ہیں اور شک نہیں ہو کہ اسمیں احمد بن زہیر نے غلطی کی اور میں بھی اس بات میں نہیں شک کرتا ہوں کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہیں نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہیں میرے خیال میں یہ تینوں شخص ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس سہمی ہیں یہ بھی مولفۃ القلوب میں سے تھے علی بن مبارک نے محمد بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انھیں میں عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ معروف نہیں ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ بن خباب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہیں جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ انکے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ میں شہید ہوے انکے سینہ میں برچھا مارا گیا تھا اسی کے صدمہ سے مر گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسی طرح ابن اسحاق اور واقدی نے کہا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابن نضیلہ اور یہ نضیلہ بن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہیں اور عدی کی والدہ مسعود بن حذافہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھیں انھوں نے اور انکے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں یہ عدی

ابن نضلہ نے وفات پائی یہ اسلام میں اول مورث ہیں کہ انکے بیٹے نعمان نے انکی میراث پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی اسدی قریشی ہیں یہ نوفل کے دونوں بیٹوں ورقہ اور صفوان کے بھائی تھے انکی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابط شرا فہمی کی بہن تھیں اسکو زبیر نے بیان کیا ہے عدی فتح مکہ میں اسلام لائے تھے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی طرف سے حضر موت کے عامل رہے ام عبد اللہ بنت ابی بختری بن ہشام انکی زوجہ تھیں عدی انکو برابر لکھ بھیجتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آؤ مگر وہ نہ آتی تھیں بالآخر عدی نے انکو یہ شعر لکھکر بھیجا ؎[1]

اذا ام عبد اللہ لم تحل بوادیہ ولم تمس قربا ہیج الشوق دواعیہ

تو ام عبد اللہ سے انکے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمہارے چچازاد بھائی کا اب یہ خیال ہو رہا ہے تم اسکے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (انکے پاس) چلی گئیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کندی ہیں ابو عائذ انکی کنیت تھی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے اسکو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

باب العین والراء

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر حارثی ہیں انکے والد اوس بن قیظی ان منافقوں کے سرداروں میں سے تھے جو کہتے تھے کہ ان بیوتنا عورۃ[2] اور ابن اسحاق اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو احد میں بوجہ کمسنی کے چند اور لوگوں کے ہمراہ جنمیں ابن عمر اور براء بن عازب بھی تھے واپس کر دیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سرداروں میں سے

[1] ترجمہ۔ جب ام عبد اللہ نے اسکے یہاں آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئیں تو انکا شوق اور بھی جوش میں آیا ۱۲

[2] ترجمہ۔ بیشک ہمارے گھر تنہا ہیں وہ ہم ادھر میں نہیں جا سکتے ۱۲

بڑے ہی سخی تھے سخاوت میں عبد اللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے - ابن قتیبہ اور مبرد نے ذکر کیا ہے کہ (ایک مرتبہ) عرابہ نے شماخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جا رہا تھا اُس سے پوچھا کہ مدینہ کیوں جاتے ہو اسنے کہا اپنے گھر والوں کے واسطے غلہ لینے جاتا ہوں اسکے ساتھ دو اونٹ تھے پس انھوں نے چھوہارے اور گیہوں سے انکو بھر دیا اور اسکو کپڑے پہنا دیے اور اسکی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور انکی اپنے اس قصیدہ میں مدح کی ہے[1]

رأیت عرابة الاوسی یسمو الی الخیرات منقطع القرین اذا ما رایة رفعت لمجد تلقاھا عرابة بالیمین

اذا بلغتنی وحملت رحلی عرابة فاشرقی بدم الوتین

یہ تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شماخ جہنی ہیں - یہ اس تحریر میں گواہ تھے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کے لیے بحرین بھیجنے کے وقت لکھ دی تھی - اسکو دباغ نے اُنمیں ذکر کیا ہے کہ جنمیں ابو عمر پر استدراک کیا ہے -

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

عبد الرحمن کے والد تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے انکی سندوں میں انکا ذکر ہے اور اس سے زیادہ انکی نسبت اور کچھ نہیں بیان ہے -

(سیدنا) عرباض (رضی اللہ عنہ)

ابن ساریہ سلمی ہیں انکی کنیت ابو نجیح تھی - ان سے عبد الرحمن بن عمرو اور جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیرہم نے روایت کی ہے یہ شام میں رہتے تھے - ہمکو ابو بکر یعنی محمد بن عبد الوہاب بن عبد اللہ معروف بابن شیرجی دمشقی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العلاء یعنی احمد بن کی بن حسنویہ حسنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر نبردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انھوں نے خالد بن

[1] ترجمہ میں نے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکیوں کی طرف ترقی کرتے ہیں اور کوئی انکا ساتھی نہیں ہوتا جب کوئی جھنڈا بزرگی کا بلند کیا جاتا ہے تو عرابہ اُسکو داہنے ہاتھ سے لے لیتے ہیں جب تمنے مجھے پہونچا دیا اور سواری میری غلہ سے لاد دی تو نے اے عرابہ تو اب رگ گردن کو سرخ کرلے ۱۲

معدان سے انھون نے عبد الرحمن بن عمرو سے انھون نے عرباض بن ساریہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (کہ جسکی وجہ سے) آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور دل لوگون کے دہلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونیوالے کی ہو پس آپ ہمین کیا وصیت کرتے ہین آپنے فرمایا مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہون اگرچہ حبشی غلام ہو۔ پس جو شخص تم مین سے زندہ رہیگا بڑا اختلاف دیکھیگا تم لوگ امور محدثہ سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہین پس جو شخص تم مین سے اسکو پاوے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرے اور خلفاء مہدیین و راشدین کے طریقہ کو (اختیار کرلے) اور سخت پکڑو اسکو عرباض کی وفات ۷۵ھ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر والے فتنہ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عُمر رب (رضی اللہ عنہ)

کندی تھے انکا شمار اہل شام مین ہو آنسے ابو عفیف یعنی عبد الملک نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزین پیدا کروگے مگر محدثات عمر (رضی اللہ عنہ) مجھکو بہت محبوب ہین انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عُرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکا ہین عامر بن صعصعہ ہین یہ عرفی اور انکے بھائی عمرو بن عامر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر آسے تھے آپنے انکے رہنے کے مقامات یعنی مضنع اور فرار ہبہ کردیے تھے اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ کندی ہین عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے انکا نسب انکے بھائی عدی کے تذکرہ مین گذر چکا ہو آنسے انکے بھتیجے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہو آنسے زہدم بن حارث نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھپر قصداً جھوٹ باندھا پس اسکو چاہیے کہ اپنی جگہ دوزخ مین تلاش کرے۔ اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتون کی تزویج مین عورتون ہی سے مشورہ لو۔ اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہو اور انھون نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انھون نے عرس سے روایت کی ہو۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کنسبت مین جو کچھ کلام ہو وہ پہلے گذر چکا ہو۔

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کندی ہیں انکا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو نہیں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کے فتنہ میں انکی وفات ہوئی تھی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن کرب تمیمی ہیں اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عرفجہ بن اسعد بن صفوان تمیمی ہیں۔ بصری تھے یہ وہی شخص ہیں کہ ایام جاہلیت میں واقعہ کلاب کے دن انکی ناک کو صدمہ پہونچا تھا ہمکو ابو منصور بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہونچا کر خبر دی انھوں نے ابو الاشہب سے انھوں نے عبدالرحمن بن طرفہ بن عرفجہ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انکے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور انکے دادا کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی تو انھوں نے چاندی کی ناک لگالی تھی وہ بدبو کرنے لگی (انھوں نے کہا) مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگالوں اور اس حدیث کو ہاشم بن برید اور ابو سعید صنعانی نے ابو الاشہب سے اپنی سند کیساتھ نقل کر کے اُسی کے مثل روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ یہ وہ شخص ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان سے انکے حق میں کہا تھا اور انکو مدد کیلیے بھیجا تھا کہ ان سے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے انکو اسی طرح ذکر کیا ہے کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہیں میں نے اسکو بہت سے اُن صحیح نسخوں میں دیکھا ہے جو کہ نہایت معتبر ہیں کہ خزیمہ غلط ہے بلکہ وہ ہرثمہ ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جنکو عتبہ بن غزوان کی مدد کے لیے حضرت عمر نے بھیجا تھا اور ابو بکر صدیق نے بھی عمان میں انسے جیفر بن جلندی کو مدد دی تھی (یہ اسوقت) کہ جب وہاں کے لوگ لقیط بن مالک ازدی صاحب تاج کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محصن علقانی اور عکرمہ بن ابی جہل تھے پس انھوں نے مرتدوں پر فتح پائی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اشجعی ہیں بعض نے کہا کندی ہیں اور بعض نے انکے والد کا نام صریح اور بعض نے ضریح اور بعض نے طریح اور بعض نے شریک اور بعض نے ذریح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے انکے علاوہ کہا ہے اور انہیں سے بعض

لوگون نے انکو اسلمی کہا ہی یہ کوفہ مین رہتے تھے آنسے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور شعبی وغیرہم نے روایت کی ہی کہ زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انھون نے عرفجہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ آجکی شب (مینے خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کیے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کیے گئے پھر عمر وزن کیے گئے پھر عثمان وزن کیے گئے یہ سب لوگ بھاری اترے۔ ہمکو یحیی بن ابی الرجاء نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے زیاد ابن علاقہ سے انھون نے عرفجہ بن شریک سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہوگا پس جو ارادہ کرے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو پراگندہ کرے حالانکہ وہ مجتمع ہون تو تم لوگ اُسکو مار و خواہ کوئی ہو۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ احمد بن زہیر نے کہا ہی کہ عرفجہ اشجعی عرفجہ بن شریح کندی کے علاوہ ہین اور کہا کہ جسطرح احمد نے کہا ہی وہ میرے نزدیک نہین اور انسے ابو عمر نے یہ دونون حدیثین روایت کی ہین اور کہا ہی کہ عرفجہ کے والد کے نام مین بہت اختلاف ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرثمہ ابن عبد العزی بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو بارق کے بھائی تھے اور بارق کا نام سعد بن عدی بن حارثہ بن عمرو مزیقی یہ وہی شخص ہین جنھون نے موصل مین لشکر جمع کیا تھا۔ اور اُسکے حاکم ہوے اور موصل کی نسبت انکی بہت خبرین ہین یہ وہی شخص ہین کہ انکے ذریعہ سے عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو مدد دی تھی جب انکو بصرہ کا حاکم کیا تھا۔ اور ابن غزوان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ مین عرفجہ بن ہرثمہ سے تمھاری مدد کرتا ہون کیونکہ وہ دشمن سے بڑے لڑنے والے اور مکر کرنے والے ہین۔ جب وہ تمھارے پاس آوین تو اُنسے (امور جنگ مین) مشورہ لیتے رہنا ہشام کلبی نے انکو اسی نسب سے ذکر کیا ہی اور انکو بنی عمرو سے جو بارق کا بھائی تھا شمار کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا شمار بارق مین ہی اور طبرانی نے ذکر کیا ہی کہ یہ وہی شخص ہین کہ جنھین حضرت عمر نے عتبہ بن غزوان کی امداد کے واسطے بھیجا تھا اور ابو عمر نے انکو عرفجہ بن خزیمہ کہا ہی پس اسمین تصحیف ہو گئی ہی اور ہم اسکو ذکر کر چکے ہین کہ انکی غلطی پہچان لی جاوے ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا یزید بن ایاس ازدی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علیل عنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو غسان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہان چار ہزار لوگونکو ازد اور طی اور کندہ اور عبد القیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ بارقی کو حکم دیا پس انھون نے فارس سے موصل تک

انکو معافی مین دیدیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شبخون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور ہمسے ابوزکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن یزید نے سری بن یحیی سے انھون نے سیف بن عمر وسے انھون نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاق مین جمع ہورہے ہین اور مین وہان سے چلا آیا ہون تکریت مین مقیم ہون پس حضرت عمر نے انکے پاس لکھا کہ عبد اللہ بن مغنم عبسی کو انطاق کی طرف روانہ کرو اور مقدمۃ الجیش انکے ربعی بن افکل عنزی اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ بارقی ہون اور تکریب وموصل کی فتح مین پوری حدیث بیان کی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی یزید۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ جعفر مستغفری نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہو۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ کہا جاتا ہو کہ انکو شرف صحبت حاصل تھا مگر کوئی حدیث انکی نہین بیان کی۔

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین۔ کلبی نے ابوصالح سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیہ[1] (اسکی شان نزول یہ ہو کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیان چھوڑین اور ایک بی بی جو ام کجہ کے نام مشہور تھین پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوئے جنکا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونون نے اوس کا مال لے لیا۔ توام کجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیان چھوڑین اور میرے پاس کچھ نہین ہو کہ انکی معاش مین خرچ کرون حالانکہ انھون نے اچھا مال چھوڑا ہو وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ و عرفطہ لے گئے اور انھون نے لڑکیون کو کچھ بھی نہین دیا اور وہ لڑکیان میرے پاس ہین اور وہ دونون اُن لڑکیون کو کچھ کھانے پینے کو نہین دیتے اور میرے پاس ایسا نہین کہ انکو کفایت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ مین دیکھون اللہ برتر اسکے بارہ مین کیا حکم دیتا ہو۔ پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیہ اور آپنے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلوا بھیجا کہ تم مال سے کسی شئے کے قریب نہونا (یعنے اُسمین سے کچھ صرف نکرنا) یہانتک کہ مین تمکو دیکھون پھر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

[1] ترجمہ۔ مردون کے لیے حصہ ہو اُس (مال) مین جو چھوڑ جائین والدین اور رشتہ دار ۱۲

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن حبیب اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابن جبیر ازدی ہیں بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے واقعۂ طائف میں شہید ہوے انھون نے اولاد چھوڑی تھی۔ انکی کوئی روایت معروف نہیں انکو ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہو کہ ابن حباب ہیں اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ ابن حباب کے جاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی ہیں انکی کنیت ابو مکعت تھی انکا تذکرہ ابو مکعت اور ابو مصعب میں کیا گیا ہو پس چاہیے کہ وہان انکا حال دیکھا جائے۔

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک تمیمی ہیں یہ صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہو کہ یزید بن عبد اللہ نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ عرفطہ بن نہیک تمیمی کھڑے ہوے اور کہا یا رسول اللہ میں اور میرے گھر والے شکار سے رزق حاصل کرتے ہیں اور اسمین ہمارے لیے حصہ و برکت ہو اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہو اور ہم اسی کی طرف حاجت ہو گیا پس آپ اسکو حلال کہتے ہیں یا حرام آپنے فرمایا حلال کہتا ہون اس لیے کہ اللہ تعالی نے اسکو حلال کیا ہو اور پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ عدوی ہیں مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے اسکو ابو موسی نے کہا ہو اور ابو عمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہیں اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انھون نے ہجرت کی تھی مگر ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش میں نہیں ذکر کیا ہو ہان موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ذکر کیا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے سمجھ مین نہین آتا ہجرت فتح مکہ کی ساتھ ہی منقطع ہو گئی تھی ابو موسی نے اسکے تذکرہ کو دو دفعہ کیا ہو اور کہا ہو کہ عروہ بن عبد العزی ہین انشاء اللہ وہان کلام وارد ہوگا۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرئ القیس بن بہشہ بن سلیم سلمی ہین

بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحاق اور واقدی نے انکو اُن لوگوں میں بیان کیا ہو جو کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے مشرکوں نے واقعہ بیر معونہ میں عروہ بن اسماء کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجودیکہ انکی قوم بنی سلیم نے انکو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انھوں نے منظور نکیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھیوں سے اپنی جان عزیز نہیں رکھتا بعد اسکے آگے بڑھے اور لڑے یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعد بعض نے کہا ہو کہ ابن ابی الجعد بارقی ہیں اور بعض نے ازدی کہا ہو یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہو کوفہ میں رہتے تھے انسے شعبی اور سبیعی اور شبیب بن غرقدہ اور سماک بن حرب اور شریح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہو یہ اُن لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ میں تھے اور سرحد روز کے محافظ تھے اور انکے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے انھیں ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جسکو دس ہزار درہم کو لیا تھا شبیب بن غرقدہ نے کہا ہو کہ عروہ بن جعدہ کے گھر میں میں نے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بندھے ہوئے دیکھے ہمکو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر بن حریث ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد بارقی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مسح کر رہے تھے پس اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ جبریل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ مگر ان دونوں کا بارقی لکھنا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہو ایک ہی ہو کیونکہ بارق ازدہی کی شاخ ہو اور وہ بارق ابن عدی بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہیں انکو بارق اس وجہ سے کہا گیا ہو کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوئے تھے اسکا نام بارق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہوگئے تھے اور بعض نے اسکے علاوہ کہا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

سعدی ہیں اسکو ابوبکر اسمعیلی نے بیان کیا ہو انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ ویران (مقام) آباد ہوجاویں اور آباد (مقام) ویران ہوجاوینگے اور جہاد (کا مال غنیمت) فی ہوجاویگا اور آدمی امانت کو اپنے قلب سے اس طرح نکال ڈالیگا جس طرح

اونٹ درخت سے پتے کھینچ لیتا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہنی انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو۔ ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد سجستانی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حنبل و ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے سفیان سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے عروہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فال بد کے متعلق پوچھا آپنے فرمایا کہ فال نیک اچھی چیز ہو اور مسلمانون کو فال بد پر خیال نکرنا چاہیے۔ پس جسوقت کوئی شخص تم مین سے فال بد دیکھے تو کہے اللہم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیات الا انت لاحول ولا قوۃ الا بک۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھکر کہا ہو کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہو انسے حبیب نے روایت کی ہو اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہو گی اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر جہنی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اسکو ہمنے ذکر کر دیا تاکہ پہچان ہو جاوے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبید بن رفاعہ انکو بھی اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انھون نے عروہ ابن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہو کہ اسماء بنت عمیس اپنے تین لڑکون کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور ان لڑکون کو افسون سکھانے کی آپسے اجازت مانگی آپنے فرمایا سکھا دو۔ اسمعیلی نے کہا ہو کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہین ہلاک ہوے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے انکو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہو اور انکا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہو چکا ہو اور یہی کہا ہو کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہان انکا نسب نہین بیان کیا پھر یہان انکو عروہ بن عبد العزی کہا ہو اور نسب بھی بیان کیا اور کہا ہو کہ مہاجرین حبش سے ہین اور وہ دونون ایک ہین حالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبد العزی ہین اد

---

۱۵ ترجمہ۔ اے اللہ نیکیان تو ہی لاتا ہو اور برائیان تو ہی دفع کرتا ہو نہین طاقت و قوت مگر تیری مدد سے ۱۲

انکے بیان مین انکا نسب پہلے گذر چکا ہو جس طرح کہ ابو عمر اور زبیر وغیرہما نے ذکر کیا ہو اور شک نہین کہ ابو موسی نے
چونکہ اس تذکرہ مین عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجرین فتح سے لکھا ہوا دیکھا اور انکا نسب انکو معلوم نہ تھا اور یہان عروہ کو
ابن عبد العزی لکھا ہوا دیکھا عبد العزی نام انکے دادا کا تھا لہذا انھون نے ان دونون کو دو شخص خیال کیا اگر وہ
غور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہین اور ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح سے ہین وہم اور غلطی انکے
کاتبون کی ہو واللہ اعلم۔ اور جسنے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ابن عبد العزی کی طرف منسوب ہین اور انکی صلبی
اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہو منجملہ انکے نعمان بن عدی بن نضلہ بن عبد العزی بن حرثان ہین نعمان کے اور
عبد العزی کے درمیان ہین دو شخص ہین علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہو کہ بعض لوگون نے
عروہ کو اثاثہ بن عبد العزی کی طرف منسوب کیا ہو اور زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ ابو اثاثہ بن عبد العزی کے بیٹے عمرو
ابن اثاثہ ہین۔ اور وہ مہاجرین حبش سے ہین اور انکی والدہ نابغہ بنت حرملہ تھین یہ عمرو بن عاص کے اخیافی
بھائی تھے ہمنے انکو عمرو بن اثاثہ کے نام مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض بن ابی الجعد بارقی ہین اور بارق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ بارق
ایک پہاڑ (کا نام) ہو بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہان فروکش ہوے تھے پس وہ اسی (کے نام) سے منسوب ہوگئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھین عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا اور انکے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بھی مقرر کیا تھا
یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور یہ حدیث انسے مروی ہو کہ گھوڑے کی پیشانی مین
خیر وابستہ ہو اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عروہ بن ابی الجعد کے بیان مین لکھا ہو اور بعض نے ابن ابی الجعد
کہا ہو۔ یہ پہلے گذر چکا ہو۔ اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین کیا حالانکہ ایسے تذکرون کی انکی عادت ہو۔ عروہ کے پاس
ستر گھوڑے رہتے تھے جن لوگون نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ مین کوفہ سے شام کی
طرف کوچ کیا تھا یہ ان سب مین بڑے تھے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو غاضرہ تھی فقیمی تھے فقیم بن دارم تمیمی کی اولاد سے تھے۔ ہمکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ مخزومی نے
اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم
ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھکو میرے والد نے خبر دی کہ مین مدینہ آکر مسجد مین داخل ہوا

اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے انکے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے تھے یا غسل کے پس انھون نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ انکی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ فلان بات بتائیے فلان بات بتائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ کا دین نہایت آسان ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قشیری (رضی اللہ عنہ)

انکو اسمٰعیلی نے صحابہ مین بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی ہے کہ عروہ نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤن کی پرستش کیا کرتے تھے انسے ہم دعا مانگتے تھے مگر ہماری دعا مقبول نہوتی تھی پھر خدا نے آپکو مبعوث کیا اور ہمکو اُن خداؤن سے نجات دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہوا وہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اسکے آپنے میرے لیے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسلمی ہین۔ صحابی تھے اسکو جعفر نے کہا ہے اور کچھ انھون نے انکی نسبت ذکر نہین کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگون نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد الرحمن رکھا تھا اسکو جعفر نے کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

مرادی ہین جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ ابن منیع نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یہ کوفہ مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر حدیث کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ انصاری ہین اوسی ہین واقعہ خیبر مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خصفہ بن قیس غیلان ثقفی ہین کنیت انکی ابو مسعود تھی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو یعفور تھی اور انکی والدہ سبیعہ

بنت عبد شمس بن عبد مناف قریشیہ تھین۔ عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود مین جاکر
ملجاتا ہو یہ عروہ وہی شخص ہین کہ جنکو قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واقعہ حدیبیہ مین بھیجا تھا یہ (وہ ان سے جب)
قریش کے پاس واپس آئے تو انسے کہا کہ تم لوگون پر ایک واضح امر پیش ہو اسکو قبول کرو۔ ہمکو ابو جعفر بن سمین نے
اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے اسحاق سے روایت کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ثقیف سے واپس ہوسے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپکے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ
تک پہونچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤن رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا جیسا کہ انکی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تمکو قتل کر ڈالین گے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ انمین نخوت ہو بوجہ اسکے کہ وہ اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا
یارسول اللہ مین اپنی قوم مین انکی آنکھون سے زیادہ محبوب ہون قوم انکی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے۔ پس یہ
اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے ہوے چلے اور یہ امید کرلی کہ انکے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ انکی مخالفت نکرینگے
جب یہ انسے نزدیک ہوے اور ان لوگون کو اسلام کی طرف بلایا اور انکو اپنا دین ظاہر کیا۔ ان لوگون نے ہر طرف سے
انکے تیر مارنا شروع کردیے پس ایک تیر ایسا پڑا کہ اسکے صدمہ سے) شہید ہوگئے۔ بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہین
کہ انھین لوگون مین سے ایک شخص نے انکو قتل کیا اور اسکا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے
تھا اور احلاف کا خیال ہو کہ عتاب بن مالک کی اولاد مین سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا۔ عروہ سے کہا گیا کہ تم
اپنے خون مین کیا دیکھتے ہو انھون نے کہا کرامت کہ اسی سے مجھکو اللہ نے بزرگی دی اللہ بر تر نے شہادت کو میرے
پاس بھیجا ہو نہیں ہو مجھ مین کوئی چیز لیکن جو ان شہیدون مین تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوکر اللہ کی
راہ مین شہید ہوگئے قبل اسکے کہ آنحضرت ہجرت کرین پس تم لوگ مجھکو انکے ساتھ دفن کردو پس ان لوگون نے
انھین کے ساتھ دفن کردیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا تھا کہ
عروہ کا حال انکی قوم مین مثل حال صاحب یس کے ہو انکی قوم مین اور قتادہ نے اللہ تعالی کے قول لولا انزل ہذا القران
علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر مین بیان کیا ہو کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابو خالد کا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ
کہتے ہین اگر حق ہوتا تو قرآن مجید یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور دو گانون سے مراد مکہ اور طائف ہو اور عروہ
حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت مین مشابہ تھے۔ انسے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردون کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہون کو ہدم کردیتا ہو جس طرح کہ سیلاب عمارتونکو

ہدم کر دیتی ہو کہا گیا یا رسول اللہ زندون کے واسطے اسکی کیا کیفیت ہو آپنے فرمایا کہ زندون کے واسطے تو وہ بڑی ہدم کرنے والی چیز ہو۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جسکو لوگ ابو الملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو انسے شعبی نے روایت کی ہو کہ انھون نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اسکے واسطے ایک سیاق ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا ہون کہ کسی نے انکا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود ہی کہے جاتے ہین انکا کوئی نام نہین بیان کیا گیا ہو ہان بعض لوگون نے عبد اللہ نام بیان کیا ہو ہم اس سے پہلے تذکرہ مین اسکو ذکر کر چکے ہین پس اگر یہ قول محفوظ ہو تو وہ ضرور ہی نادر ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان ابن جندب بن خارجہ بن سعد بن قطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ انکے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہین جنکے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن حصین فزاری کو بھیجا جبکہ انھون نے انکو زمانہ ردت مین قید کر کے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا تھا ہکو اسمعیل بن عبید اور ابراہیم ابن حمید وغیرہما نے اپنی سندون کو ابو عیسی محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد اور زکریا بن زائدہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ مین آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے مین نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ مین قبیلۂ طی کے پہاڑون سے آیا ہون مینے اپنی سواری کو پست کر دیا ہو اور اپنے آپ کو بہت تکلیف مین ڈالا ہو خدا کی قسم جو پہاڑ مجھکو ملا مین اُسپر ٹھیرا پس کیا میرا حج ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز مین شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یا رات کے وقت عرفہ مین وقوف کر چکا ہو تو اسکا حج پورا ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب انصاری ہیں انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو (امام) بخاری نے کہا ہو کہ انکا شمار تابعین مین ہی اور یہی درست ہو ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو انسے ولید بن حامر مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری کا مالک اسکے صدر مقام مین بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی ملیکی ہین۔ اہل شام مین انکا شمار ہو بخاری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ صحابی تھے ہمکو محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد ابن عبد الرحمن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جعفر نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو سعد ابن سنان نے یزید بن عبد اللہ بن عریب نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے خبر دی کہ آپنے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرا وعلانیہ ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہو جو جہاد فی سبیل اللہ مین اپنا مال خرچ کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعین حمیری کی اولاد سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکے حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیران دونون کی متعلق تھی۔ اسکو کلبی نے کہا ہو انکے بھائی کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان ہوا ہو۔

باب العین والسین

(سیدنا) عس (رضی اللہ عنہ)

عذری ہین اور بعض لوگ انکو غفاری کہتے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک زمین وادی قری مین مانگی تھی جو آپنے انھین دیدی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک مین دیکھا تھا آپنے مسجد وادی القری مین نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے اسی طرح عس کے نام مین لکھا ہو اور ابو عمر نے عنبر کے نام مین بھی انکا تذکرہ لکھا ہو مگر اسمین اختلاف ہو امیر ابو نصر نے عنتر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ عذری ہین اور صحابی ہین انکی حدیث ابو حاتم رازی نے روایت کی ہو بعض لوگون کا بیان ہو کہ

وہی اسکے ساتھ متفرد ہین ۔ اور عبد الغنی بن سعید نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکا نام عس بیان کیا ہو اور بہ نسبت عنتر کے وہ صحیح ہو مگر ابو عمر کی کتاب استیعاب کے کئی صحیح نسخون مین مینے عنتر لکہا ہوا دیکہا ہو واللہ اعلم ۔

(سیدنا) عسمدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سکسکی ۔ انکا شمار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ہو فتح مصر مین شریک تھے اہل مصر مین مشہور ہین یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکہا ہو ۔

(سیدنا) عسعس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ تمیمی ہین بصری تھے بصرہ مین رہتے تھے انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہو انسے حسن اور ازرق بن قیس حارثی نے روایت کی ہو ۔ بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود حدیث نہین سنی انکی حدیث مرسل تھی انکی کنیت ابو صفرہ تھی بعض نے کہا ہو کہ ابو صفیرہ اور بعض نے کہا کہ ابو سفرہ تھی ۔ شعبہ نے ازرق بن قیس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے عسعس بن سلامہ کو کہتے ہوے سنا کہ اصحاب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص پہاڑ مین عبادت کرنے کو چلے آئے پس (وہین) گم ہوگئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے انھون نے عرض کیا کہ مینے نذر مانی تھی کہ مین گوشہ نشینی کرونگا اور عبادت کیا کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نکرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نکرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات[۱] مین ایک تھوڑی دیر ٹھیرنا بہتر ہو تنہائی مین چالیس برس عبادت کرنے سے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہو ۔

باب العین و الصاد

(سیدنا) عصام (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین صحابی تھے ۔ ہمکو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندون کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق بن عصام مزنی نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا اور وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کہین) لشکر بھیجا تھا تو آپنے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوی ہی) موذن (کی اذان) کو سنو تو (انھوتت) تم کسی کو قتل نکرو ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہو ۔

[۱] کیونکہ اسلامی مقامات مین رہنے سے یا تو خود اسکو مسلمانون سے دینی نفع پہونچیگا یا اس سے دوسرے مسلمان نفع اٹھایا کینگے ۱۲ ۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیر بن زید بن عبد اللہ بن صریم بن واثلہ بن عمرو بن عبد اللہ بن لوی بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبد مناہ ابن ادبن طابخہ بن الیاس بن مضر تیمی تیم رباب ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن عبد مناہ کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ تیم تیم بن مر بن ادبن طابخہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عصمہ سجاح کے کارزار مین شریک تھے (کیونکہ) اُسنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تھا۔ یہ ان دونون بنی عبد مناہ کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے انکا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہے عصیمہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا حال بیان کیا جاویگا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ انکو موسی بن عقبہ نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ انکے نسب مین بھی جو کچھ کلام ہے انشاء اللہ عصیمہ کے نام مین ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کیے گئے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ عصمہ بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہین۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اسکو موسی بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہے مگر ابن اسحاق اور ابومعشر نے انکو اہل بدر سے نہین کہا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ غزوۂ بدر مین شریک تھے انمین ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونون جو وبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان سے تھے اسی طرح انکو ابن کلبی نے بھی کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوۂ حدیبیہ مین شریک تھے۔ انھون نے درخت کے نیچے

بیعت کی تھی اُسکے بعد تمام غزوات مین شریک تھے اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے انکو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراکاً بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرح یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین مین شریک تھا۔ انسے انکے بیٹے حمید نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔ اور انکو ابواحمد عسکری نے ذکر کرکے کہا ہو کہ یہ عصمہ بن سرح ہین۔

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہوزنی ہین اور بعض نے کہا ہو کہ سلمی ہین انکا نام عصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عصمہ رکھا انسے عبداللہ بن ازہر نے روایت کی ہو کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے اِنسے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہو انھون نے کہا وہ بہت بڑا ہو بہت بڑا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری خطمی ہین اسکو ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہو لیکن ابوعمر نے انکا نسب نہین بیان کیا ہو اور ابونعیم نے انکا نسب بیان کیا ہو کہ عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری کے مانند ابن مندہ نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو لیکن کہا ہو کہ خطمی تھے انسے عبداللہ بن وہب نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے اسکا دنیا مین رہنا جو حق کلام کرے اور اُس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہو نیز اُنسے روایت کی ہو اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا طلاق کا اختیار اُسی کو ہو جسکے ہاتھ مین عورت کی پنڈلی ہو (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہو غیر کو اختیار نہین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ خطمی ہین اُنکی غلطی ہو اور یہ نسب جسکو انھون نے بیان کیا ہو انصار مین مشہور ہو اسمین کوئی شبہہ نہین ہو اور ناسخ کی بھی غلطی نہین ہو کیونکہ مینے اسکو بہت سے صحیح نسخون مین دیکھا ہو (بنابرین) مین نہین جانتا ہون کہ ابن مندہ نے (خطمی ہونا) کہان سے کہدیا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مدرک انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ [illegible] بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اسکو نعیم بن حماد نے زاجر بن سلب سے انھون نے بسطام بن [illegible] سے انھون نے عصمہ بن مدرک [illegible]

کیا ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی- واللہ اعلم-

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے- غزوۂ بدر مین شریک تھے انکو ابونعیم اور ابن مندہ نے عصمہ کہا ہی اور (بیان کیا ہی کہ) کہا گیا ہی (کہ یہ) عصیمہ ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے (یہ) ابن شہاب و ابن اسحاق کے قول مین ہی- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی مگر ابوموسی نے کہا ہی کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ عصمہ کے نام مین لکھا ہی-

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اشجعی ہین بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہد مین شریک رہے- حضرت معاویہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی-
مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہی کہ عصمہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہی کہ یہ اشجعی ہین اور یہ بھی کہا ہی کہ غزوۂ بدر مین شریک تھے- اور وہ یہی ہین اگر یہ کہتے اس ترجمہ مین کہ عصمہ مگر بعض نے عصیمہ کہا ہی اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا واللہ اعلم-

باب العین والطاء

(سیدنا) عطاء (رضی اللہ عنہ)

ابن ابراہیم اور بعض نے کہا ہی کہ یہ ابراہیم بن عطا ثقفی ہین انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوعاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحیی بن عبدالرحمن بن عطا بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے نقل کرکے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والون مین سے تھے- وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام منی مین لوگون سے یہ فرماتے ہوے سنا کہ اے لوگو اپنے جوتون مین دو تسمے لگایا کرو- ابوعاصم نے کہا ہی کہ ہم انکو یحیی بن ابراہیم بن عطا کہتے تھے مگر بعد مین معلوم ہوا کہ انکا نام یحیی بن عطا بن ابراہیم ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ یہ عطا ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جوتے مین دو تسمے لگایا کرو- اسکو ابوعاصم نبیل نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انھون نے یحیی بن ابراہیم

ابن عطا رسے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے کہا ہو کہ جوتی مین دو تسمہ لگایا کرو۔

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ شیبی بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ عطا بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلاہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہین انکا نسب ابوبکر طلحی نے اسی طرح بیان کیا ہو یہ کوفہ مین رہتے تھے انسے قطر بن خلیفہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام (کعبہ) مین دیکھا تھا کہ آپکا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہو۔

(سیدنا) عطاء (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو عطا نے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے ہو جو کہ) اللہ کی راہ مین (کشتہ ہوکر) اپنے خون مین تڑپتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل سے انھون نے ابن عطا مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو آپنے اُسکے آدمیون سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھنا تو (وہان) کسی کو قتل نکرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر دونون نے کہا ہو کہ سند مین یہ غلطی ہو صحیح یہ ہو کہ ابن عصام مزنی نے عصام مزنی سے روایت کی ہو انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

ابن یعقوب ابن سباع کے غلام تھے۔ انکو ابن مندہ نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہو مگر معرفت صحابہ مین انکو نہین بیان کیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا (انکی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اٹھاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عطارد (رضی اللہ عنہ)

ابن برز۔ ابو عشراء دارمی کے والد تھے۔ انسے انکے بیٹے ابو عشراء نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ سوائے حلق اور لبہ کے (کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے) کیا ذبح نہین ہوتا ہو۔ آپنے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی ران مین برچھا مار دو تب بھی تمکو کافی ہو۔ اور ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہین۔

(سیدنا) عطارد (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجب بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گروہ سرداران تمیم کے ساتھ وفد ہو کر آئے تھے انھیں سے اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے۔ یہ سب اسلام لائے۔ یہ سنہ ۹ ہجری کا واقعہ تھا اور کہا گیا ہے کہ سنہ ۱۰ھ کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ یہ عطارد وہی شخص ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ریشمی کپڑا ہدیۃً دیا تھا جو انکو کسریٰ نے پہننے کے لیے دیا تھا صحابہ نے اس کپڑے کو دیکھکر تعجب کیا تو آپنے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں پھر فرمایا کہ تم لوگ اسکو ابو جہم بن حذیفہ کے پاس لیجاؤ اور انسے کہو کہ وہ میرے واسطے اسکے عوض میں ایک کرتہ بھیجدیں جب سجاح تمیمیہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ ان لوگوں میں سے تھے جن لوگوں نے اسکی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہیں ؎[1]

امست نبیتنا انثی نطیف بہا   واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

پھر یہ اسلام لائے اور انکا اچھا اسلام ہوا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر مازنی ہیں عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے۔ شام میں رہتے تھے۔ ہمکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابو الحسن مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی موصلی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو طالب یعنی عبد الجبار بن عاصم نے کہا ہم سے بقیہ بن عبد الولید نے معاویہ بن یحیی سے انھوں نے سلیمان بن موسی سے انھوں نے مکحول سے انھوں نے غضیف بن حارث سے انھوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن وداعہ ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپنے فرمایا کیا تمھاری زوجہ ہے اور پوری حدیث بیان کی۔ وہ عکاف بن وداعہ ہلالی کے تذکرہ میں بیان ہوگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن [illegible] تغلبی ہیں مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور واقعہ قادسیہ میں (قبیلہ) تغلب اور نمر اور ایاد پر سردار تھے اسکو ابن دباغ نے سیف بن عمر سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

[1] ترجمہ ہماری نبی عورت ہے جسکو ہم لیے لیے پھرتے ہیں اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہوا کرتے ہیں ۱۲

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہین۔ اور بعض نے انکو سفیان بن عیینہ کہا ہی۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عیسی بن عبد اللہ بن مالک سے انھون نے عطیہ بن سفیان بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان مین ثقیف کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے انکے واسطے مسجد مین ایک خیمہ نصب کرا دیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپکے ساتھ انھون نے روزہ رکھا مگر ابن اسحاق نے یہ نہین ذکر کیا ہی کہ آپنے ماہ رمضان کے ایام گذشتہ کی قضا کا انکو حکم دیا اور اسکو زیاد بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسی بن عبد اللہ سے نقل کرکے بیان کیا ہی کہ علقمہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہی اور بعض نے کہا ہی کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہی اور انھون نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب بن عفیف نصری ہین لوگون نے انکو صحابی کہا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ [illegible] کچھ اور نہین جانتا ہون اور حضرت عائشہ سے انکا نام عفیف روایت کیا [illegible] اسکو ابو النضر نے بیان کرکے کہا ہی کہ یہ صحابی تھے شام مین رہتے تھے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر انکا شمار اہل شام مین ہی۔ انسے شریح بن عبید نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے تحفہ سے خوش ہوتے تھے تو اسکو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ انکا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ عقبہ بن عامر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عروہ سعدی ہین سعد بن بکر کے خاندان سے تھے انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہی۔ عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انکے والد نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگون کے ساتھ آیا۔ اور مین ان سب مین بہت چھوٹا تھا چنانچہ ان لوگون نے مجھکو اپنے قافلہ مین چھوڑ دیا اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور اپنی حاجتین بیان کین آپنے فرمایا کیا تم مین اور کوئی بھی باقی ہی ان سب نے کہا کہ ہان ایک لڑکا ہمارے قافلہ مین ہی تو آپنے ان لوگون کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس بھیجا میں پس اُن لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہو اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہو- اسمعیل بن عبید اللہ نے عطیہ بن عمرو سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- ابو عمر نے کہا ہو کہ عروہ بن محمد بن عطیہ مروان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے ابو حمزہ خارجی کو اور طالب الحق کو قتل کیا تھا ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابو داؤد بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن خلف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو وائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو انسے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا انکو غصہ آگیا (فوراً) وہ کھڑے ہوگئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھسے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہو اور شیطان آگ سے (پیدا) ہو اور آگ کسی چیز سے نہین گل ہوتی ہو لیکن پانی سے لہذا جب تمکو غصہ آوے تو وضو کیا کرو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفیف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث مین انکا ذکر ہو- اسکو ابو زکریا بن مندہ نے کہا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ انکو بعض محدثین نے ذکر کیا ہو اور اُسکو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہو- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو مین کہتا ہون کہ وہ عطیہ بن عازب بن عفیف وہ شخص ہین جنکو ہمنے ذکر کیا ہو اور وہان پر انکے دادا تک انکا نسب بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جشم جعفر نے کہا ہو کہ یہ مدینہ مین رہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہو اسکو ابن قانع نے کہا ہو- انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے- اسکو ابن شاہین نے کہا ہو احمد بن سیار مروزی نے کہا ہو کہ ابن شاہین نے کہا ہو کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ اُنکو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ مرو مین مرے تھے اور رسول خدا کے صحابی تھے اور ان دونون کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہو حکم بن عمرو مرو مین مرے تھے

۱ یہ اعور ہین لیثی مین رہتے تھے ۱۲

انکی اور انکے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہین ہو اور وہ صحابی تھے ۔ نیز انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

قرظی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ مین فروکش تھے انکا نسب مشہور نہین ہو انسے مجاہد اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہو ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو غالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک مناولۃً پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قبیلۂ قریظہ مین سے مین بھی تھا پس لوگ دیکھے جاتے تھے جسکے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جسکے نہ نکلے تھے وہ قتل نہین کیا جاتا تھا اور مین انھین مین سے تھا جنکے بال نہین تھے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ انصاری بیاضی ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو ابن کلبی نے بھی یون ہی انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ غزوۂ بدر مین شریک تھے ۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

انکو اسماعیلی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنے ابو عرفجہ سے انھون نے عطیہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لے گئے وہ حلوا بنا رہی تھین پس آپ بیٹھ گئے یہانتک کہ وہ بنا چکین اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن و حسین تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علیؓ آئے سب نے حلوا کھایا پھر اُس بستر کو جسپر وہ سب بیٹھے تھے آپ نے کھینچکر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گھر والے ہین انسے پلیدی کو دور کر دے اور انکو خوب پاک کر دے (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے ساتھ ہون ۔ آپ نے فرمایا کہ تم (انسے) بہتری[1] پر ہو ۔

[1] بہتری پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقۃً اُس آیت کی فضیلت مین داخل ہو کیونکہ اہل بیت کا لفظ حقیقۃً ازواج ہی کیلئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگون پر اس لفظ کا اطلاق مجازیہ ہے ۱۲ ۔

باب العین والفاء

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن مجیر سلمی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عفان بن عتبہ سلمی ہیں جو اصحاب رسول حمص میں فروکش تھے انہیں انکا بھی تذکرہ ہوا انسے جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکو زکریا نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحابی تھے انسے انکے بیٹے داؤد نے روایت کی ہے مگر ابو زکریا نے انکی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عفیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عفیر انصاری ہیں انسے ایک حدیث مروی ہے۔ جسکو یحیی بن ابی الرجاء نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی بن محمد بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک اعرابی سے جسکو لوگ عفیر یا عفیر کہتے تھے فرمایا کہ تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوستی کی نسبت کہتے ہوئے کیا سنا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ دوستی میراث[1] میں ملتی ہے اور دشمنی بھی میراث میں ملتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غضیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث یمانی ہیں طبرانی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ معافی بن عمران نے ابوبکر شیبانی سے انھوں نے حبیب ابن عبید سے انھوں نے غضیف بن حارث یمانی سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین میں پیدا کی ہے اسنے اسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ اسی طرح انکو طبرانی نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہے اور ان دونوں نے انکے نام میں تصحیف کی ہے انکا صحیح نام غضیف بن حارث ثمالی ہے اور شیبانی بھی تصحیف ہے صحیح نام ابوبکر بن ابی مریم غسانی ہے۔

---

[1] یعنی دوستی و دشمنی منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے [illegible] ۱۲

(سیدنا) عفیف (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عفیف بن قیس بن معدیکرب ہین اور بعض نے کہا ہو کہ عفیف بن معدی کرب ہین
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عفیف کندی جو کہ صحابی تھے ان عفیف بن معدیکرب کے علاوہ ہین جنھون نے حضرت عمر سے
روایت نقل کی ہو بعض نے کہا ہو کہ یہ دونون ایک ہی ہین اسکو ابو عمر نے کہا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ عفیف
ابن معدیکرب قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور چچازاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے
کہا ہو کہ انکا نام عفیف بن قیس ہو اسمین انھون نے غلطی کی کیونکہ وہ عفیف بن معدیکرب ہین۔ انسے ابو یحیی اور انکے بیٹے
ایاس نے روایت کی ہو۔ ہمکو ابو الربیع یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن حسن بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن احمد
ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن صالح ازدی
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن خثیم ہلالی نے اسد بن وداعہ بجلی سے انھون نے ابو یحیی بن عفیف سے
انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عفیف سے نقل کرکے بیان کیا کہ مین جاہلیت کے زمانے مین مکے مین
آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور انکے واسطے کچھ خوشبو خرید لون پس مین عباس بن عبد المطلب کے
پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس مین انکے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہان سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت
آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو مینے دیکھا کہ ایک جوان آیا اس نے
آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا
پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آکر انکے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اس لڑکے اور عورت
نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اٹھی پھر اس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور
عورت نے بھی سجدہ کیا پس مینے (یہ دیکھکر) کہا کہ اے عباس (یہ) عجیب واقعہ ہو عباس نے کہا (ہان) یہ بڑا واقعہ ہو
تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص ہو مینے کہا ہان نہین جانتا ہون انھون نے کہا کہ یہ محمد بن عبد اللہ ہین میرے بھتیجے
اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہو یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہو اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہو یہ خدیجہ بنت خویلد
محمد کی بی بی ہین میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی ہو کہ انکا پروردگار آسمان و زمین کا پروردگار ہو اسنے انکو
اس دین کا حکم دیا ہو جسپر وہ (قائم) ہو خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تینون شخصون کے اس دین پر نہین ہو
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب العین والقاف

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ جبیر بن عتیک کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے ہمکو منصور بن ابی الحسن مدینی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے داؤد بن حصین نے عبد الرحمن بن عقبہ سے انھوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبیر بن عتیک کے غلام تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں اپنے آقا کے ساتھ میں شریک تھا اور اسمیں مشرکون کے ایک آدمی کو مینے مارا جب مینے اسکو قتل کیا تو اس سے مینے کہا کہ لے (یہ حملہ لیتا جا) اور میں ایک فارسی کا لڑکا ہون۔ یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھسے اور میں انصاری لڑکا ہون کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہو اُسی سے منسوب ہوتا ہو اور اُسکو جریر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ عبد الرحمن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کرکے روایت کی ہو اور اسکو یحیی بن علاء نے داؤد سے انھون نے عقبہ بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابن مندہ نے کہا ہو کہ عقبہ یعنی ابو عبد الرحمن جہنی جبیر بن عتیک کے غلام تھے اور انکا یہ قول اُنکی طرف منسوب کیا ہو کہ میں غلام فارسی ہون اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہو کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہو وہ دوزخ میں نڈالا جاویگا اسکے متعلق جو باتین باقی ہین وہ ابو عبد الرحمن جہنی کے نام میں ذکر ہونگی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہین انکی کنیت ابو سروعہ تھی۔ انکی والدہ بنت عیاض ابن رافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھین یہ بقول مصعب مکہ مین رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہو لیکن اہل نسب کہتے ہین کہ عقبہ ابو سروعہ کے بھائی ہین اور یہ دونون فتح مکہ کے زمانے مین ساتھ ہی ایمان لائے تھے یہ قول بہت صحیح ہو زبیر نے کہا ہو کہ انھون نے ہی خبیب بن عدی یعنی ابو سروعہ کو قتل کیا تھا۔ ہمکو ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہما نے اپنی سند ون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے نقل کرکے بیان کیا

وہ کہتے تھے مجھسے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا (راوی نے) کہا اور میں نے عقبہ سے سنا لیکن عبید اللہ کی حدیث زیادہ یاد ہو وہ کہتے تھے مینے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا ہو چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپ سے عرض کیا کہ مینے فلان عورت بنت فلان سے نکاح کیا ہو پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی مینے تم دونون کو دودھ پلایا ہو حالانکہ وہ جھوٹی ہو آپنے یہ سنکر میری طرف سے منھ پھیر لیا پھر مین دوسری طرف سے آپکے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہو آپنے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہو کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا بس اس عورت کو چھوڑ دو۔ اور جس عورت سے انھون نے نکاح کیا تھا انکا نام ام یحییٰ بنت ابی اہاب تھا یہ عقبہ وہی شخص ہین جنھون نے عبد الرحمن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر مین شراب پی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جلس بن نصر بن دہمان بن نصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ انکا لقب مذبح تھا کیونکہ انھون نے واقعہ رقم مین قیدیون کو ذبح کیا تھا۔ یہ اول ہی زمانہ مین اسلام لائے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابن ہشام اور ابن کلبی نے کہا ہو اور انکے دادا نصر بن دہمان وہ شخص ہین جنکی عمر زیادہ تھی اور انکے بال دوبارہ سیاہ ہوگئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے انکے حق مین کہا گیا ہو ؎

ونصر بن دہمان الہنیدۃ عاشہا　　وستین عاماً ثم قوم فانصاتا [۱]

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلیہ صحابی تھے۔ انکے بھائی سہل کے نام مین انکا تذکرہ ہو چکا ہو۔ انکو دباغ نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابن رافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن [illegible] بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہین فتح مصر مین شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ مین شہید ہوئے اسکو ابو نعیم نے کہا ہو اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ عقبہ بن رافع ہین ابو نعیم نے انکو اور عقبہ بن نافع کو ایک کر دیا اور ظاہر یہ ہو کہ یہ دونون

[۱] ترجمہ۔ نصر بن دہمان بہت دنون تک زندہ رہے ساٹھ برس کی عمر کے بعد پھر دوبارہ جوان ہو گئے ۱۲

دو شخص ہین ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے کامل بن طلحہ حجدری نے ابن لہیعہ سے انھون نے عمارۃ بن غزیہ سے انھون نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انھون نے محمود بن لبید سے انھون نے عقبہ بن رافع سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہی تو اسکو دنیا سے متنفر کر دیتا ہی جیسا کہ تم اپنے مریض سے پرہیز کراتے ہو کہ اچھا ہو جاوے اس حدیث کو ابو الفضل کے علاوہ لوگون نے عمارہ سے روایت کیا ہی اور ہجاے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہی- انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر مین کہتا ہون کہ حق ابو موسی کیساتھ ہی کیونکہ عقبہ بن نافع فہری بہت مشہور شخص ہین انکا نسب انکے غیر مین مشتبہ نہین ہو سکتا ہی کیونکہ بہت سی تاریخون اور سیر مین انکا تذکرہ ہی مین کسی شخص کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسنے انکے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہان نام انکا نافع ہی انشاء اللہ تعالی اپنے مقام پر ذکر ہوگا-

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انصاری ہین بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہی- انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی-

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابو سعد زرقی ہین انسے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ انپر مین قسم کھاتا ہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا چیزین ہین آپنے فرمایا کہ جو مومن اپنے مال مین سے کچھ کسی کو دیگا تو اُسکا مال ہمیشہ کم نہ ہوتا رہیگا- پھر پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی-

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طویع مازنی انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زنجی سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے انھون نے عقبہ بن طویع مازنی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلامون مین سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کچھ ابن مندہ نے علبہ کے نام مین ذکر کیا ہی وہی فرمایا- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ ان دونون مین کئی ایک نام کی تصحیف ہو گئی ہی کیونکہ علبہ عقبہ کے مشابہ ہی واللہ اعلم-

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مودوعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں انکی کنیت ابوحماد تھی بعض نے کہا ہو کہ ابولبید اور ابوعمر اور ابوعبس اور ابواسید اور اسد اور اسکے علاوہ اور بھی تھے آنسے ابوعشانہ نے روایت کی ہو یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مین اپنی بکریان چرا رہا تھا کہ انکو چھوڑکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھکو بیعت کرا دیجیے آپنے فرمایا کہ تم کون ہو مینے اپنی حالت بیان کی آپنے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تمکو بیعت کرا دون بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت مینے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپنے مجھکو بیعت کرا دی یہ عقبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیون مین سے تھے یہ والی مصر کردیے گئے تھے وہین انھون نے سکونت اختیار کر لی تھی اور وہین ۵۸ھ مین وفات پائی یہ سیاہ خضاب لگاتے تھے آنسے صحابہ مین سے ابن عباس اور ابوایوب اور ابوامامہ وغیرہم نے روایت کی ہو ہمکو عبداللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے عبدالرحمن ابن عائذ سے انھون نے عقبہ بن عامر جہنی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسجد اقصیٰ کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انھون نے لوگون کو دیکھا کہ انکے پیچھے لوگ آرہے ہین انھون نے اُنسے کہا تم لوگون کو کیا ہوا ہو (کہ تم لوگ میرے پیچھے آرہے ہو) انھون نے کہا کہ ہم لوگ آپکے پاس اسوجہ سے آئے ہین کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین جو کچھ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اسکو بیان کیجیے انھون نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ نہین ہو کوئی بندہ کہ اُسنے اللہ عزوجل سے اس حالت مین ملاقات کی کہ اسکی ذات مین کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ اور خون حرام سے آلودہ نہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت مین جس دروازے سے چاہا یہ عقبہ جنگ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام مین شریک تھے اور حضرت عمر کی طرف فتح دمشق کے واقعات مین قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے مین انکا لہجہ بہت اچھا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہین۔ یہ عقبہ اولی اور

بدر اور احد مین شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہو مگر یہ نہین کہا ہو کہ بدر وغیرہ مین شریک تھے البتہ کہا ہو کہ انکی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہو عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھون نے عقبہ بن عامر سلمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے لڑکے کو لیے ہوے آیا اور وہ بہت کم سن تھا مینے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہون میرے لڑکے کو کچھ دعائین تعلیم کر دیجیے کہ اُسکے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے اور اسپر آسانی بھی ہو تو آپنے فرمایا اے لڑکے کہو اللّٰھم انی اسالک صحۃ فی ایمان وایمانا فی حسن خلق وصلاحا یتبعہ نجاح[۵] - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ انکو ابو نعیم نے جہنی سے علیحدہ بیان کیا ہو - ابو موسی نے کہا اور جعفر نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمی انصاری ہین صحابی تھے واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے -

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ ابو نعیم نے انکو جہنی سے علیحدہ لکھا ہو اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ انھون نے شک کیا کہ کیا وہ دونون ایک ہی ہین یا دو شخص ہین اسی وجہ سے انھون نے ابو نعیم پر حوالہ کیا یا انھون نے انکا تذکرہ ابن مندہ نے نہین پایا تو گمان کیا دونون کو کہ ایک ہی شخص ہین لیکن ابو نعیم کی اتباع کے سبب سے انکا تذکرہ لکھکر انھین پر حیلہ کیا - حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہین شاید ابو موسی نے یہ نہین دیکھا کہ ابو نعیم نے انکے حق مین یہ ذکر کیا ہو کہ یہ غزوہ بدر اور (بیعت) عقبہ مین شریک تھے اُنپر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابو نعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنی کے علاوہ ہین اور انسے قدر و مرتبہ مین بہت بزرگ اور اعلیٰ ہین عقبہ اولی اور بدر اور احد مین شریک تھے -

اور تمام مشاہد مین شریک تھے ہمکو ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگون کے نام کی روایت کی ہو جو کہ عقبہ اولی مین شریک تھے پس بارہ آدمیون کو ذکر کیا ہو اُنہین عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہو اور انکا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہو ابن اسحق نے کہا ہو کہ جو لوگ بدر مین شریک تھے اُنہین عقبہ بن عامر بھی تھے جو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اسکے علاوہ سے ظاہر ہوگیا کہ یہ عقبہ جہنی کے علاوہ ہین واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث اُنسے مرسل ہو کیونکہ انھون نے عقبہ کو نہین پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابو موسی کو وہم پیدا ہوگیا کہ یہ جہنی ہین اور انکا نسب ابن کلبی نے انصار مین بیان کیا ہو مثل ابو نعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونون کے پہلے تذکرہ مین بیان ہوا اور ابن اسحاق کے مانند پس یہ انصاری اصل ہین اور وہ عقبہ پہلے والے جہنی ہین واللہ اعلم -

[۵] ترجمہ یا اللہ مین تجھسے صحت بحالت ایمان اور ایمان بحالت حسن خلق اور صلاح جسکے بعد نجات ہو چاہتا ہون ۱۲

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد تھے شریک نے عبداللہ بن عمر سے انھوں نے عبداللہ بن عقبہ سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے مرفوع بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ تم مومن کو اس چیز مین مجتہد پاؤ گے جسمین وہ قدرت رکھتا ہو اور جس چیز مین قدرت نہین رکھتا اسمین افسوس کرنے والا پاؤ گے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابوعبدالرحمن جہنی ہین۔ انکو طبرانی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور انھون نے (یعنی طبرانی نے) اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمن بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد عقبہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین انکے ایک تیر لگ گیا تھا۔ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہو وہ دوزخ مین نہ ڈالا جاویگا اور نہ وہ مسلمان جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہو نہ وہ مسلمان جسنے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقبہ کے سوا انکو کہا ہو اور دونون کو دو شخص کہا ہو۔ لیکن ابن مندہ نے کہا ہو کہ عقبہ ابوعبدالرحمن جہنی جبر بن عتیک کے غلام ہین اور یہ تناقض ہو کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہین جہنی نہین ہین اور جبر بن عتیک انصاری ہین پس انکو جہینہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہین ہو۔ پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ مین یہ بھی ذکر کیا ہو جب انھون نے کہا کہ مین فارسی لڑکا ہون تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ مین انصاری ہون لیکن ابوعمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہین ذکر کیا۔ اور شک نہین ہو کہ ابن مندہ کو اشتباہ اسمین ہو گیا کہ جبکہ انھون نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونون مین سے لڑکے کا نام عبدالرحمن ہو حافظ ابوموسی واجب تھا کہ ان دونون مین سے کسیکا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابوموسی نے اسوجہ سے استدراک ترک کر دیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انھون نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا بس دونون سے ایک کو ملا دیا اسی وجہ سے انھون نے ابن مندہ پر استدراک نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پانا تو اس سے نیزہ لگانا اسکو یحیی بن صالح وحاظی نے محمد بن قاسم طائی سے انھون نے عقبہ سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ اور انکے بھائی سعد بن عثمان غزوۂ بدر مین شریک تھے ہمکو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام کی خبر دی جو غزوۂ بدر مین موجود تھے خبر دیکر کہا کہ بنی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابوعبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور اُنکے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحاق نے کہا غزوۂ احد کے واقعہ مین سے عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور احوص کے مقابل ایک پہاڑ پر پہونچے اور وہان تین روز تک ٹھہرے رہے۔ پھر وہان سے واپس ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے پھر انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے بھلے گئے وسعت پاکر۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا ہو کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا ہو ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارثہ بن خزرج اور بعض نے کہا ہو عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری ہین انکی کنیت ابومسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین۔ غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے بلکہ بدر[۱] مین رہتے تھے۔ ہان عقبہ ثانیہ مین شریک تھے۔ جو لوگ عقبہ ثانیہ مین شریک تھے اُن سب سے یہ کم سن تھے۔ اسکو ابن اسحق نے بیان کیا ہو غزوۂ احد اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا ہو کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین ہو۔ کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو انکو کوفہ مین نائب کردیا تھا۔ انسے عبداللہ بن یزید خطمی اور ابووائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن میمون اور ربعی ابن خراش وغیرہ نے روایت کی ہو انکو ہم انشاء اللہ تعالی باب الکنیت مین بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہین یہ اپنے والد اور عبداللہ بن قیظی کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبداللہ جسر ابی عبیدہ کے واقعہ مین شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

---

[۱] یعنی جس مقام پر یہ غزوہ ہوا یہ اس مقام کے رہنے والے تھے ۱۲

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر میں بھی شریک تھے انھون نے مصر میں اپنی اولاد چھوڑی تھی۔ انکی کوئی روایت مشہور نہیں ہے اسکو ابن یونس نے ذکر کیا ہے عدوی نے کہا ہے کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوۂ احد میں اور اُسکے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک جہنی ہیں انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ یزید بن ہارون سے انھون نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبید اللہ بن زحر ضمری سے انھون نے ابو سعید رعینی سے انھون نے عبد اللہ بن مالک جہنی سے نقل کیا ہے کہ انکو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اوڑھے ہوے جاؤنگی۔ عقبہ نے اسکا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہدو کہ سوار ہولے اور چادر اوڑھ لے اور تین روزہ رکھے اسکو ایک گروہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبید اللہ سے نقل کرکے روایت کیا ہے اور ان سب نے کہا ہے کہ عقبہ ابن عامر ہیں اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لیثی ہیں صحابی تھے انکا اہل بصرہ میں شمار تھا۔ ہمکو ابو الفرج بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے ابشر بن عاصم سے انھون نے عقبہ ابن مالک سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا اُسنے ایک قوم پر لوٹ مار کرنا شروع کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چنانچہ) لشکر میں سے ایک شخص تلوار ننگی لیے ہوے اُسکے پیچھے چلا تو اُس سے بھاگنے والے نے کہا کہ میں مسلمان ہون اُسنے اُسکے کہنے کی طرف کچھ خیال نکیا اور ضرب لگا کر اُسکو مار ڈالا۔ پس یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے قاتل کے حق میں سخت کلام کہا اسکی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک قاتل نے کہا کہ (وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ) قتل سے بچنے کے واسطے اُسنے کہا تھا پس آپنے اُس سے منھ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کہا (چوتھی بار) آپنے اُسکی طرف منھ کیا تو آپکے چہرہ سے غصہ کے آثار پہچانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل عتاب کرتا ہے اُس شخص پر جسنے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہین کہ انکو ابو یعلی موصلی نے اس مسند مین ذکر کیا ہو کہ جسکو ہمنے عقبہ بن خالد سے روایت کیا ہو شاید یہ کاتب کی تصحیف ہو واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے مگر آپکی فیض صحبت سے شرف یاب نہین ہوے تھے۔ یہ عمرو بن عاص کے خالہ زاد بھائی تھے عمرو بن عاص نے انکو افریقیہ پر حاکم کر دیا جبکہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لواتہ اور مزاتہ کے پاس گئے تو ان لوگون نے انکی تابعداری کی پھر کافر ہوگئے پس اُسی سال مین انھون نے اُنپر جہاد کیا پس وہ قتل کیے گئے اور قید کیے گئے اور یہ سنہ ۴۱ ہجری کا واقعہ تھا اور سنہ ۴۲ ہجری مین غدامس کو فتح کیا اور وہان والونکو قتل کیا اور قید کیا اور سنہ ۴۶ ہجری مین انھون نے شہر سودان کے بہت سے موضع فتح کیے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقیہ کے ایک شہر برقہ کے اطراف سے ہو اور بربر کے تمام شہرون کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہین جنھون نے قیروان کی حضرت معاویہ کے زمانہ مین بنیاد ڈالی تھی۔ اور یہ بلاد افریقہ کے اصل شہرون سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہان سے چلے گئے اور یہ مقام ابتک عامرہ ہین ہو اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے پکارا جاتا ہو جب اُسکو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش نہوے اور لوگون کے ساتھ اُسی دن موضع قیروان کو سوار ہوگئے وہان ایک جنگل تھا جسمین درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپون کا مسکن تھا انھون نے اُسکے کاٹنے اور جلادینے کا حکم دیا۔ اور شہر کو محدود کیا اور لوگون کو حکم دیا کہ وہان مکان بنالیوین خلیفہ بن خیاط نے کہا ہو کہ عقبہ نے سنہ ۵۰ ہجری مین قیروان کو محدود کیا اور تین برس وہان رہے اور عقبہ بن نافع سوس اقصی کے جہاد کے بعد سنہ ۶۳ ہجری مین قتل ہوے انکو کسیلہ بن لمرم نے قتل کیا تھا اور انکے ساتھ ابو المہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا اور کسیلہ نصرانی تھا پھر اُسی سال مین یا اُسکے آیندہ مین کسیلہ بھی مارڈالا گیا اُسکو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہو کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عقبہ ابن نافع کہا ہو اور ابو نعیم نے بن رافع یا نافع کہا ہو۔ انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع انصاری ہین انکو اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انھون نے عقبہ بن نافع سے انصاری سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہو کہ

ہین پاپیادہ حج کرونگی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہولے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی مطلب نہین ہی اسماعیلی نے کہا ہو کہ یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہو کہ بعض لوگون نے انکو عقبہ بن مالک کہا ہو انکے متعلق جو حدیث ہو اسکو ابو موسی نے بھی لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عتکی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُسوقت آئے تھے کہ جب آپکا انتقال ہوگیا یہ اہل عمان سے تھے اسکو وثیمہ نے ذکر کیا ہو انکو دباغ نے انہین بیان کیا ہو کہ جنہین ابو عمر پر استدراک کیا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نمر اور بعض نے کہا ہو کہ ابن مرہ ہمدانی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہمدان مین وفد ہوکر آئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط ذرعہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اُسمین انکا ذکر تھا مغازی ابن اسحق مین (انکا نام) عقبہ بن نمر ذکر کیا گیا ہو) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی ہین انکی کنیت ابو سنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔ یہ دونون بنی عبد شمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ اور انکے بھائی شجاع بن وہب غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن کلدہ بن جعد بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن عوف بن بہثہ بن عبد اللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہین بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ عقبہ اولی اور عقبہ اخری اور بدر مین شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ عقبہ وہ ہین جو کہ انصار مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور وہین مکہ مین رہنے لگے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور انھون نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجری انصاری کہے جاتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد مین شریک تھے بعض نے کہا ہو کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون کنپٹیون سے احد کے واقعہ مین دونون حلقے (خود کے) نکالے تھے بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ان دونون کو

ابو عبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقدی نے کہا ہو کہ ان دونوں نے ملکر علاج کیا تھا اور حلقوں کو ان دونوں نے آپکی پیشانی سے نکالا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہیں لکھا ہو شاید ان دونوں نے انکو پہلا ہی شخص خیال کیا ہو حالانکہ یہ اُنسے علاوہ ہیں اور دونوں میں بہت وجہ سے فرق ظاہر ہو منجملہ ان وجوہ کے ایک یہ ہو کہ یہ غطفانی ہیں اور پہلے والے اسدی تھے اور ابو موسی کا انکے نسب میں یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان ہو انھوں نے اسمیں سہو کیا ہو کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقربہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی ہیں عقبہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقربہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد عقربہ واقعہ احد میں شہید ہوگئے تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہو میں نے عرض کیا عقربہ آپنے فرمایا تو بشیر ہو کیا تو اس امر پر راضی نہیں ہو کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں اور عائشہ تیری ماں ہو جاوے۔ پھر آپنے سکوت کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقفان (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثم انکی کنیت ابو وزاد تھی بدویان بصری میں انکا شمار ہو۔ انسے یہ حدیث مروی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عقفان اور انکے دونوں بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپنے انکے واسطے دعا کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے انصاری حارثی ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا جسکو سعد کہتے تھے۔ انکی کنیت ابو الحارث تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مگر انکو جنگ احد میں چھوٹا سمجھکر پھیر دیا تھا اور غزوۂ احد میں نہیں شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیبہ اور بعض نے کہا ہو کہ رقیبہ بن عقیبہ ہیں انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طالب یعنی عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور علی اور جعفر کے علاتی بھائی تھے یہ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے

دس برس بڑے تھے اور جعفرؓ علیؓ سے دس برس بڑے تھے - اسکو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہو انکی کنیت ابو یزید تھی
انکی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھین انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین تمکو بسبب دو وجہ ان کے بہت زیادہ
محبوب رکھتا ہون ایک تو سبب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تمسے اپنے چچا کی محبت کا مین زیادہ عالم ہون عقیل
اُن لوگون مین ہین جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوۂ بدر مین جبراً شریک تھے پس یہ اُسی روز قید کرلیے گئے انکے پاس کچھ مال
نہ تھا تو انکے چچا عباس نے انکا فدیہ دیا تھا - پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہوکر آگئے تھے اور سنہ ۸ھ مین انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی - اور غزوۂ موتہ مین شریک تھے پھر وہان سے لوٹ آئے پھر انکو ایک مرض
لاحق ہوگیا چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف مین انکا تذکرہ نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر مین ہر سال
کے لیے ایک سو چالیس وسق عنایت کیے تھے بعض لوگون نے کہا ہو کہ حنین کے واقعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ یہ ثابت قدمون سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چُپ رہ جاتا تھا - انکی
ذات مین بہت سی خصلتین نیک تھین جنکے ذکر سے ہم طول نہ دینگے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت
زیادہ جانتے تھے مگر قریش انسے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ اُنکی برائیون کا شمار رکھتے تھے اور انکے پاس ایک بوریا
تھا وہ انکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین بچھا دیا جاتا تھا - لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم مین
انکے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگون نے انکو دشمن
سمجھا اور انکے حق مین غلط باتین کہین اور ان لوگون نے انکو اس بابت حمق کی طرف منسوب کیا اور انکے اوپر جھوٹے بیان کا
افترا باندھا اور ان باتون کا موقع بوجہ اسکے کہ یہ حضرت علی سے جدا ہوگئے زیادہ ملا اور یہ
حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے - بعض لوگون نے کہا ہو کہ حضرت معاویہ نے انکے واسطے ایک روز
کہا کہ یہ ابو یزید اگر یہ نجانتے کہ مین بہتر ہون اُنکے لیے اُنکے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے - تو عقیل نے کہا کہ
میرا بھائی حالت دینی مین میرے واسطے بہتر ہو اور تم دنیا مین میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہوگئی اور اللہ سے
بذریعہ اُسکے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہون یہ حضرت معاویہ کے پاس اسوجہ سے گئے تھے کہ وہ انکی خالہ فاطمہ
بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہمکو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمنے اپنے والد محمد عبد اللہ بن اسد بن عمار سے پڑھا انھون نے عبد العزیز بن احمد سے نقل کی وہ
کہتے تھے ہمین عبد الوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور ہمنے انکی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھسے احمد بن علی بن
عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن سعید حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
ہشیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن عباس مرہبی اور اسحاق بن سعد نے اپنے والد سے نقل کر کے
بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہوگئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ مین آئے تو انھون نے انکو اتارا اور
اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ انکو کپڑے پہنا دین) پس انھون نے انکو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انھون نے
انکو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی - پس عقیل نے کہا کہ جسکو مین خیال کرتا ہون
وہی ہی حضرت علی نے کہا نہین تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کر دیجیے حضرت علی نے کہا کہ تمھارا قرض کسقدر ہی
انھون نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اسقدر میرے پاس نہین ہی لیکن اسوقت تک تم صبر کرو کہ مجھکو جو چار
ہزار وظیفہ ملتا ہی وہ ملجائے تو مین تمکو دیدون تو عقیل نے انسے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھکو اپنے
وظیفہ کی بابت تاخیر مین ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھکو حکم دیتے ہو کہ مسلمانون کا مال تمھین دیدون حالانکہ
انھون نے مجھکو امین بنایا ہی - عقیل نے کہا مجھکو معاویہ کے پاس جانیکی اجازت ہی حضرت نے اجازت دی اور
یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہ نے انسے کہا کہ اے ابو یزید تمنے علی اور اُنکے اصحاب کو کیون چھوڑ دیا
انھون نے کہا ہان وہ لوگ اصحاب محمد ہین صرف یہ ہی کہ انمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا نہین ہون اور
تم ہو اور تمھارے اصحاب ابو سفیان اور اُنکے اصحاب ایکن ہین تمھارے درمیان مین ابو سفیان کو نہین دیکھتا ہون جب
دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور انکو تخت کے پہلو مین کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا - پھر تمام
لوگون کو (آنیکا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوے اور ضحاک بن عقیل اُنکے ساتھ اُنکے تخت پر بیٹھے پھر انھون نے
عقیل کو اذن دیا وہ بھی اُنکے پاس آلئے اور کہا اے معاویہ یہ تمھارے ساتھ کون ہین معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہین
عقیل نے کہا الحمد للہ جسنے کمینگی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہی کہ جسکا باپ ہمارے مویشیون کو مقام الطبیح
مین خصی کیا کرتا تھا اس فن مین وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بیشک مین قریش کی خوبیون کا عالم ہون اور
عقیل قریش کے معائب کے - حضرت معاویہ نے انکو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا چنانچہ انھون نے لے لیے اور
لوٹ آئے - ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انھون نے ابو صالح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا
قریش مین چار شخص ایسے تھے کہ لوگ اُنکے پاس جاتے اور انکو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے
مخرمہ بن نوفل زہری تیسرے ابو جہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبد العزیٰ عامری انمین سے تین آدمی
قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی انمین سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس

جانتے تھے اور عقیل قریش کی برائیاں بیان کرتے تھے پس جس شخص میں برائیاں زیادہ ہوتیں تو وہ کہتا کہ کاش میں انکے پاس نہ آتا انھوں نے میرے ایسے معائب بیان کر دیے جو لوگ نہ جانتے تھے۔
حضرت عقیل سے انکے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہما نے روایت کی ہو مگر انکی روایت سے بہت کم حدیثیں ہیں ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے اسمعیل بن عیاش نے سالم ابن عبد اللہ سے انھوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہمنے (بطور تہنیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیاں تمھاری کثرت سے ہوں انھوں نے کہا یہ نہ کہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہو اور فرمایا ہو کہ کہو اللہ تمھارے لیے برکت دے اور تمپر برکت نازل کرے اور تمھارے لیے اس بی بی میں برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حمیری۔ شاہزادوں میں سے ہیں قبیلۂ بنی حنیفہ کے پڑوسی تھے مسلمان تھے مجتہد تھے انھوں نے اس قبیلہ کے لوگوں کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جبکہ ان لوگوں نے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگوں نے انکی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی کنیت انکی ابو حکیم ہو۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزندان مقرن کے بھائی تھے۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آپکی صحبت میں رہے تھے۔ واقدی نے بیان کیا ہو کہ جو صحابہ کوفہ میں چلے آئے تھے انہیں عقیل بن مقرن یعنے ابو حکیم بھی تھے اور بخاری نے انکو عقیل بن مقرن ابو حکیم مازنی کہا ہو اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

تمت

الحمد للہ کہ ترجمۂ اسد الغابہ کی چھٹی جلد پوری ہوگئی اب ساتویں جلد انشاء اللہ تعالی شروع ہوتی ہو جسکی ابتدا باب العین و الکاف سے ہو جسکی دوسری ردیف میں سیدنا علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا نام ہو حق تعالی اپنے کرم سے اسکو و نیز اور بقیہ جلدوں کو ختم کرادے اور مسلمانوں کو اس سے منتفع فرمائے۔